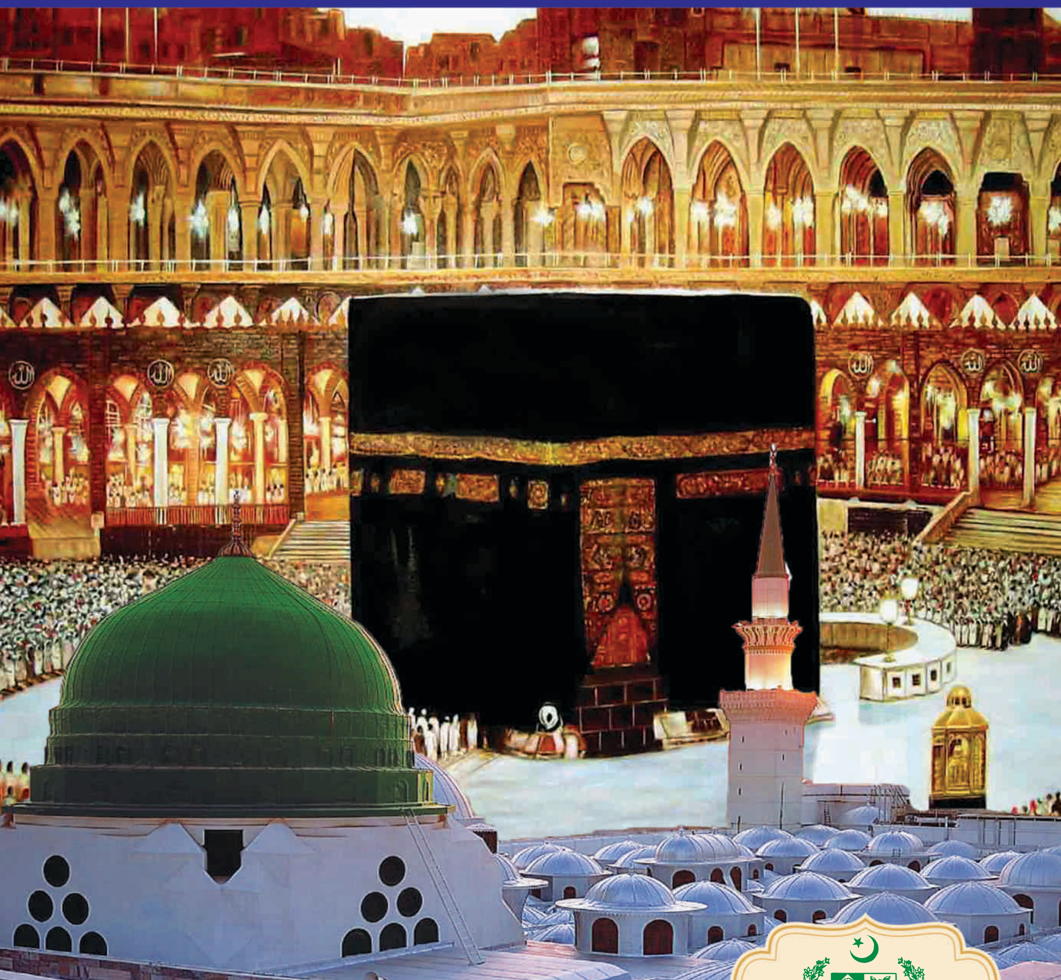
رہنمائے حج



وزارت مذہبی امور و بین المذاہب ہم آہنگی

حکومت پاکستان

تلبیہ

لَبَّیْکَ ط اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ ط

حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں

لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ ط

میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں

اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ

بے شک حمد تیرے ہی لائق ہے، ساری نعمتیں تیری ہی دی ہوئی ہیں

لَکَ وَالْمُلْکَ ط

اور بادشاہی تیری ہی ہے

لَا شَرِیْکَ لَکَ ط

تیرا کوئی شریک نہیں

رہنمائے حج

وزارتِ مذہبی امور و بین المذاہب ہم آہنگی

حکومتِ پاکستان اسلام آباد

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیغام

حج اسلام کا پانچواں اہم رکن ہے، ہر مسلمان کی دلی آرزو ہوتی ہے کہ وہ فریضہ حج ادا کرے، خانہ کعبہ کی زیارت کرے اور حضور نبی کریم ﷺ کے روضہ اقدس پر حاضر ہو کر درود و سلام پیش کرے۔ ہم اپنی خوش نصیبی پر ناز کریں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے گھر کی حاضری اور اپنے محبوب ﷺ کے دربار کی زیارت کا موقع فراہم کیا۔ اس مقدس سفر پر روانگی کے لیے ہمارے جذبات کی جو کیفیت ہے اس کا اندازہ کرنا مشکل نہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہمارے لئے یہ سفر آسان فرمائے (آمین)

اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ سعادت بخشی ہے کہ میں اللہ عزوجل کے مہمانوں کی خدمت میں اپنا حصہ ادا کر سکوں اور عازمینِ حج کے سفر میں آسانیاں پیدا کرنے میں حتی المقدور کوشش کر سکوں۔ میری کوشش ہوگی کہ اس سال (حج 2016) پاکستان سے حج کے لیے جانے والوں کو نہ صرف پاکستان بلکہ سعودی عرب میں بھی بہبود کی بہتر سہولیات مہیا کی جائیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں اور میرے رفقاء کار ان شاء اللہ آپ کو بہتر سے بہتر سہولیات بہم پہنچانے کے لئے کوشاں رہیں گے۔

حج کے دوران جہاں آپ اپنے لئے، اپنے پیاروں کے لئے اور اپنے وطن اور عالمِ اسلام کے لئے دعا کریں، وہاں مجھ ناچیز کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

سردار محمد یوسف

وفاقی وزیر

وزارتِ مذہبی امور و بین المذاہب ہم آہنگی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیغام

حج ایک عالمی اوراجتماعی عبادت ہے۔اس کی تاریخیں قمری (چاند) مہینے کے مطابق مقرر کی گئی ہیں۔ حج کے مراسم مکہ اوراس کے آس پاس کے مقامات پر پانچ دن کے اندر یعنی 8ذی الحجہ سے 12ذی الحجہ تک ادا کئے جاتے ہیں۔اس دوران دس ذی الحجہ کو منٰی میں قربانی کی جاتی ہے اس قربانی میں جانور کاذبح کرنا محض ایک علامتی واقعہ ہے اصل میں جو چیز حاجی سے مطلوب ہے وہ اس کی اپنے نفس(خواہشات) کی قربانی ہے یعنی سرکشی کا طریقہ چھور کر پوری طرح تابع دار اور فرمانبردار بن جانا۔اپنے نفس اور خواہش کو اپنار ہنمابنا نے کے بجائے خدا کے حکم کو اپنار ہنمابنانا،اپنی چیز کو اپنے کسب(کمائی) سمجھنے کے بجائے اس کو خدا کا عطیہ سمجھنا۔

ایک آدمی جب اپنے وطن اور اپنے گھر بار کو چھوڑ کر حج کے سفر پر روانہ ہوتا ہے تو احساس یہ ہوتا ہے کہ وہ سفر کر کے اللہ کی طرف جارہاہے۔وہ اپنے آپ کو اپنی دنیا سے نکال کر خدا کی دنیامیں پہنچارہا ہے وہ وہاں جا رہاہے جہاں اللہ کا گھر (بیت اللہ) ہے جہاں اللہ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور اس کے اصحاب کے کارنامے، نشانات اور اُن کی یادیں ہیں۔اس طرح حج کا پہلا اثر یہ ہوتا ہے کہ حاجی کو خدا کی یاد آنے لگتی ہے۔ جسم پر احرام کالباس ہوتا ہے اور زبان پر لبیک لبیک کی صدائیں ہوتی ہیں۔یہ اس بات کااظہار ہوتا ہے کہ جیسے خدا اس کو پکار رہاتھااور وہ اس کی پکار پر دوڑ کر آ گیااور کہنے لگاخدایامیں حاضر ہوں، خدایامیں حاضر ہوں۔ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ میں تیری فرمانبرداری کے لئے حاضر ہوں۔

حج کا پیغام یہ ہے کہ انسان اپنے رب کی طرف دوڑے،انسان اپنے خالق کی رضا کو اپنی زندگی کا مرکزو محور بنائے۔حج کا عمل اگرچہ چند دن کے لئے کیاجاتا ہے مگر وہ پوری زندگی کا ایک سبق ہے،وہ انسان کی پوری زندگی کے لئے ایک علامتی رہنما کی حیثیت رکھتا ہے۔

میں اللہ کے حضور دعا کرتا ہوں کہ وہ حجاج کرام کے حج کو،حجِ مبرور بنائے اور حجاج کرام سے

درخواست ہے کہ وہ ارض مقدس میں اپنے قیام کے دوران بالعموم پوری ملت اسلامیہ اور بالخصوص وطنِ عزیز پاکستان کی ترقی خوشحالی، اور امن وسلامتی کے لئے دعائیں فرمائیں۔

پیر محمد امین الحسنات شاہ

وفاقی وزیر مملکت

مذہبی امور و بین المذاہب ہم آہنگی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیغام

وزارت مذہبی امور و بین المذاہب ہم آہنگی ہر سال عازمین حج کی راہنمائی کے لئے لٹریچر شائع کرتی ہے۔ زیر نظر کتاب کو مرتب کرتے وقت کوشش کی گئی ہے کہ عازمین حج کو مناسکِ حج اور دیگر متعلقہ انتظامی امور کے بارے میں جامع انداز میں بنیادی معلومات فراہم کی جائیں تا کہ وہ اس کی مدد سے مناسکِ حج آسانی سے ادا کر سکیں۔

میں اس سلسلہ میں ان تمام علمائے کرام اور وزارت کے ساتھیوں کا شکر گزار ہوں جنہوں نے یہ کتاب مرتب کرنے میں مدد کی۔ وزارت ہذا کی کوششوں کے باوجود اس میں بہتری کی گنجائش موجود ہو گی جس کے لئے وزارت امید کرتی ہے کہ آپ اس کتاب کے بارے میں اپنی رائے ضرور دیں گے تا کہ آنے والے حج کے موقع پر اسے مزید بہتر بنایا جا سکے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہماری اس ادنیٰ کاوش کو قبول فرمائے۔ (آمین)

آپ سے درخواست ہے کہ دورانِ حج اپنے اور اپنے عزیز و اقارب کے ساتھ ساتھ وطن عزیز کی ترقی، خوشحالی اور سلامتی کے لئے بھی ضرور دُعا کریں۔

اللہ کریم ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ (آمین)

سہیل عامر

سیکرٹری

وزارتِ مذہبی امور و بین المذاہب ہم آہنگی

فہرست

سفرِ حج سے پہلے پاکستان میں تیاری

حج کی تربیت و تیاری:

حج ایک نہایت عظیم عبادت ہے اور زندگی میں ایک ہی بار بشرط استطاعت فرض ہے۔ اس لئے عازمینِ حج کے لیے اس کی تربیت نہایت ضروری ہے تاکہ حجازِ مقدس میں گذرنے والے ہر لمحے سے بھرپور فائدہ اُٹھایا جاسکے۔

مناسکِ حج کی تربیت کے علاوہ اس مبارک سفر کی تیاری کے دو اہم پہلو ہیں پہلا یہ کہ اپنے باطن کا تزکیہ کیا جائے اور حج جیسی مبارک عبادت کی روح کو سمجھنے کی کوشش کی جائے۔ اپنے رب سے سچی توبہ اور آئندہ اس کی نافرمانی سے دور رہنے کا پکا عزم کیا جائے۔ ربِ کریم نے قرآنِ کریم میں تقویٰ کو اس سفر کے لئے بہترین زادِ راہ قرار دیا ہے۔ یہ موقع خداوندِ قدوس کے خوش نصیب بندوں کو عطا فرمایا جاتا ہے کہ وہ مقدس مقامات پر اپنے رب کے سامنے سچی توبہ کرتے ہیں اور حجِ مبرور کے بدلے میں نہ صرف جنت کی خوشخبری لے کر واپس آتے ہیں بلکہ گناہوں سے ایسے پاک صاف ہو جاتے ہیں جیسے انہیں ماں نے اسی دن جنا ہو۔ جبکہ تیاری کا دوسرا پہلو عملی یا ظاہری ہے۔ لہٰذا اپنے آپ کو ذہنی اور جسمانی طور پر مشکل سفر کیلئے تیار کیا جائے۔ اس کیلئے آپ کو یہ جاننا ہو گا کہ آپ نے حج سے پہلے، اس کے دوران اور بعد میں کیا کرنا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ مندرجہ ذیل انتظامی امور کا خیال رکھا جائے تاکہ اس مبارک سفر میں مکمل یکسوئی کے ساتھ عبادات میں مصروف رہیں:

حج درخواستیں:

1. اگر سرکاری سکیم کے تحت حج پر جانے کا ارادہ ہے تو حج درخواستیں وصول کرنے کے مجاز بینک کی کسی نزدیکی برانچ سے رابطہ رکھیں اور درخواستیں بروقت جمع کروائیں۔

2. اپنے قریبی رشتے داروں، اہلِ محلہ یا دوست احباب سے اگر کوئی سفر حج کا ارادہ رکھتے ہوں تو ان کے ساتھ مل کر گروپ بنائیں اور حج درخواستیں ایک گروپ کی صورت میں دیں۔ گروپ میں کسی تجربہ کار اور تربیت یافتہ شخص کو گروپ لیڈر نامزد کریں۔ یہ کام بینک پر نہ چھوڑیں۔

3. سرکاری سکیم کے تحت حج درخواستیں عموماً اسلامی مہینے رجب میں وصول کی جاتی ہیں اور ایک مختصر عرصہ کے بعد درخواستیں منظور ہونے والے خوش نصیب افراد کو اطلاع کر دی جاتی ہے۔ درخواستوں کے بارے میں معلومات وزارتِ مذہبی امور کی ویب سائٹ www.hajjinfo.org پر دیکھی جا سکتی ہیں۔

4. شوال کے مہینے میں وزارتِ مذہبی امور و بین المذاہب ہم آہنگی کے زیر اہتمام عازمینِ حج کا تربیتی پروگرام ترتیب دیا جاتا ہے۔ e-hajj سسٹم کے تحت فلائٹ شیڈول رجب میں جاری کیا جاتا ہے اور عازمینِ حج کو بلڈنگ / مکتب نمبر سے بھی مطلع کر دیا جاتا ہے۔

5. عموماً ماہِ ذوالقعدہ کے پہلے ہفتے سے حج پروازیں شروع ہو جاتی ہیں جو کہ 25 ذوالقعدہ تک جاری رہتی ہیں۔

6. ملازمت پیشہ لوگ اپنی روانگی اور واپسی کے شیڈول یعنی سعودی عرب میں قیام کی مدت کے لحاظ سے اپنے ادارے سے چھٹی منظور کروا لیں اور اپنے محکمہ سے این او سی بھی حاصل کر لیں۔

طبی معائنہ:

حج درخواست دینے سے قبل اپنا طبی معائنہ کسی مستند میڈیکل آفیسر سے کروالیں اور اگر کسی پیچیدہ بیماری کی وجہ سے ڈاکٹر آپ کو سفر حج کے قابل قرار نہیں دیتے تو آپ اپنی صحت یابی تک حج کا ارادہ ترک کر دیں۔ اگر آپ بیماری کی حالت میں حج کے لئے جائیں گے تو اپنے لئے اور اپنے ساتھیوں کے لئے پریشانی کا باعث بنیں گے۔ اگر بیماری کی وجہ سے حج پر جانے کا ارادہ نہ ہو تو وزارت یا اپنے گروپ آرگنائزر کو مقررہ تاریخ سے پہلے اطلاع کر دیں تاکہ آپ کی جگہ کسی متبادل کو بھیجا جا سکے۔ اگر کسی خاص بیماری مثلاً

شوگر، بلڈ پریشر وغیرہ میں مبتلا ہیں تو اس کا اندراج علاج کی کتاب (Treatment Book) میں کروائیں۔ یہ کتاب حاجی کیمپ کی ڈسپنسری سے مل سکتی ہے۔ واضح رہے کہ جعلی طبی سرٹیفکیٹ کی صورت میں ذاتی خرچے پر حج سے واپس بھیج دیا جائے گا اور ایسا سرٹیفکیٹ جاری کرنے والے ڈاکٹر کے خلاف تادیبی کاروائی عمل میں لائی جائے گی۔

گردن توڑ بخار و دیگر حفاظتی ٹیکے:

سعودی عرب روانہ ہونے سے کم از کم پندرہ روز قبل اپنے متعلقہ حاجی کیمپ سے گردن توڑ بخار کا ٹیکہ (Meningitis Vaccine) لگوانا اور پولیو کے قطرے پینا لازمی ہے۔ کیونکہ یہ آپ کی زندگی کے لئے بے حد ضروری ہے۔ یہ ٹیکہ لگوا کر ہیلتھ کارڈ ضرور حاصل کریں۔ پرائیویٹ حج سکیم کے تحت آپ کا گروپ آرگنائزر ٹیکے لگانے کے شیڈول سے آپ کو آگاہ کرے گا۔ بعض عازمینِ حج ٹیکے لگوانے کو اہمیت نہیں دیتے اور سعودی عرب روانگی سے دو چار روز پہلے ٹیکے لگوانے کے لئے حاجی کیمپ آتے ہیں۔ ایسی صورت میں سعودی عرب میں قیام کے دوران انہیں خطرناک / جان لیوا بیماری لاحق ہو سکتی ہے۔ اس لئے آپ سے بار بار استدعا کی جاتی ہے کہ روانگی سے کم از کم پندرہ روز پہلے گردن توڑ بخار کا ٹیکہ ضرور لگوالیں۔ نیز سعودی حکومت نے عازمینِ حج کے لئے پولیو ویکسین بھی لازمی قرار دی ہے اس لئے گردن توڑ بخار کے ٹیکے کے ساتھ پولیو کے قطرے بھی تمام عازمینِ حج کو پلائے جائیں گے۔

حج سے پہلے کی دیگر ضروری طبی ہدایات:

- ہیپاٹائٹس A اور B، ٹائی فائڈ (Typhoid) اور فلو (Influenza) کے حفاظتی ٹیکے بھی لگوالیں۔
- حج سے پہلے ورزش اور پیدل چلنے کی عادت ڈالیں
- اپنے وزن کو مناسب کریں۔

- طبی کٹ (Medical Kit) جس میں تمام ادویات ہوں اپنے پاس رکھیں۔
- دانتوں کا معائنہ حج پہ جانے سے پہلے کروالیں۔

دوران حج ضروری طبی ہدایات:

- حج کے مناسک کیادائیگی میں اعتدال رکھیں،ضرورت سے زیادہ اپنے آپ کو تکلیف نہ دیں۔
- ذاتی صفائی کا خیال رکھیں۔
- وہ کھانا کھائیں جو ڈھانپ کے رکھا ہوا ہو۔
- ڈبّہ میں بند کھانے معیار کے مطابق کھائیں۔(جس پہ date Expiry لکھی ہو)
- پھل،سبزیاں اور ابلے ہوئے کھانے کھائیں تا کہ معدے کا مسئلہ نہ ہو۔
- بازاروں میں کم سے کم جائیں تا کہ تھکاوٹ کم ہو۔
- ہجوم میں دھکے سے پرہیز کریں۔
- سرنگوں (Tunnel) اور سڑک پر سونے سے پرہیز کریں۔
- ان لوگوں کے پاس کم بیٹھیں جن کو پھیلنے والی بیماری ہوئی ہو۔
- حج کے مناسک ادا کرنے سے پہلے مناسب آرام کریں تا کہ آپ کا جسم تروتازہ ہو۔
- ہاتھوں کو کھانے سے پہلے اچھی طرح دھویں۔

طبّی کٹ (Medical kit)

طبی کٹ عازمین حج کے پاس ہونا ضروری ہے۔اس میں ادویات دو طرح کی ہونی چاہیں۔

ا۔دائمی بیماریوں کی ادویات

- ہائی بلڈ پریشر Hypertension)) اوردل کے امراض کی ادویات۔
- ذیابیطس(Diabetes)کے مریضوں کی انسولین(Insulin)کے انجیکشن اور شوگر کو قابو میں رکھنے والی ادویات۔
- دمے(Asthma) کے مریضوں کے انہیلر (Inhaler)۔
- تمام ادویات ڈاکٹر کے مشورہ سے مناسب مقدار میں سفر سے پہلے لیں۔

ب۔عام علامات کے علاج کے لئے ادویات

- اوآرایس(ORS)جیسے نمکول جو عا زمین حج کو سنسٹروک(لو لگنے) اور شدید اسہال (Diarrhea) میں پانی کے جسم سے زیادہ نکل جانے کے بعد ضروری ہوتے ہیں۔
- بخاراور درددور کرنے کی ادویات۔
- جلنے(Burn) کی تکلیف اورداغ دور کرنے کا مرہم۔
- معدے کی تیزابیت کو کم کرنے کی ادویات۔
- پٹی،روئی اور سینیپلاسٹ(Saniplast)۔

(Communicable Diseases)متعدی امراض سے متعلق اہم ہدایات:

حج کے مقدس موقع پر پوری دنیا سے لوگ آتے ہیں اور بنیادی طبّی معلومات نہ ہونے کی وجہ سے بہت سی بیماریاں پھیل سکتی ہیں جیسے ٹائیفائیڈ (Typhoid) ، گردن توڑ بخار (meningitisfever)،فلو(Influenza)اوراسہال(Diarrhea)۔ان بیماریوں کی علامات ہیں بخار، درد، تھکن۔ان کے ساتھ اسہال اور پیٹ میں درد بھی ہوسکتا ہے۔شدید سر میں درداور قے بھی ان بیماریوں کا حصّہ ہے۔ان علامات کے ساتھ ڈاکٹر سے رابطہ کریں۔نیز درج ذیل ہدایات پر بھی عمل کریں:

- کھانے کو اچھی طرح صاف کرکے کھائیں۔

- صاف پانی پیئں۔
- پانی زیادہ مقدار میں پیئں۔
- زیادہ چلنے اور کھڑے رہنے سے جلد کے امراض ہو سکتے ہیں۔
- کپڑے ہلکے اور صاف پہنیں۔
- جلد کو خشک رکھیں اور ٹلکم پاوڈر استعمال کریں۔
- زخم کو ڈھانپ کر رکھیں اور جراثیم دور کرنے کے لیے دوائی استعمال کریں۔
- وضو کے وقت ناک میں صاف پانی ڈالیں۔
- حج کے بعد بال صاف بلیڈ سے مونڈوائیں تاکہ HIV اور ہیپاٹائٹس سے بچا جاسکے۔

غیر متعدی امراض (Non communicable Diseases) سے متعلق ضروری ہدایات:

ا۔ سن سڑوک (لو لگنا) (Sunstroke)

- سورج کی دہکتی گرمی میں زیادہ دیر کھڑے رہنے سے لو لگ سکتی ہے، جس سے جسم کے زیادہ تر نمکیات اور پانی نکل جاتے ہیں۔
- اس سے کمزوری اور بے ہوشی ہو سکتی ہے۔
- چھتری کا استعمال کریں۔
- اس سے بچاؤ کے لیے زیادہ دیر سورج میں کھڑے نہ ہوں۔
- پانی پینے کی مقدار زیادہ کریں، چاہے پیاس نہ لگے۔
- زیادہ ٹھنڈے پانی سے پرہیز کریں۔

ب۔دل کے امراض(Heart Diseases)

- دوائی باقاعدگی سے کھائیں۔
- ضرورت سے زیادہ اپنے آپ کو نہ تھکائیں۔
- سینے میں درد کی صورت میں زبان کے نیچے رکھنے والی گولی استعمال کریں۔
- پوری طرح آرام کریں۔
- سینے میں غیر معمولی درد ہونے کی صورت میں ہسپتال سے رابطہ کریں۔

ج۔ذیابیطس (Diabetes)

- ذیابیطس کے مریض انسولین کو ٹھنڈی جگہ پہ رکھیں۔
- انسولین اور شوگر کو قابو میں رکھنے والی ادویات کو وقت پہ باقاعدگی سے استعمال کریں۔
- کھانے کے اوقات کا خیال کریں اور کھانوں میں زیادہ وقفہ نہ رکھیں۔
- اپنے آرام کا خیال کریں۔
- شوگر کو حد سے زیادہ کم نہ ہونے دیں۔
- جیب میں ہر وقت میٹھی گولی رکھیں۔
- شوگر کم ہونے کی صورت میں میٹھی گولی چوس لیں۔

ز۔دمہ کے مریض(Asthma)

- دوائیاں باقاعدگی سے کھائیں۔
- ہر وقت اپنے ساتھ انہیلر رکھیں۔
- آرام کا خیال کریں اور زیادہ ہجوم سے پرہیز کریں۔

- سینے میں جلن کی صورت میں اینٹی بائیوٹک ساتھ رکھیں۔
- پانی زیادہ پیئں اور تیز دھوپ میں کم رہیں۔

س۔ہائی بلڈ پریشر کے مریض (Hypertension)

- باقاعدگی سے دوائی کا استعمال کریں۔
- کھانے میں نمک کی مقدار کم رکھیں۔
- باقاعدگی سے اپنا بلڈ پریشر (Blood pressure) چیک کروائیں۔

ط:سانس کے انفیکش (نمونیا)(Respiratory tract infection)

- سانس کے انفیکشن حج کے موقع پر کافی حجاج اکرام کو ہوتے ہیں۔اس سے بچاؤ کے لیے ہاتھ کی صفائی کا خیال رکھیں۔
- چہرے پہ ماسک کا استعمال کریں۔
- کھانستے وقت منہ پہ ہاتھ رکھیں۔
- فاصلہ رکھ کے بات کریں۔
- زیادہ ٹھنڈے پانی سے پرہیز کریں۔
- اگر ٹی -بی- کی علامات محسوس ہوں جیسے کھانسی کے ساتھ بلغم یا خون،سینے میں درد، کمزوری، بخار اور رات میں پسینہ آنا تو ڈاکٹر سے رابطہ کریں۔

آگ لگنے کے بنیادی اسباب اور ان سے بچاو کا طریقہ:

- بجلی کا شارٹ سرکٹ
- سوتے وقت بستر میں لیٹ کر سگریٹ نہ پیئں۔
- بجلی کے تاروں کے کنکشن ڈھیلے نہ ہونے دیں۔

- ایک پوائنٹ میں ایک وقت میں ایک سے زائد بجلی کے آلات استعمال نہ کریں ورنہ تاریں گرم ہو کر آگ پکڑ سکتی ہیں۔
- رہائشی مقامات اور خیمے کے اندر اور باہر معقول صفائی ہونی چاہیئے۔ کوڑا کرکٹ کوڑا دان میں ڈالیں۔ نیز بکھرے ہوئے کاغذات اور کپڑے آگ کو دعوت دیتے ہیں۔
- خیمے کے اندر کھانا نہ پکائیں۔
- جلتے ہوئے سگریٹ کو بے احتیاطی سے نہ پھینکیں بلکہ اس کو بجھا کر راکھ دان میں ڈالیں۔
- ماچس کو بچوں کی پہنچ سے دور رکھیں۔
- گیس کے سلنڈر کو ہمیشہ سیدھا رکھیں۔
- گیس سلنڈر اور اس کی ٹیوب کو حرارت سے بچا کر رکھیں۔
- گیس سلنڈر جب استعمال میں نہ ہو، والو کو مضبوطی سے بند رکھیں۔
- اگر سلنڈر سے گیس نکل رہی ہے تو صابن کے پانی سے چیک کریں آگ کے ذریعے کبھی بھی چیک نہ کریں۔
- گیس سلنڈر کو چولہے سے کم از کم چھ میٹر کے فاصلے پر رکھیں۔
- گیس کا چولہا یا ہیٹر استعمال کرتے وقت گیس کے خارج ہونے پر دھیان رکھیں اس سے گیس جمع ہو کر دھماکہ ہونے کا خطرہ ہے۔ اگر کمرے میں گیس کی بو محسوس کریں تو پردوں اور کھڑکیوں کو کھول دیں اور ارد گرد کے لوگوں کو ہوشیار کریں۔
- بجلی کی استری سے بھی آگ لگ سکتی ہے، اس کے استعمال میں احتیاط برتیں۔ گرم استری چھوڑ کر نہ جائیں جو کپڑے پر گر کر آگ کا باعث بن سکتی ہے۔
- آگ لگنے کی صورت میں مدد کے لئے پکاریں۔
- پانی یا ریت آگ کے منبع پر ڈالیں۔
- آگ کو قریب سے قریب تر ہو کر بجھائیں۔

- آگ کے قرب وجوار سے جلنے والی اشیاء ہٹائیں۔
- بجلی کی آگ ہو تو سوئچ بند کر دیں۔
- تیل کی آگ کو ریت سے بجھائیں۔ پانی سے بجھانے کی کوشش نہ کریں۔
- اگر کہیں آگ بے قابو ہو تو فوراً پہلے سے دیئے گئے ہنگامی نمبر پر ٹیلی فون کریں۔
- اگر دوسرے کے کپڑوں میں آگ لگ جائے تو کمبل یا کوٹ وغیرہ میں لپیٹ کر زبردستی گرادیں اور تھپکیوں سے آگ بجھائیں اس پر پانی ہرگز نہ ڈالیں۔
- اگر اپنے کپڑوں کو آگ لگ جائے تو فوراً ہاتھوں سے چہرے کو ڈھانپ لیں اور زمین پر لوٹنا شروع کر دیں اور مدد کے لئے پکاریں۔
- دھویں والے کمرے سے بے ہوش آدمی کو نکالنے کے لیے فرش پر رینگ کر کمرے میں داخل ہوں اور اس کے دونوں ہاتھ باندھ کر اپنی گردن میں ڈالیں اور گھسیٹ کر باہر لے جائیں۔

صدمہ کا علاج:

- مریض کو لٹادیں۔
- سر جسم کی سطح سے نیچے رکھیں اگر سر میں چوٹ ہو تو اسے اونچا رکھیں اور خون رس رہا ہو سو اسے روکنے کی کوشش کریں۔
- مریض کے جسم کو گرم رکھیں۔
- بے ہوش و نیم بے ہوشی اور قے کی صورت میں زخمی کو کچھ مت پلائیں۔
- ہوش مندی میں گرم اور خوب میٹھی چائے پلائیں۔

دم گھٹنے کا علاج:

- مریض کو اس چیز سے ہٹائیں جس میں دم گھٹ رہا ہو۔ اگر مریض کسی بجلی کی تار کو چھو رہا ہو تو اسے ہاتھ مت لگائیں۔

- ایسی صورت میں بجلی کی کرنٹ کاٹ دیں یا بجلی کے تار کو الگ کرنے کے لئے سوکھی لکڑی یا ربر کا پائپ استعمال کریں۔
- دھویں میں گھرے ہوئے مریض کو جلد باہر نکال لیں۔
- مصنوعی سانس کے طریقے سے مریض کا سانس بحال کریں۔

سانس جاری کرنے مصنوعی طریقے:

(الف)منہ سے منہ ملا کر:

- منہ سے منہ ملا کر زخمی کے سر کو پیچھے سر کا دیں اس کی ٹھوڑی اوپر رکھیں۔
- مریض کے جبڑے کو اس طرح دبائیں کہ اس کا منہ کھل جائے۔
- اپنا منہ پورا کھولیں اور مریض کے منہ پر مضبوطی سے رکھ دیں اس طرح کے نتھو کو چٹکی سے بند کر دیں۔
- منہ کے ذریعے زور سے پھونک ماریں۔
- اپنے منہ کو تھوڑی دیر کے لئے ہٹائیں۔
- سانس پھوکنے کا یہ عمل مسلسل جاری رکھیں تاوقتیکہ مریض کا سانس جاری ہو جائے۔

(ب)شیفر کا طریقہ

- مریض کو پیٹ کے بل لٹا دیں اور اس کی کمر کے ساتھ دو زانوں ہو کر بیٹھ جائیں۔
- دونوں ہاتھوں سے مریض کے کمر کے نچلے حصے پر تین سیکنڈ تک دبائو ڈالیں اور دو سیکنڈ کے لئے دبائو چھوڑ دیں۔
- یہ عمل جاری رکھیں تاوقتیکہ مریض کا سانس بحال ہو جائے۔

بہتے ہوئے خون کو روکنا:

- زخم کو فوراً ایک صاف کپڑے سے ڈھانپ دیں۔ اگر کپڑا نہ ملے تو اپنے ننگے ہاتھ سے زخم کو ڈھانپ دیں۔

- زخم پر تھوڑا سا دباؤ ڈالیں۔
- زخم پر دباؤ ڈالتے وقت زخمی ہاتھ پاؤں اوپر اٹھائیں۔
- اگر خون شریان سے بہہ رہا ہو تو انگلی کا دباؤ جسم کے مخصوص مقام یعنی پریشر پوائنٹ پر ڈالیں۔ اس طرح خون کا بہاؤ کم ہو جائے گا۔
- اگر زخم گردن یا سر کے قریب ہو تو یہ طریقہ استعمال نہ کریں بلکہ زخم پر سیدھا دباؤ ڈالیں۔

اگر ہڈی ٹوٹ جائے:

- اگر ہڈی ٹوٹنے کا اندیشہ ہو تو مریض کو حرکت نہ کرنے دیں۔
- جہاں زخمی آدمی بیٹھا یا لیٹا ہو وہیں کھپاچ لگادیں۔
- کھپاچ لگانے کے لئے دو آدمیوں کی ضرورت ہوتی ہے (ایک آدمی زخمی کو ساکن رکھے اور دوسرا کھپاچ لگائے۔
- زخمی ہاتھ پاوں کو نرمی اور مضبوطی سے پکڑیں۔ ایک ہاتھ زخمی حصے کے اوپر اور دوسرا نیچے رکھ کر آہستہ سے کھینچیں تاوقتیکہ کھپاچ نہ لگ جائے۔
- اگر ریڑھ کی ہڈی کا مسئلہ ہو تو کبھی بھی زخمی کو سیدھا کرنے کی کوشش نہ کریں۔

آلہ آتش کشی (فائر اکسٹنگشر) کا استعمال:

- آگ بجھانے والے آلے پر جو استعمال لکھا ہوا ہے اسے غور سے پڑھیں اور ہدایات پر عمل کریں۔
- آگ کے قریب تر جا کر آگ بجھائیں۔ آلہ آتش کشی کی نوزل (نالی) آگ کی جڑ کی طرف رکھیں اور شعلوں کے اوپر گیس یا پاوڈر نہ ڈالیں۔
- آلہ آتش کو کبھی بھی ہوا کے رخ کے مخالف استعمال نہ کریں۔

نوٹ: حاجی صاحبان جب بھی کہیں گاڑی یا بس وغیرہ میں سوار ہوں تو اس چیز کا اطمینان کرلیں کہ اس میں مناسب آگ بجھانے کی سہولت موجود ہے۔

سامان ضرورت:

سرکاری و پرائیویٹ حج سکیموں کے تحت جانے والے عازمینِ حج سعودی عرب میں قیام کی مدت کے حساب سے سامانِ ضرورت ساتھ لے کر جائیں۔ غیر ضروری سامان ساتھ نہ لے جائیں، سامان کا وزن30 کلو گرام سے کم ہو تا کہ واپسی پر مقررہ وزن سے زائد ہونے پر ائرلائن کو اضافی چارجز ادا نہ کرنا پڑیں۔ ضروری چیزیں مناسب سائز کے سوٹ کیس میں رکھ لیں۔

مردوں کے لئے احرام کے دو سیٹ چار ان سلی چادریں، احرام کی بیلٹ، حالت احرام میں پہننے کے لئے چپل جس سے دونوں ٹخنے، پاؤں کے درمیان کی ہڈی نیچے تک اور ایڑھی سے اوپر کی پچھلی ہڈی کھلی رہے (خواتین کوئی بھی جوتا پہن سکتی ہیں)، روزمرہ پہننے کے لئے چار جوڑے کپڑے، عام لباس کے ساتھ پہننے کے لئے جوتا، خواتین کے لئے بالوں پر باندھنے کے لئے دو عدد رومال، تولیہ، صفائی کے لئے کپڑا / ڈسٹر، پلاسٹک کے ضروری برتن پلیٹ، گلاس، پانی والی بوتل، ٹوتھ پیسٹ، برش / مسواک، سوئی دھاگہ، بٹن بکسوا (سیفٹی پن)، ٹوپی، چھوٹا تالا، کنگھا، شیشہ، قینچی، نیل کٹر، یعنی ناخن تراش، نظر کی عینک دو عدد (اگر استعمال کرتے ہوں)، چند لفافے، کاغذ اور قلم، جائے نماز، تسبیح، مناسکِ حج و عمرہ کے بارے میں کتابچہ، ٹائلٹ پیپر، ٹشو پیپر، سامان پر نام لکھنے کے لئے بڑا مارکر، (ضرورت کے وقت سامان باندھنے کے لئے) ڈوری یا رسی، فالتو سامان رکھنے کے لئے بڑا اور مضبوط شاپنگ بیگ، خواتین کے مخصوص ایام کے دوران استعمال کے لئے نیپکن وغیرہ۔ سفری دستاویزات رکھنے کے لئے گلے میں لٹکانے والا چھوٹا بیگ بھی ساتھ رکھ لیں۔

سامان کی شناخت:

اپنے سامان پر نام، پتہ اور درخواست نمبر واضح اور صاف تحریر کریں اور پرائیویٹ حجاج اپنے گروپ آرگنائزر کا نام، رجسٹریشن نمبر اور فون نمبر بھی لکھ دیں۔ نام اور پتہ لکھنے کے لئے کاغذ کے سٹیکر نہ لگائے جائیں کیونکہ سامان اتارنے چڑھانے کے دوران یہ سٹیکر اتر جاتے ہیں سامان کو تالا لگا کر رکھیں۔ ایک چابی احرام کی بیلٹ کی جیب میں اور ایک چابی بیگ میں رکھ لیں اٹیچی کیس اور دستی بیگ کے اندر بھی نام اور پتہ کی

ایک چٹ ڈال لیں تاکہ گمشدہ سامان ملنے کی صورت میں آپ کے پتے پر بھجوایا جاسکے۔

کھانے پینے کی چیزیں / ممنوعہ اشیاء:

کھانے پینے کی تمام چیزیں سعودی عرب میں وافر مقدار میں مل جاتی ہیں۔ صحت عامہ کے پیشِ نظر کھانے پینے کی ہر قسم کی اشیاء سعودی عرب میں لے جانے کی ممانعت ہے۔ اس لئے آٹا، چاول، گھی، چینی، دالیں، مٹھائی، پھل وغیرہ ہرگز اپنے ساتھ نہ لے کر جائیں۔ اس کے علاوہ مٹی کے تیل یا گیس کے چولہے، لٹریچر، تصاویر، ویڈیو آڈیو کیسٹ بھی ساتھ لے جانے کی ممانعت ہے۔ حاجی کیمپ یا ایئرپورٹ میں چیکنگ کے دوران تمام ممنوعہ اشیاء سامان سے نکال دی جائیں گی۔

انتباہ:

سعودی عرب میں ہر قسم کی منشیات یعنی چرس، افیون، ہیروئین وغیرہ لے جانے والے کو سزائے موت دی جاتی ہے۔ اس لئے عازمینِ حج احتیاط کریں کسی کا دیا ہوا پیکٹ یا سامان اپنے ساتھ نہ لے کر جائیں۔ ممکن ہے کہ اس میں کوئی ممنوعہ شے ہو جو آپ کے لئے مشکل پیدا کر دے۔

خواتین کا لباس:

ایسا موزوں لباس اپنے ساتھ رکھیں جسے پہن کر باوقار لگیں اور پاکستان کا تشخص اجاگر ہو۔ خواتین باریک اور غیر شائستہ لباس نہ پہنیں بلکہ اپنے لباس پر عبایا پہنے رکھیں۔ خصوصاً اپنی عمارت سے نکلتے وقت لازمی پہنیں۔ خواتین اونچی ایڑھی کا جوتا نہ پہنیں اس سے پیدل چلنے میں مشکل ہو گی اس کے علاوہ کانچ کی چوڑیاں پہن کر نہ جائیں کیونکہ طواف کے دوران چوڑیاں ٹوٹنے سے خود بھی اور دوسرے بھی زخمی ہو سکتے ہیں۔

زرمبادلہ کا انتظام:

عازمینِ حج کو سعودی عرب میں قیام کے دوران اخراجات کے لئے زرمبادلہ کا انتظام خود کرنا ہو گا۔

قیام کی مدت کے حساب سے زر مبادلہ کی رقم اپنے ساتھ رکھ لیں۔ مناسب ہو گا کہ ریال/ڈالر کی شکل میں زر مبادلہ ساتھ لے کر جائیں۔ جو کہ 1500 ریال سے کم اور 9500 ریال سے زیادہ نہ ہو۔ خلاف ورزی کی صورت میں سعودی قوانین کے تحت زائد رقم ضبط کر کے منی لانڈرنگ اور انسداد دہشت گردی کا مقدمہ ہو سکتا ہے۔

شناختی لاکٹ:

ہر حاجی کو ایک ہلکے نیلے رنگ کا شناختی لاکٹ دیا جائے گا جس پر حاجی کا نام، پاسپورٹ نمبر، مکتب نمبر اور مکہ مکرمہ کی رہائش گاہ کا پتہ درج ہو گا۔ اس شناختی لاکٹ کو ہر وقت گلے میں لٹکائے رکھیں تا کہ آپ کی رہنمائی میں آسانی ہو۔ اسی طرح سعودی عرب میں رہائش سے اور مکتب سے ملنے والے کارڈ بھی سنبھال کر رکھیں یہ آپ کے پاسپورٹ کا نعم البدل ہیں۔ حج کے موسم میں کوئی سعودی اہلکار عازمینِ حج کے کاغذات چیک نہیں کرتا۔ اگر کوئی اس طرح کا مطالبہ کرتا ہے تو ہوشیار رہیں اور سوائے گلے کے کارڈ کے کوئی اور کاغذات نہ نکالیں۔ اس سال وزارت کوشش کر رہی ہے کہ حاجی کو ایک ٹریکر (Tracker) مہیا کیا جائے تا کہ ایمرجنسی کی صورت میں اس کے مقام کا پتہ چل سکے اور اس کی بروقت مدد کی جا سکے۔ اس سلسلہ میں ہدایات علیحدہ سے جاری کی جائیں گی۔

گھر سے روانگی:

اگر آپ 40 روزہ قیام کے پیکیج کا حصہ ہیں تو آپ حج پرواز میں سفر کریں گے اور حاجی کیمپ سے یا براہ راست ایئرپورٹ جائیں گے۔ لیکن اگر آپ کا پرائیویٹ سکیم کے تحت شارٹ پیکیج ہے تو آپ گروپ آرگنائزر کی ہدایت کے مطابق ایئرپورٹ پہنچیں گے۔ اس سلسلے میں گروپ آرگنائزر سے معلومات حاصل کریں۔

سرکاری سکیم کے تحت عازمینِ حج وزارت کی جانب سے دیئے گئے پروگرام کے مطابق اپنے مکمل سامان کے ساتھ مقررہ تاریخ کو حاجی کیمپ پہنچیں۔ تاخیر سے پہنچنے کی صورت میں اپنے گروپ کے ساتھ

سفر کرنے سے رہ جائیں گے جس کی وجہ سے آپ سعودی عرب میں کئی مسائل کا شکار ہو سکتے ہیں۔

دستی سامان:

ایئرپورٹ پر بورڈنگ کارڈ لیتے وقت سامان والا بڑا سوٹ کیس ایئر لائن سٹاف کے پاس جمع کروادیا جاتا ہے لہٰذا ضروری سامان ایک چھوٹے دستی بیگ میں رکھیں جو دورانِ پرواز آپ کے ساتھ رہے گا۔ اسی بیگ میں وہ سامان بھی رکھ لیں جو جہاز میں سوار ہونے سے پہلے ایئرپورٹ پر زیرِ استعمال آئے گا۔ مثلاً احرام کی چادریں، چپل، احرام کی بیلٹ، حج کی کتاب، نظر کی عینک، مسواک، تمام سفری دستاویزات بشمول پاسپورٹ، ایئر ٹکٹ، کرنسی، تسبیح، سرکاری ملازمین کے لئے این او سی اور دوران پرواز استعمال کرنے والی ادویات۔

حج پاسپورٹ اور ایئر لائن کا ٹکٹ:

تمام عازمینِ حج مشین ریڈ ایبل پاسپورٹ پر ہی سفر کریں گے۔ پرائیویٹ سکیم کے حجاج کے پاسپورٹ ویزہ کے حصول کے بعد ان کے متعلقہ حج گروپ آرگنائزر کے حوالے کیے جائیں گے۔ گروپ آرگنائزر ایئر لائن کے کنفرم ٹکٹ کے ساتھ پاسپورٹ اپنے عازمین حجکو بروقت فراہم کرنے کا ذمہ دار ہے۔ سرکاری سکیم کے تحت حج کا سفر کرنے والوں کو پرواز سے دو دن پہلے اپنی سفری دستاویزات یعنی پاسپورٹ ٹکٹ وغیرہ حاجی کیمپ میں موجود ایئر لائن کے دفتر سے وصول کرنا ہوں گے۔ اس کی اطلاع سرکاری طور پر کر دی جائے گی۔ آپ وزارتِ مذہبی امور کی ویب سائٹ پر بھی دیکھ سکتے ہیں اسی روز آپ کو حاجی کیمپ میں کھولے گئے متعلقہ بینک کی برانچ سے کچھ کرنسی بھی واپس کی جائے گی۔ واپس کی گئی رقم کا دارومدار مکہ مکرمہ میں آپ کے لئے لی گئی رہائشی عمارت کے کرائے پر ہوتا ہے۔ چونکہ مکہ مکرمہ میں عمارتوں کے کرائے حرم سے فاصلے کے حساب سے مختلف ہوتے ہیں لہٰذا مختلف عازمینِ حج کو واپس کی گئی رقم میں فرق ہوتا ہے۔ اگر عازمین حج میں سے کسی حاجی کو آپ سے زیادہ رقم واپس کی گئی ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی عمارت کا کرایہ آپ کی عمارت کے کرایے سے کم ہے اور یوں اس کی رقم زیادہ بچی ہے اس سلسلے میں بینک یا دوسرے

افراد کے ساتھ بحث مباحثہ سے گریز کریں۔ اگر آپ نے ویکسین نہیں لی تو وہ بھی یہاں سے لی جاسکتی ہے۔ حاجی کیمپ میں ٹھہرنے کی پابندی نہیں ہے لیکن دور دراز سے آئے ہوئے حجاج کے لئے یہاں ٹھہرنے کا بندوبست بھی ہے۔ پرواز سے 4 گھنٹے قبل آپ کو ایئر پورٹ خود پہنچنا ہو گا۔

گھر سے روانگی سے قبل اس بات کی تسلی کر لیں کہ درج ذیل دستاویزات اپنے ساتھ رکھ لی ہیں۔

1. حج پاسپورٹ اور ہوائی جہاز کا ٹکٹ۔
2. متعلقہ بینک سے تصدیق شدہ 6 عدد تصاویر۔
3. گردن توڑ بخار کے ٹیکے کا سر ٹیفکیٹ، ضروری ادویات مع ڈاکٹر کا نسخہ، دوائیاں جو کہ حاجی کیمپ سے پلاسٹک کے لفافے میں پیک کروائی گئی ہوں۔
4. نادرا کا جاری کردہ کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ مع دو عدد فوٹو کاپی۔
5. پرائیوٹ سکیم کے حجاج گروپ آرگنائزر کی طرف سے دیئے گئے پیکیج کی تفصیل کا کاغذ ساتھ رکھیں جس پر گروپ آرگنائزر کی مہر اور دستخط بھی ہوں۔

احرام باندھنے سے پہلے:

احرام سے قبل ناخن تراشنا، مونچھوں کے بال کم کرنا، زیرِ ناف اور زیر بغل بال صاف کرنا مستحب ہے اور غسل کرنا سنت ہے۔ غسل مرد وخواتین، حتیٰ کے حیض و نفاس والی خواتین کے لئے بھی سنت ہے۔

ایئر پورٹ کے لئے روانگی:

جو عازمینِ حج گھر سے سیدھے ایئر پورٹ جائیں انہیں چاہیے کہ پرواز کے وقت سے کم از کم چار گھنٹے قبل ایئر پورٹ پہنچ جائیں۔ ایئر پورٹ کی عمارت میں داخل ہونے کے بعد کسٹم حکام سامان چیک کریں گے اور پھر اسے سکیننگ مشینوں سے گزارا جائے گا۔ اس کے بعد آپ متعلقہ پرواز کے کاؤنٹر پر سامان جمع کروائیں گے۔ پاسپورٹ اور ایئر ٹکٹ دکھا کر بورڈنگ کارڈ وصول کریں گے۔ سامان جمع کروانے کے بعد آپ کو جدہ یا مدینہ منورہ پہنچ کر سامان وصول کرنے کے لئے ٹیگ بھی دیئے جائیں گے۔ انہیں سنبھال لیں اور

دستی سامان والا بیگ اپنے پاس ہی رکھیں۔ اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ کے سامان پر حج کا ٹیگ لگا دیا گیا ہے۔ اس کے بعد آپ کو امیگریشن کاؤنٹر سے گزرنا ہوگا جہاں پاسپورٹ پر ملک سے باہر جانے کا اندراج کیا جائے گا۔ اب اپنا پاسپورٹ دستی سامان والے بیگ میں محفوظ کرلیں اور صرف بورڈنگ کارڈ ہاتھ میں رکھیں۔ یوں سیکورٹی کے مختلف مراحل سے گزرنے کے بعد آپ مسافروں کی انتظار گاہ میں پہنچ جائیں گے جہاں آپ پرواز کی روانگی تک رہیں گے۔

براہِ راست مدینہ منورہ روانگی:

جو لوگ پاکستان سے براہ راست مدینہ منورہ جائیں گے ان کو بھی ایئرپورٹ پر انہیں مراحل سے گزرنا ہوگا لیکن وہ احرام نہیں باندھیں گے۔ وہ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ روانگی کے وقت احرام باندھیں گے۔

احرام باندھنا:

مرد حضرات ایئرپورٹ روانگی سے قبل گھر میں ہی غسل یا وضو کریں، ممکن ہو تو بدن پر خوشبو لگائیں اور ایئرپورٹ پہنچ کر ضروری عوامل سے فارغ ہو کر انتظار گاہ میں پہنچیں تو احرام کی ایک چادر نیچے باندھ لیں اور دوسری اوپر اوڑھ لیں۔ نیچے والی چادر کو ناف سے اوپر رکھیں تاکہ عبادت کے دوران ستر چھپا رہے۔

خواتین اپنے عام کپڑوں میں رہیں، یہی ان کا احرام ہے۔ البتہ ان کا لباس مکمل ساتر ہونا چاہیے یعنی اتنا باریک نہ ہو کہ جسم نظر آئے، نہ اتنا تنگ ہو کہ جسم کی ساخت نمایاں ہو اور نہ اس کا رنگ اتنا بھڑکیلا ہو کہ نظروں کو متوجہ کرے۔ اسی لئے پاکستانی پرچم کے سٹیکر والا عبایا لازم ہے۔ مختصراً یہ کہ خواتین کے ہاتھوں اور چہرے کے علاوہ سارا جسم ڈھانپا ہونا چاہیے۔ یہی ان کا احرام ہے۔ واضح رہے کہ خواتین کے بال بھی نظر نہیں آنے چاہیں کیونکہ یہ بھی ان کے ستر میں شامل ہیں۔

اگر مکروہ وقت نہیں تو دو رکعات نفل برائے احرام ادا کریں۔ نفل پڑھتے وقت سر چادر سے

ڈھانپ لیں اور سلام پھیرنے کے بعد ننگا کر لیں۔ خواتین پیشانی کے بالوں سے شہ رگ تک اور دونوں کانوں کے درمیان چہرہ نہ ڈھانپیں۔ البتہ بعض علمائے کرام یہ تجویز کرتے ہیں کہ نا محرم مردوں سے پردے کی خاطر ایسی کیپ استعمال کریں جس پر چہرے کے سامنے جالی لگی ہوئی ہو اور وہ چہرے سے فاصلے پر ہو یا کوئی کپڑا وغیرہ ہاتھ میں رکھ لیں جس سے ضرورت کے وقت چہرہ چھپا لیا جائے۔

قبلہ رُخ بیٹھ کر عمرے کی نیت کریں۔

اللّٰھُمَّ أنیأُرِیدُالْعُمْرَةَفَیَسِّرْ ھَالیوَتَقَبَّلْھَامِنِّی

یااللہ! میں نے تیری رضا کے لئے عمرے کی نیت کی، تو اسے میرے لئے آسان فرما، میری طرف سے قبول فرما۔

یا

اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ بِعُمْرَةٍ

یااللہ میں حاضر ہوں عمرہ کے لیے

اب مرد حضرات عمرے کی نیت سے تین مرتبہ اونچی آواز میں اور خواتین دھیمی آواز میں تلبیہ کہیں۔

لَبَّیْكَ ط اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ ط لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ ط

اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ط لَا شَرِیْكَ لَكَ ط

تلبیہ کہنے کے ساتھ ہی احرام کی پابندیاں شروع ہو جائیں گی۔ تلبیہ کہنے کے بعد عمرے میں آسانی، قبولیت اور اخلاص کی دُعائیں کریں۔

عبایا اور پاکستانی پرچم کا سٹیکر:

سعودی عرب میں حج یا عمرہ کے لئے جانے والی خواتین کو عبایا پہننا ضروری ہے۔ اس لئے سرکاری یا پرائیویٹ سکیم کے تحت جانے والی خواتین عازمینِ حج ترجیحاً کالے رنگ کے کم از کم دو عبایا اپنے ساتھ

رکھیں۔ سرکاری اور پرائیویٹ حج سکیم کے تحت روانہ ہونے والے تمام عازمینِ حج کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنے احرام پر پاکستانی پرچم کا سٹکر لگائیں اور سعودی عرب قیام کے دوران اپنے شناختی لاکٹ ہر وقت پہن کر رکھیں۔

ایک بات کا خیال رکھیں کہ اپنا احرام، بیلٹ، چپل، سفری دستاویزات، پاسپورٹ اور ایمرجنسی میں استعمال ہونے والی ادویات وغیرہ سامان کے ساتھ بک نہ کروائیں بلکہ اپنے دستی بیگ میں رکھ لیں تاکہ بوقت ضرورت فوری طور پر استعمال کر سکیں۔ جہاز پر جانے کا اعلان ہو تو بورڈنگ کارڈ اور دستی سامان لے کر قطار بنا کر جہاز میں سوار ہوں۔ شناختی لاکٹ گلے میں پہنے رکھیں۔ جہاز میں اپنی سیٹ کے اوپر والے خانے میں اپنا دستی سامان رکھ کر ڈھکن مضبوطی سے بند کر دیں۔ جبکہ دستاویزات اور کرنسی والا بیگ اپنے ساتھ رکھیں۔ سیٹ بیلٹ باندھ لیں اور جہاز میں ہونے والے اعلانات غور سے سنیں اور اسی کے مطابق عمل کریں۔ ٹیک آف اور لینڈنگ کے وقت جہاز کے اندر چلنے پھرنے سے گریز کریں۔ دوران سفر جہاز میں پانی کا استعمال احتیاط سے کریں اور جہاز کے فرش پر پانی نہ گرائیں۔ جہاز کا ٹوائلٹ بہت چھوٹا ہوتا ہے۔ ٹوائلٹ احتیاط سے استعمال کریں اور گندگی نہ پھیلائیں کیونکہ احرام کے ناپاک ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔ پرواز کے دوران ذکر و اذکار میں ہی مصروف رہیں اور تلبیہ پڑھتے رہیں۔

باب دوئم

سرزمینِ سعودی عرب

سعودی عرب رقبے کے لحاظ سے مغربی ایشیاء کی سب سے بڑی عرب ریاست ہے اس کا رقبہ تقریباً 2,150,000 مربع کلومیٹر ہے اور اسکی آبادی تقریباً 28.75 ملین ہے۔ اس کے شمال میں اردن اور عراق، شمال مشرق میں کویت، مشرق میں قطر، بحرین اور عرب امارات، جنوب مشرق میں عمان اور جنوب میں یمن واقع ہیں۔ یہ واحد ملک ہے جو بحیرہ احمر اور خلیج فارس کے دو ساحلوں پر واقع ہے۔ حضرت محمد ﷺ کی پیدائش سعودی عرب مکہ مکرمہ میں ہوئی تھی۔ سلطنت سعودی عربیہ 1932ء میں قائم ہوئی۔ اسلام کے



دو مقدس ترین مقامات یعنی مسجد الحرام مکہ معظمہ میں اور مسجد نبوی ﷺ مدینہ منورہ میں واقع ہیں۔ سعودی عرب دنیا کا دوسرا بڑا تیل پیدا کرنے والا ملک ہے اور تیل کی سب سے زیادہ بر آمد یہاں سے ہوتی ہے۔ اس ملک کے قوانین شریعت کے مطابق ہیں اور اسلامی اخلاقی اقدار کی پابندی کی جاتی ہے۔ شاہ سلمان بن عبدالعزیز السعود اس کے حکمران ہیں۔ پاکستان کے ساتھ شروع سے اسکے تعلقات برادرانہ رہے ہیں اور کئی مشکل مواقع پر سعودی عرب نے پاکستان کی بھرپور مدد کی ہے۔

"جدہ" مغربی سعودی عرب میں بحیرہ احمر کے کنارے واقع ایک شہر اور بندر گاہ ہے جو ریاض کے بعد سعودی عرب کا دوسرا بڑا شہر ہے۔ جدہ حج بیت اللہ کرنے والے عازمین کی مکہ مکرمہ روانگی کے لیے داخلی راستہ فراہم کرتا ہے اور زیادہ تر عازمینِ حج کے ہوائی جہاز اسی کے بین الاقوامی ہوائی اڈے پر اترتے ہیں۔

جدہ ایئرپورٹ:

جدہ ایئرپورٹ پر غیر معمولی تاخیر کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ امیگریشن اور دیگر مراحل سے گزر کر عازمینِ حج کا سامان مکہ مکرمہ جانے والی بسوں میں رکھا جاتا ہے۔ یہاں مندرجہ ذیل امور انجام دیے جاتے ہیں:

- جدہ ایئرپورٹ پر جہاز سے اترنے کے بعد آپ کی ویکسی نیشن کی جائے گی اور بعض اوقات پاکستان میں کی گئی ویکسی نیشن کے کارڈ بھی چیک کیے جاتے ہیں۔
- ایئرلائن کا سٹاف آپ کو امیگریشن کاؤنٹر پر لے جائے گا جہاں پاسپورٹ پر دخول(Enter) کی مہر لگائی جائے گی اور پاسپورٹ آپ کو واپس دے دیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی سعودی حج ریکارڈ میں آپ کا اندراج کر لیا جائے گا۔
- اس کے بعد آپ اپنا سامان وصول کریں گے اور کسٹم کلیرنس اور سکیورٹی سکینرز کے مرحلے سے گزرتے ہوئے ایئرپورٹ کی عمارت سے باہر آکر بڑی بڑی چھتریوں سے ڈھکے میدان میں آئیں

گے جہاں مختلف ممالک کی انتظار گاہیں ہیں۔

- عمارت سے باہر آکر آپ اپناسامان پورٹرز کے حوالے کریں گے جو اسے ایک بڑی ٹرالی میں رکھ کر پاکستانی حجاج کی انتظار گاہ میں لے جائیں گے۔ احتیاطاً اس ٹرالی کا نمبر اپنے پاس نوٹ کرلیں۔
- راستہ کی نشاندہی کیلئے پاکستانی پرچم جا بجا لگے ہوں گے۔ خوش آمدید کیلئے پاکستانی ڈیوٹی اسٹاف پرچم والی جیکٹ اور کیپ میں ملبوس ہوں گے۔
- جب آپ کی پرواز کے مسافروں کو جدہ لے جانے والی بسوں کا انتظام ہو جائے گا تو آپ کو بس سٹاپ کی طرف لے جانے کے لئے اعلان کیا جائے گا۔ آپ اپنا پاسپورٹ مؤسسہ کے نمائندوں کے حوالے کر دیں گے اور اپناسامان اپنے گروپ کے لئے مخصوص بس کے نزدیک رکھ دیں گے اور پورٹرز اسے بس پر لوڈ کر دیں گے۔ لیکن پاسپورٹ حوالے کرتے وقت اپنا ٹکٹ نکال کر اپنے پاس محفوظ کرلیں۔
- خیال رکھیں کہ آپ کا سامان جس بس پر رکھا گیا ہے آپ اسی بس میں سوار ہو رہے ہیں۔
- تقریباً ایک گھنٹہ سفر کرنے کے بعد بس زم زم دفاتر کے سامنے رکے گی یہاں آپ کو زم زم اور کچھ کھانے کی اشیاء کا تحفہ دیا جائے گا اور کچھ ضروری کاغذی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ یہاں سے کچھ فاصلے کے بعد حرم کی حدود شروع ہو جاتی ہے۔
- اس کے بعد آپ کو اپنے مکتب کے دفتر جو کہ (مکہ مکرمہ میں واقع ہوتا ہے) لے جایا جائے گا جہاں سے آپ کو مکتب کے شناختی کارڈ اور بینڈ دیئے جائیں گے۔ مکتب کے نمائندے آپ کو ہلکی ریفریشمنٹ دے کر بلڈنگ کی طرف لے جائیں گے۔
- پاکستانسے براہ راست مدینہ منورہ جانے والے عازمینِ حج سے ایئرپورٹ پر مکتب الوکلاء والے پاسپورٹ لے لیں گے اور اس کی جگہ ایک کارڈ دیں گے۔ اسے سنبھال کر رکھیں کیونکہ اس پر حاجی کے بارے میں ساری معلومات درج ہوتی ہیں۔

سیکٹر اور بلڈنگ نمبر:

سرکاری سکیم کے تحت حج پر جانے والے افراد کے لئے حاصل کی گئی عمارات کو ان کے محل وقوع کے اعتبار سے مختلف سیکٹرز (Sectors) میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ہر سیکٹر میں کئی عمارتیں ہوتی ہیں اور ان میں سے ہر ایک کو مخصوص بلڈنگ نمبر الاٹ کیا جاتا ہے اور اس مبارک سفر کے آغاز سے پہلے ہی ہر حاجی کو اس کا بلڈنگ نمبر بتا دیا جاتا ہے۔ ہر بلڈنگ کے سامنے پاکستانی پرچم والے بورڈ پر بلڈنگ نمبر اور مکتب نمبر درج ہوتا ہے۔ مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد عموماً ایک ہی فلائٹ کے ذریعے جانے والے تمام عازمینِ حج کو ایک ہی بلڈنگ میں ٹھہرایا جاتا ہے۔ لہٰذا چار سے پانچ سو افراد اکٹھے ہی اپنی بلڈنگ میں پہنچتے ہیں جہاں انہیں پہلے سے الاٹ شدہ کمروں کی چابیاں دی جاتی ہیں۔ گذارش ہے کہ اس سلسلے میں کمرے کی تبدیلی کا مطالبہ نہ کیا جائے۔ عام طور پر ایک کمرے میں چھ افراد کے رہنے کی گنجائش ہوتی ہے۔ عازمینِ حج کو چاہئیے کہ اس موقع پر ایک دوسرے سے تعاون کریں تاکہ خواتین و حضرات کو علیحدہ علیحدہ کمروں میں ایڈجسٹ کیا جا سکے۔ اس موقع پر تمام عازمینِ حج جلد سے جلد کمروں میں جانے کے خواہش مند ہوتے ہیں اور سب کا سامان کئی منزلہ عمارت کے کمروں میں پہنچانا ہوتا ہے لہٰذا لفٹوں پر بہت بھیڑ بن جاتی ہے۔ عازمینِ حج اس موقع پر صبر کا مظاہرہ کریں اور دوسرے عازمین حج کا خیال رکھتے ہوئے پہلے انہیں کمروں میں جانے دیں۔

بلڈنگ سے حرم تک ٹرانسپورٹ کا نظام:

حکومتِ پاکستان مسجدِ حرام سے دور واقع بلڈنگز میں رہائش پذیر عازمینِ حج کی سہولت کے لئے حرم تک ٹرانسپورٹ کا بندوبست کرتی ہے اس مقصد کے لئے تمام بلڈنگز کی مناسب گروپ بندی کی جاتی ہے اور ہر گروپ کے نزدیک ایک بس سٹاپ بنایا جاتا ہے جہاں سے ہر نماز کے نظام الاوقات کے مطابق بسیں موجود رہتی ہیں اور تھوڑے تھوڑے وقفے سے عازمینِ حج کو لے کر حرم کی طرف روانہ ہوتی ہیں۔ ہر بس کے سامنے اس کا مخصوص سیکٹر نمبر اور بلڈنگ نمبر درج ہوتا ہے تاکہ عازمینِ حج کو اپنی بس کی شناخت میں آسانی ہو۔ یہ بسیں حرم کے قریب 2,1 کلومیٹر کے فاصلے پر بنائے گئے ایک اور بس سٹاپ تک لے جاتی

ہیں۔ اس بس سٹاپ سے مسجدِ حرام تک سعودی حکومت کی ٹرانسپورٹ سروس 'ساپٹکو' (SAPTCO) موجود ہوتی ہے۔ ایّامِ حج سے کچھ دن پہلے اور بعد اِن بسوں پر عازمینِ حج کا رش بہت بڑھ جاتا ہے۔ ان ایّام میں بسوں میں سوار ہوتے وقت نہایت صبر سے کام لیں اور دھکم پیل سے پرہیز کریں۔ خواتین، بزرگوں اور معذور عازمین حج کو بس میں بیٹھنے کیلئے ترجیح دیں۔ عموماً دیکھا گیا ہے کہ بس سٹاپ پر نماز کے ایک یا دو گھنٹے بعد ہی بھیڑ کم ہو جاتی ہے۔ نیز مشکلات سے بچنے کے لئے حرم جانے اور واپس آنے کے مناسب نظام الاوقات اپنائیں تاکہ انتظار اور بھیڑ کی اذیت سے بچ سکیں۔ بسوں سے اترتے وقت بھی صبر اور نظم وضبط کا دامن نہ چھوڑیں۔ عازمینِ حج کو چاہئے کہ باری باری اپنی سیٹوں سے اٹھیں اور ایک خاص ترتیب سے بس سے اتر کر منظم قوم کے افراد ہونے کا ثبوت دیں۔ بس کے لئے انتظار کے وقت اور دورانِ سفر اللہ تبارک و تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہیں۔ اس انتظام میں اگر کوئی تکلیف بھی پیش آئے تو اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش سمجھیں اور غصّے میں نہ آئیں۔ اللہ تعالیٰ یقیناً آپ کو اس صبر کا بہترین اجر عطا فرمائے گا۔

کھانے سے متعلق ہدایات:

حجاج کو ان کی بلڈنگ میں دن میں تین بار کھانا دیا جائے گا۔ حجاج نظم وضبط کی پابندی کریں اور اپنے حصے سے زیادہ خوراک لینے سے پرہیز کریں۔ لبن، دہی، رس اور پھل جیسے مینو کی پیک اشیاء میں سے ہر حاجی اپنے حصہ سے زیادہ نہ لے کیونکہ اپنے حصہ سے زیادہ لینے کی وجہ سے حجاج کے مابین لڑائی جھگڑے کا اندیشہ ہوتا ہے اور کبھی زیادہ کھانا بیماری اور دیگر تکالیف کا سبب بن جاتا ہے۔

ان کے علاوہ اشیاء کو فرج میں رکھنے کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ ان کی میعاد کم ہوتی ہے۔ مدینہ منورہ میں بہت سے حجاج ایک بڑے ہوٹل میں قیام پذیر ہو سکتے ہیں۔ پاکستانی عازمین حج کو صرف ان کے نامزد کردہ کیٹرنگ کمپنیوں سے کھانا لینا چاہیے اور دوسرے ممالک کے حجاج کی میزوں سے کھانے کی اشیاء نہ اٹھائی جائیں، یہ عمل نہایت شرمندگی کا باعث بنتا ہے۔

قطاروں میں کھانا لیتے وقت خواتین اور عمر رسیدہ و معذور افراد کو ترجیح دینی چاہیے۔ بچا ہوا کھانا

ٹوکری میں ڈالیں تاکہ ڈائننگ ایریا صاف رہے۔ کھانا اگرچہ پاکستانی باورچیوں سے تیار کروایا جاتا ہے لیکن ہر فرد کے انفرادی ذائقے کی فرمائش پوری کرنا ممکن نہیں لہذا اس معاملے میں پاکستان حج مشن سے تعاون کرنے کی درخواست ہے۔

بسوں کی بندش:

ایّامِ حج سے چند دن پہلے اور بعد حرم کے قرب وجوار میں ٹریفک کی بے پناہ بھیڑ کی وجہ سے حکومتِ پاکستان کی طرف سے حرم کے لئے مہیا کی جانے والی بسیں بند کر دی جاتی ہیں۔ اِن ایّام میں حجاج کی رہائش گاہوں سے حرم جانے کے لئے ٹیکسی والے بھی اپنے دام کہیں زیادہ بڑھا دیتے ہیں۔ لہٰذا بہتر یہ ہے کہ ان دنوں میں عازمینِ حج خصوصاً بزرگ خواتین و حضرات حرم جانے سے اجتناب کریں اور اپنی نمازیں اپنی بلڈنگ کی قریبی مسجد میں ادا کریں۔ اس طرح آپ نہ صرف ذہنی الجھن سے بچ سکیں گے بلکہ آنے والے ایّامِ حج کے لئے اپنی توانائیاں بھی محفوظ کر سکیں گے۔

بلڈنگ میں لفٹ کا استعمال:

عازمینِ حج کے لئے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں کرائے پر لی جانے والی عمارتیں کئی منزلہ ہوتی ہیں اور ہر منزل پر جانے کے لئے لفٹ کا انتظام موجود ہوتا ہے۔ نماز کے اوقات میں لفٹ پر بھیڑ بڑھ جاتی ہے لہٰذا پریشانی سے بچنے کے لئے عازمینِ حج کو چاہیے کہ وہ وقت سے پہلے ہی تیار ہو کر اپنے کمروں سے نکلیں اور لفٹ پر نماز کے وقت بھیڑ سے بچیں۔ لفٹ میں سوار ہوتے وقت پہلے لفٹ سے اترنے والے حجاج کو اس سے باہر آنے کا موقع دیں اور پھر لفٹ میں سوار ہوں۔ جس منزل پر بھی جانا مقصود ہو لفٹ میں سوار ہونے کے بعد مطلوبہ منزل کا بٹن دبائیں، لفٹ کے اس منزل پر رکنے کے بعد دروازہ کھلنے کا انتظار کریں اور آرام سے اُتر جائیں۔ اپنے کمروں سے نیچے آنے کے لئے رش کے اوقات میں اگر سیڑھیاں استعمال کرنے کی قدرت رکھتے ہیں تو ضرور کریں۔

پہلے عمرہ کی ادائیگی:

اپنی رہائش پر سامان رکھیں، تھوڑا آرام کرنے اور خورد و نوش سے فارغ ہونے کے بعد ایک پرواز سے آنے والے تمام لوگ گروپ کی صورت میں مکتب کے متعین کردہ گائیڈ یا گروپ میں سب سے زیادہ دینی علم رکھنے والے شخص کی سربراہی میں اکھٹے ہو کر نظم و ضبط کے ساتھ عمرہ کے لئے حرم شریف تشریف لے جائیں تا کہ عمرہ کے واجبات صحیح طور پر ادا کر سکیں۔ جب تک عمرہ مکمل نہ کر لیں احرام نہ کھولیں۔ حرم میں داخل ہونے سے پہلے باہر ایک ہی جگہ کا تعین کر لیں تا کہ حرم کے باہر اکٹھا ہو سکیں۔ کیونکہ عمرہ کی ادائیگی کے دوران گمشدگی کا امکان موجود ہے۔ جس ریک میں جوتے رکھیں اس کا نمبر کسی کاغذ پر محفوظ کر لیں۔

عمرہ کے بعد اقدامات کی فہرست:

عمرہ کے بعد تھکاوٹ ہو جاتی ہے۔ اس لئے زیادہ مشقت نہ کریں مشورۃً یہ اقدام کیجئے۔

1. حرم میں نماز کے اوقات نوٹ کریں۔
2. کسی عام فرد سے فون کارڈ نہ خریدیں۔ کیونکہ وہ مہنگے اور غیر موثر ہو سکتے ہیں۔
3. اپنی خیریت کی پاکستان میں اطلاع دیں۔ مکتب کا ٹیلیفون نمبر کارڈ پر درج ہے۔ اس کی بھی آگاہی دیں تا کہ کسی ایمر جنسی کی صورت میں پاکستان سے رابطہ ممکن ہو سکے۔
4. اب آپ کو ضرورت محسوس ہو تو کھانا کھائیں لیکن ٹھنڈا پانی نہ پئیں نہائیں دھوئیں اور آرام کریں۔

مکہ معظمہ میں قیام:

مکہ معظمہ میں رہائشیں پہلے سے حاصل کر لی جاتی ہیں اور بذریعہ کمپیوٹر مختص کی جاتی ہیں۔ گروپ لیڈر، معاونین الحجاج اور سرکاری اہلکاروں کے مشورے پر عمل کریں خصوصاً عمر رسیدہ اور خواتین عازمینِ حج کی ضروریات کو اولیت دیں۔ اپنی پسند یا ناپسند کی بجائے دوسروں کی خواہش کا احترام کر کے زیادہ ثواب

حاصل کریں۔ اپنے کمرے میں کبھی بھی کسی مہمان کو نہ ٹھہرائیں۔ یہ سعودی حج قوانین اور حجاج کی سلامتی کے خلاف ہے۔ شکایت کی صورت میں آپ کو اپنے مہمان کا پورا کرایہ بطور جرمانہ ادا کرنا پڑ سکتا ہے۔ نیز مہمان کا اقامہ ضبط کیا جاسکتا ہے اور اسے حوالہ پولیس کیا جاسکتا ہے۔

1. غسل خانہ کی کمی کی شکایت عام ہوتی ہے۔ کیونکہ 4 سے 8 اشخاص کے لئے صرف ایک غسل خانہ ہوتا ہے۔ اس کے استعمال کے لئے اوقات بانٹ لیں، پانی ضائع نہ کریں۔
2. خواتین کپڑے دھونے کے لئے غسل خانے کو اندر سے بند کر کے دوسروں کو تکلیف نہ پہنچائیں۔
3. بیت الخلاء میں پتھر، اینٹ، کپڑے کے ٹکڑے، استعمال شدہ پتی، ترکاری اور چھلکے ہر گز نہ ڈالیں۔ کوڑادان استعمال کریں۔ بیت الخلاء میں صرف ٹائلٹ پیپر یا پانی استعمال کریں۔
4. بلاضرورت دھوپ میں نہ جائیں اگر ضروری ہو تو جاتے ہوئے خوب پانی پی لیں، نمکول استعمال کریں۔ اور دھوپ میں چھتری کا استعمال ضرور کریں۔ اگر احرام میں نہ ہوں تو سر کو تولئے سے ڈھانپ لیں۔
5. حرم شریف میں بھیڑ بہت ہوتی ہے۔ طواف کے دوران جیب تراشی کے واقعات بھی ہو جاتے ہیں اس لئے واپسی کا ٹکٹ اور نقدی اپنے پاس احتیاط سے رکھیں، گم ہونے کی صورت میں پاکستانی حج آفس میں فوری اطلاع کریں۔ شناختی لاکٹ اور مؤسسہ کارڈ/ کلائی والا بینڈ اپنے پاس رکھیں۔ آپ مدینہ منورہ پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق ہی جاسکتے ہیں۔ اس سے پہلے جانا ممکن نہیں۔ ورنہ آپ کی چالیس نمازیں بھی پوری نہ ہوں گی اور خلاف ورزی کی صورت میں آپ کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے نیز مدینہ منورہ میں سرکاری رہائش بھی میسر نہ ہو گی۔

عام ہدایات:

بیماری کی صورت میں پاکستانی یا سعودی ڈسپنسری سے مفت علاج کرائیں۔ ممکن ہو تو ڈسپنسری تک

پہنچانے میں دوسرے مریضوں کی مدد کریں۔

رہائش کے حصول کے بعد عمارت کا نمبر، محل وقوع، شارع اور پورا پتہ اپنے پاس رکھیں تاکہ گم ہونے کی صورت میں آپ اس پتہ پر پہنچ سکیں۔ پتہ نہ ہونے کی صورت میں بعض اوقات گروپ کے افراد کئی کئی دن آپس میں نہیں مل پاتے۔ ان کے پاس نہ کوئی کپڑا ہوتا ہے، نہ کھانے پینے کے لئے پیسے۔ ایسی صورت میں سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور عبادات میں بھی خلل پڑتا ہے۔ اگر ساتھیوں سے بچھڑ جائیں یا کسی بھی قسم کی معلومات اور رہنمائی کے لئے دفتر برائے امورِ حجاج پاکستان یا اس کے ذیلی دفاتر جن پر پاکستانی پرچم نظر آئے ان سے رجوع کریں۔ وہاں پر موجود سبز رنگ کی جیکٹ اور ٹوپی میں ملبوس معاونین الحجاج آپ کی مدد کریں گے۔

کوشش کریں کہ آپ سعودی عرب آتے ہی اپنے موبائل میں سعودی سم ڈالیں اور ساتھ ہی اپنے ساتھیوں کے سعودی نمبر حاصل کریں تاکہ گم ہو جانے کی صورت میں ان سے بھی مدد حاصل کر سکیں۔

سعودی عرب میں رہنمائی و شکایات کا طریقہ کار:

حکومتِ پاکستان نے سعودی عرب میں عازمینِ حج کی رہنمائی، مدد اور دیکھ بھال کے لئے مستقل دفاتر جدہ، مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں کھول رکھے ہیں اور عارضی دفتر حج کے دنوں میں مختلف مقامات پر کھولے جاتے ہیں۔ مرکزی دفتر جدہ میں ہے۔ دو ذیلی دفاتر پاکستان ہاؤس کے نام سے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں ہیں۔ جن کے سربراہ ڈائریکٹر جنرل (حج) ہیں۔ پاکستان ہاؤس مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں آپ کی سہولت کے لئے تمام شعبے قائم کئے جاتے ہیں۔ جن میں ڈائریکٹر جنرل (حج) اور ڈائریکٹر (حج) کے عملے کے علاوہ ہسپتال، پی آئی اے، کمپیوٹر اور معاونین الحجاج کے دفاتر ہیں۔ یہاں ہر قسم کی معلومات مثلاً گمشدگی، دفتر مدینہ روانگی، شکایات، بازیابی، بیماری اور موت وغیرہ کے کاؤنٹر بھی موجود ہیں۔ جہاں سے عمومی مسائل کے حل کے لئے مدد حاصل کی جا سکتی ہے۔ علاوہ ازیں گشت کرنے والی جماعتیں ہر قسم کی مدد اور رہنمائی کے لئے مختلف مقامات پر چکر لگاتی رہتی ہیں۔

اگر آپ کو دورانِ قیام کوئی مسئلہ درپیش ہو یا رہنمائی درکار ہو تو سب سے پہلے عمارت میں موجود معاونِ حجاج سے رابطہ کریں وہ آپ کی ہر ممکن مدد و رہنمائی کرے گا۔ شکایت کی صورت میں استقبالیہ پر موجود رجسٹر میں اپنی شکایت درج کروانے پر اصرار کریں۔ معاونِ حجاج آپ کی شکایت درج کرنے کا پابند ہے۔

اگر عمارت میں موجود معاونِ حجاج آپ کی شکایت کا ازالہ نہ کر سکے تو اپنے قریبی دفتر برائے امورِ حجاج کے سیکٹر یا سب سیکٹر آفس سے رجوع کریں۔ اس کے ساتھ ہی مفت ہیلپ لائن 08001166622 پر اپنی شکایت درج کرائیں۔

اگر اس کے باوجود بھی مسئلہ حل نہ ہو تو مین کنٹرول آفس (MCO) میں موجود عملہ سے یا ڈائریکٹر (حج) یا ڈائریکٹر جنرل (حج) سے ملاقات کریں۔ کسی بھی صورت میں احتجاج کا راستہ نہ اپنائیں اور نہ ہی معصوم حجاج کو احتجاج پر اکسائیں۔ اس سے معاملات مزید خراب ہو سکتے ہیں اور سعودی پولیس ضروری کاروائی کر سکتی ہے۔

حکومتِ سعودی عرب نے بھی عازمینِ حج کی فلاح و بہبود کے لئے مختلف ادارے اور دفاتر قائم کر رکھے ہیں مکہ مکرمہ میں معلمینِ کی کارپوریشن (مؤ سسه جنوب آسیا) اور مدینہ منورہ میں دلیل کی کارپوریشن (مؤسسه ادلّه اهليه) شامل ہیں۔

حرم میں داخل ہونے سے پہلے:

جب بھی حرم میں جائیں تو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ آپ کونسی سڑک سے اور کون سے دروازے سے حرم میں داخل ہوئے ہیں۔ جس دروازے سے بھی آپ حرم میں داخل ہوں پہلے ہی اس دروازے کے باہر موجود اہم نشانات اور بڑی عمارتیں ذہن نشین کر لیں تا کہ جب آپ حرم سے باہر آئیں تو ان نشانات کی مدد سے اپنی بلڈنگ یا اپنے بس سٹاپ کی سمت کی درست نشاندہی کر سکیں۔ حرم جاتے وقت ایک کپڑے کا چھوٹا تھیلا نما بیگ جسے ڈوریوں کی مدد سے اپنی پشت پر لٹکایا جا سکتا ہے ہمیشہ اپنے ساتھ رکھیں

اور ضرورت کی اشیاء مثلاً پانی کی چھوٹی بوتل، دھوپ والی عینک، سفری جائے نماز، لیدر کی جرابیں، طواف کے لئے سات دانوں والی تسبیح، حج / عمرہ کی کتاب اور عام ضرورت کی دوائیں (سر درد، کھانسی، نزلہ زکام) وغیرہ اس میں رکھ لیں۔ حرم میں داخلے سے پہلے ہی اپنی چپل پلاسٹک بیگ (جو عموماً وہاں بڑے دروازوں پر دستیاب ہوتے ہیں) میں رکھ کر اپنی کمر کے پیچھے لٹکانے والے بیگ میں محفوظ کر کے اپنے ساتھ ہی رکھیں تاکہ واپسی پر چپل ادھر اُدھر ہو جانے کی الجھن سے بچ سکیں۔ گم ہونے کی صورت میں دانستہ دوسروں کے جوتے نہ پہن کر جائیں۔

متحرک زینے:

مسجدِ حرام میں کئی جگہ پر پہلی اور دوسرے منزل پر جانے کیلئے متحرک زینے (بجلی سے چلنے والی آٹومیٹک سیڑھیاں) لگائی گئی ہیں۔ اس طرح بعض وضوخانوں میں جانے کیلئے بھی ایسی ہی سیڑھیوں کا اہتمام کیا گیا ہے۔ بزرگ خواتین و حضرات ان سیڑھیوں کا استعمال کرتے وقت اپنے پاؤں نہایت ہی آرام سے دو سیڑھیوں کے جوڑ والی جگہ کو بچاتے ہوئے رکھیں تاکہ اپنا توازن برقرار رکھ سکیں۔ بالائی منزل پر جانے کیلئے نیچے سے اوپر حرکت کرتی ہوئی سیڑھیوں پر جائیں۔ اگر اس مقصد کیلئے الٹی سمت سے نیچے آنے والی سیڑھیوں پر جانے کی کوشش کریں گے تو حادثے کا سبب بن سکتا ہے۔ متحرک سیڑھیوں پر سوار ہوتے وقت اپنے سے آگے والے عازمینِ حج کے ساتھ مل کر کھڑے نہ ہوں ورنہ اُترتے وقت دھکم پیل کا اندیشہ ہو سکتا ہے۔

طہارت کیلئے بیت الخلاء:

طہارت کیلئے بیت الخلاء (اسے عربی میں دورۃ المیاہ کہا جاتا ہے) باب الملک عبد العزیز اور باب الملک فہد کی طرف مسجد سے تھوڑے دُور بنائے گئے ہیں جو کہ دو منزلہ ہیں۔ اسی طرح مروہ کے باہر اور اجیاد روڈ کی طرف بھی کثرت سے بیت الخلاء موجود ہیں۔ عموماً دیکھا گیا ہے کہ عازمینِ حج داخل ہوتے ہی

بیت الخلاء کے سامنے بھیڑ بنالیتے ہیں جبکہ اس کے بعد والے یا نچلی منزل والے بیت الخلاء خالی موجود ہوتے ہیں۔

کعبہ شریف کا تعارف:

حجرِ اسود: یہ جنت کا پتھر ہے جس کو حضرت جبرائیلِ امینؑ نے جنت سے لا کر حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو دیا جنہوں نے اس مبارک پتھر کو کعبہ شریف کے مشرقی کونے (رکن) پر نصب فرمایا، اسکی بلندی مطاف سے تقریباً ایک میٹر ہے اس پتھر کو حفاظت کے لئے خالص چاندی کے حلقے میں رکھا گیا ہے۔ طواف کی ابتدا اور انتہا اسی مبارک پتھر کے سامنے سے ہوتی ہے۔ آنحضرت ﷺ اور آپ کے پیش رو انبیاء کرام علیہ السلام نے اس مبارک پتھر کا بوسہ لیا ہے۔ اس لئے طواف کرنے والوں کے لئے مسنون ہے کہ اگر با آسانی ممکن ہو سکے تو وہ اس کا بوسہ لیں ورنہ بھیڑ کے وقت اس کا استلام کریں یعنی ہاتھ سے اس کی طرف اشارہ کریں۔ ہجوم کے وقت عازمینِ حج دھکم پیل کر کے ایک دوسرے کو ایذاء نہ پہنچائیں۔

رکن یمانی: یہ کعبہ شریف کے جنوبی رکن (کونے) کا حصہ ہے۔ اگر بھیڑ کی وجہ سے اپنی یا دوسروں کی ایذاء کا اندیشہ نہ ہو تو رکنِ یمانی کو دونوں ہاتھوں سے یا سیدھے ہاتھ سے تبرکاً چھوئیں۔ صرف بائیں ہاتھ سے نہ چھوئیں اور نہ ہی دور سے اس کی طرف اشارہ کر کے استلام کریں۔

ملتزم: کعبہ شریف کے دروازے سے لے کر حجر اسود تک بیت اللہ شریف کی دیوار کو مقامِ ملتزم کہا جاتا ہے۔ اس کا عرض تقریباً 2 میٹر ہے اس مقام کو ملتزم کہنے کی وجہ یہ ہے کہ آپ ﷺ جب طواف سے فارغ ہو جاتے تو اس جگہ آکر کعبہ شریف سے چمٹ جاتے اور اپنے سینہ مبارک، ہاتھوں اور رخسار کو اس جگہ سے چمٹا لیتے۔ یہ اُن مقامات میں سے ہے جہاں پر دعائیں یقیناً قبول ہوتی ہیں۔

حطیم: کعبہ شریف کے شمال میں نصف گول دائرہ کی شکل کی طرح کی جگہ حطیم کہلاتی ہے۔ یہ کعبۃ اللہ کا حصہ ہے۔ اس مقام کے فضائل میں سے یہ ہے کہ اس میں نماز پڑھنا ایسا ہی ہے جیسے کسی نے بیت اللہ

شریف کے اندر نماز پڑھی۔ طواف کرتے وقت حطیم کے اندر سے نہیں گزرنا چاہیے۔

میزاب (پرنالہ): یہ پرنالہ کعبہ شریف کی چھت پر شمالی سمت یعنی حطیم کی جانب لگایا ہوا ہے۔ یہ کعبہ شریف کی چھت سے بارش کا پانی نکالنے کے لئے لگایا گیا ہے۔

مطاف: خانہ کعبہ کے چاروں طرف کھلی جگہ جس پر طواف کیا جاتا ہے مطاف کہلاتی ہے۔ مختلف ادوار میں بڑھتی ہوئی عازمینِ حج کی تعداد کے پیشِ نظر مطاف میں توسیع ہوتی رہی اور ابھی تک جاری ہے۔

مطاف میں ہی کعبہ شریف کے ارد گرد وہیل چیئر پر طواف کرنے والوں کی سہولت کے لئے ایک دائرہ نما پل بھی بنا دیا گیا ہے۔ اس پل پر جانے کے لئے باب الملک عبد العزیز کے قریب شارعِ اجیاد کی طرف بنایا گیا ڈھلوان نما چبوترہ استعمال کیا جاتا ہے جو کہ عازمینِ حج کو مسجدِ حرام کی پہلی منزل پر لے جاتا ہے اور وہاں سے اس گول پل پر جانے کے لئے راستہ بنایا گیا ہے۔ وہیل چیئرز مہیا کرنے کے لئے اسکی ڈھلوان نما چبوترے کے نیچے ایک دفتر بنایا گیا ہے۔ جہاں سے مکتب کا جاری کردہ اجازت نامہ دکھانے سے وہیل چیئرز لی جاسکتی ہیں۔ لیکن یہ ایک مشکل عمل ہے لہٰذا جن حضرات کو وہیل چیئر کی ضرورت ہو بہتر ہے کہ وہ پاکستان سے ہی ساتھ لے کر جائیں۔

مقامِ ابراہیم علیہ السلام: حضرت ابراہیم خلیل ؑاللہ نے ایک پتھر پر کھڑے ہو کر کعبہ شریف کی تعمیر کی۔ جس وقت حضرت ابراہیمؑ اس پتھر پر کھڑے ہوئے تو آپؑ کے پاؤں مبارک اس کے اندر دھنس گئے اور آپؑ کے پاؤں کے نشانات اب بھی موجود ہیں۔ مقامِ ابراہیمؑ کعبہ شریف سے تقریباً 13.25 میٹر کے فاصلے پر ہے۔ اس کی فضیلت قرآنِ مجید اور احادیث شریف میں وارد ہوئی ہے۔

زم زم کا پانی: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: زم زم کا پانی اس چیز کے لئے ہے جس کے لئے (جس نیت سے) پیا جائے۔ یعنی یہ مبارک پانی جس مقصد کے لئے پیا جائے اللہ تبارک و تعالیٰ اس کی برکت سے وہ مقصد پورا فرما دیتے ہیں۔ زم زم کا پانی ایسا مبارک ثابت ہوا کہ صدیوں سے نہ صرف اہلِ مکہ بلکہ تمام دنیا کے

مسلمان اس سے فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔ آج کل مسجدِ حرام سے چند کلو میٹر کے فاصلے پر کدئی کے علاقے میں ایک فیکٹری لگائی گئی ہے اور وہاں زم زم کی بوتلیں دستیاب ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ حجاج وطن واپسی پر جدہ اور مدینہ منورہ ایئرپورٹس سے یا متوقع پالیسی کے مطابق پاکستانی ایئرپورٹس سے ۵ لیٹر زم زم کی پیک شدہ بوتل حاصل کر سکیں گے۔ اس ضمن میں حجاج کو مزید آگاہی دے دی جائے گی۔

صفاومروہ: صفا و مروہ چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں تھیں۔ صفا کعبہ شریف سے جنوب مشرق اور مروہ بیت اللہ شریف سے شمال مشرق کی طرف واقع ہے۔ ان دونوں پہاڑیوں کی درمیانی جگہ (جہاں حج اور عمرہ کے لئے سعی کی جاتی ہے) کو مسعیٰ کہا جاتا ہے۔ مسعیٰ کو سایہ دار اور کھلا کرنے کے لئے مختلف ادوار میں توسیع ہوتی رہی ہے اور اب مسعیٰ ایک تہہ خانے سمیت چار منزلہ برآمدے کی شکل اختیار کر چکا ہے اور اسے سفید سنگِ مرمر سے مزین کر دیا گیا ہے۔ مسعیٰ والے برآمدے کی لمبائی تقریباً چار سو میٹر ہے۔ اس کے ایک طرف صفا اور دوسری طرف مروہ پہاڑی کے نشانات ہیں۔ صفا پہاڑی کا نسبتاً زیادہ حصہ اپنی اصل حالت میں موجود ہے۔ صفا اور مروہ کے درمیان سعی ایک تاریخی واقعہ سے منسوب ہے اور وہ ہے حضرت ابراہیمؑ کی زوجہ محترمہ حضرت ھاجرہؓ کا ان پہاڑیوں کے درمیان اپنے کم سن بچے کیلئے پانی کی تلاش میں دوڑنا۔ اللہ تعالیٰ کو اپنی بندی کی یہ ادا پسند آئی اور اُس نے اسے تاقیامت تمام مسلمانوں کیلئے پابند کر دیا کہ جو بیت اللہ کے حج اور عمرہ کی غرض سے آتے ہیں ان کے لئے لازم ہے کہ وہ صفا سے مروہ ایک اور مروہ سے صفا دوسرا، اس طرح ساتھ چکر پورے کریں۔ ہری (سبز) بتیوں کے درمیان مرد حضرات ذرا دوڑ کر چلیں اور عورتیں آہستہ چلیں۔

خانہ کعبہ پر پہلی نظر: مسجد حرام میں داخل ہونے کے بعد خانہ کعبہ پر پہلی نظر پڑے تو یہ دعا پڑھیں:

اللَّهُمَّ أَنتَ السَّلَامُ وَمِنكَ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ اللَّهُمَّ زِدْ بَيْتَكَ هٰذَا تَعْظِيمًا وَتَشْرِيفًا وَمَهَابَةً وَتَكْرِيمًا وَزِدْ مَنْ حَجَّهُ أَوْ عُمْرَهُ تَشْرِيفًا وَتَعْظِيمًا وَبِرًّا

ترجمہ: اے اللہ! اس گھر کی شرافت، عظمت وبزرگی، اور ہیبت بڑھا۔ جو اس کی زیارت کرنے والا ہو، اس کی عزت واحترام کرنے والا ہو، حج کرنے والا ہو یا عمرہ کرنے والا ہو، اس کی بھی شرافت، بزرگی اور بھلائی میں اضافہ فرما۔ اے اللہ آپ کا نام سلام ہے اور آپ ہی کی طرف سے سلامتی مل سکتی ہے، پس ہم کو سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ۔

باب سوئم

عمرہ کا طریقہ

افعالِ عمرہ:

عمرہ کے دو اہم افعال ہیں: طواف اور سعی اور یہ دونوں عمرے کے فرائض ہیں جبکہ طواف کے بعد حلق یا قصر کرنا واجب ہے۔

طواف:

طواف کے دو فرائض ہیں:

1. نیت (بغیر نیت کے چکر لگائے تو طواف نہیں ہو گا)
2. چار چکر فرض ہیں اور باقی تین واجب ہیں، کل سات چکر ہیں۔

طواف کے واجبات درج ذیل ہیں:

1. طہارت یعنی بے وضو نہ ہو اور حیض و نفاس اور جنابت سے پاک ہو
2. ستر ڈھانپنا
3. پیدل چلنا (اس کے لیے جو پیدل چلنے پر قادر ہو)
4. دورانِ طواف کعبہ کا بائیں طرف ہونا
5. حطیم کے باہر سے چکر لگانا
6. سات چکر پورے کرنا
7. طواف کے بعد دو رکعت پڑھنا

طواف کی سنتیں درج ذیل ہیں:

1. اضطباع (احرام میں دایاں بازو اور کندھا کھلا رکھنا)
2. پہلے تین چکروں میں رمل کرنا (یعنی اکڑ کر چلنا)
3. حجر اسود کے سامنے سے شروع کرنا
4. رکن یمانی کو چھونا یا استلام کرنا
5. آخری چار چکروں میں رمل نہ کرنا
6. حجر اسود کا استلام
7. بیت اللہ شریف کی طرف نہ دیکھنا
8. رکن یمانی اور رکنِ حجر اسود کے درمیان درج ذیل دُعا پڑھنا:

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّار

"اے اللہ ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا"

عمرہ کرنے کا آسان طریقہ:

طواف شروع کرنے سے پہلے آپ کعبۃ اللہ کے اُس کونے میں آئیں گے جہاں حجر اسود نصب ہے اور جسے بوسہ دے کر یا چُھو کر یا (رش کی صورت میں) اس کی طرف استلام کا اشارہ کر کے طواف کا ہر چکر شروع کیا جاتا ہے۔ اس کونے پر پہنچ کر آپ سیدھا کندھا کُھلا رکھیں گے۔ اس طرح کہ سیدھے ہاتھ کی بغل میں سے احرام کی چادر نکال کر بائیں کندھے پر ڈال لیں گے۔ اس کو اضطِباع کہتے ہیں۔ حجر اسود کے سامنے اس طرح کھڑے ہوں کہ پورا حجر اسود آپ کے دائیں جانب ہو جائے۔ یعنی حجر اسود آپ کے دائیں جانب اِس طرح سے ہو جائے کہ آپ کا دایاں کندھا حجر اسود کے بائیں کنارے کی سیدھ میں ہو جائے، پھر تلبیہ بند کر کے طواف کا آغاز کریں۔

طواف کا طریقہ:

طواف کی ابتدا حجر اسود کو بوسہ دینے یا استلام کرنے سے ہوتی ہے۔ استلام سے مراد ہاتھ سے چھونا یا دور سے اشارہ کر کے بوسہ لینا ہے۔ آجکل بے پناہ بھیڑ کی وجہ سے حجر اسود کا براہ راست بوسہ لینے سے بچنا چاہیے نیز اس پر خوشبو لگی ہوتی ہے اور بوسہ یا چھونے کی وجہ سے وہ بدن کو لگ سکتی ہے جبکہ حالت احرام میں خوشبو کا استعمال منع ہے۔ لہذا صرف استلام پر اکتفا کرنا چاہیے۔

طواف کا آغاز حجر اسود کے سامنے سے کیا جاتا ہے۔ اس مقام کی نشاندہی کیلئے حجر اسود کے سامنے دھاتی چبوترے پر سبز ٹیوب نصب کی گئی ہے۔ اسی طرح کی روشنیاں پہلی اور دوسری منزل پر بھی لگا دی گئی ہیں۔

بیت اللہ شریف کے حجر اسود والے کونے پر بہت زیادہ بھیڑ ہوتی ہے لہٰذا جب بھی طواف شروع کرنے کیلئے حجر اسود کے بالمقابل آنا ہو تو پہلے طواف کرنے والوں کے سامنے سے بالکل نہ آئیں تا کہ کسی کو ایذاء نہ پہنچے بلکہ آپ کعبہ شریف کے ارد گرد باقی طواف کرنے والوں کی طرح گھڑی کے الٹے رخ چکر لگائیں اور جب حجر اسود کے سامنے آئیں تو تلبیہ پڑھنا بند کر دیں اور طواف شروع کریں۔

طواف کے پہلے تین چکروں میں اکڑ کر کندھے ہلاتے ہوئے پہلوانوں کی طرح قدرے تیزی سے چلنا سنت ہے۔ یہ عمل **'رمل'** کہلاتا ہے جبکہ طواف کے آخری چار چکروں میں رمل نہ کرنا سنت ہے۔

طواف کے دوران کوئی خاص دُعا پڑھنا ضروری نہیں۔ اور پھر کتاب سے دیکھ دیکھ کر پڑھنے سے توجہ کتاب کی طرف رہتی ہے اور قلب کا ربط ربِّ کعبہ سے نہیں جڑ پاتا۔ لہٰذا اپنی زبان میں جو بھی دُعا چاہیں کریں نیز درود شریف، استغفار اور دیگر اذکار کا ورد کریں۔ البتہ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنۡيَا حَسَنَةً وَّفِي الۡاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ پڑھنا سنت ہے۔ دُعا بلند آواز سے نہ کریں تا کہ دوسرے طواف کرنے والوں کو خلل نہ ہو۔ رکن یمانی پر پہنچنے کے بعد اس کا استلام کریں، لیکن

ہاتھ نہ چومیں۔ طواف کا ہر چکر پورا کرنے کے بعد حجر اسود کا استلام کریں۔

طواف کا ساتواں چکر پورا ہونے پر حجر اسود کا استلام کریں اور اضطباع ختم کر دیں یعنی دایاں کندھا اور بازو ڈھانپ لیں، طواف مکمل ہو گیا۔

طواف مکمل کرنے کے بعد ایسی جگہ دو رکعت نماز واجب الطواف پڑھیں کہ مقام ابراہیمؑ آپ کے اور کعبہ شریف کے درمیان ہو۔ بھیڑ کی وجہ سے ایسی جگہ نہ ملے تو کسی بھی دوسری جگہ پڑھ لیں۔ اگرچہ مقامِ ابراہیمؑ کے پیچھے طواف کے بعد دو رکعت نماز اور مقام ملتزم کی دعاء پڑھنا سنت ہے، لیکن حج کے موقع پر بے پناہ بھیڑ کی وجہ سے ایسا کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ لہٰذا حرم میں کسی بھی جگہ بھیڑ سے بچتے ہوئے پُرسکون طریقے سے یہ دو رکعتیں ادا کریں۔

زم زم:

ٹھنڈے اور سادہ زم زم سے بھرے کولر صحن کعبہ میں اور مسجدِ حرام کے برآمدوں میں کافی تعداد میں رکھے ہوئے ہیں۔ دُعا سے فارغ ہونے کے بعد قبلہ رُخ کھڑے ہو کر تین سانسوں میں پیٹ بھر کر کولر سے زمزم پیجئے اور دُعا مانگئے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡٓ اَسۡئَلُكَ عِلۡمًا نَّافِعًا وَّ رِزۡقاً وَّاسِعًا وَّشِفَآءً مِّنۡ کُلِّ دَآءٍ

"اے اللہ پاک میں تجھ سے نفع رساں علم اور وسیع رزق اور ہر بیماری سے شفا کا طلبگار ہوں"

صفا و مـــروہ کی سعی:

آبِ زم زم پینے کے بعد حجر اسود کا استلام کریں، یہ استلامِ مسنون ہے۔ دونوں ہاتھوں سے استلام کا اشارہ کیجئے اور ہتھیلیاں چوم لیں جیسا کہ پہلے ذکر آچکا ہے۔ پھر باب صفا سے نکل کر صفا کی پہاڑی کی طرف چلیں۔ جس کا راستہ حجر اسود کی سیدھ میں برآمدوں کی جانب ہے۔ کوہ صفا کی طرف یہ کہتے ہوئے جائیں:

اَبۡدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ تَعَالٰی بِهٖ اِنَّ الصَّفَا وَالۡمَرۡوَةَ مِنۡ شَعَآئِرِ اللّٰهِ

"میں ابتدا کرتا ہوں ساتھ اس کے جس کے تذکرے کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ابتدا کی ہے، یقیناصفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں" (سورۃ البقرہ۔158)

صفا کی پہاڑی پر زیادہ اُوپر چڑھنا خلافِ سنت ہے اور مروہ پر بھی زیادہ اُوپر نہیں چڑھنا چاہیے، صرف اتنا چڑھنا کافی ہے کہ اگر سامنے مسجدِ الحرام کے دالان نہ ہوتے تو خانہ کعبہ نظر آتا، وہاں بیت اللہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جائیں۔ پھر دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک آسمان کی طرف اس طرح اُٹھائیں جس طرح دُعا میں اُٹھاتے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرتے ہوئے تین مرتبہ اللہ اکبر پڑھیں۔ تکبیر وکلمہ بلند آواز میں پڑھیں اور خوب دل لگا کر دُعا مانگیں، ہر ایک کیلئے دُعا مانگیں، تمام مسلمانوں کے حق میں دُعا مانگیں اور ملک کی سلامتی وبقا کیلئے دُعا مانگیں یہ بھی دُعا کے قبول ہونے کا وقت ہے۔ نیز درج ذیل کلمات کو وردِ زبان رکھیں:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ

صفا سے مروہ کی طرف جاتے ہوئے چند قدموں کے فاصلے پر سعی کے راستے میں دو سبز ستون ہیں جن کے درمیان کچھ فاصلہ ہے جسے 'میلین اخضرین' کہتے ہیں۔ جب سبز ستونوں کے قریب پہنچیں تو ان کے درمیان مرد حضرات ذرا دوڑ کر چلیں لیکن خواتین نہ دوڑیں اور یہ دُعا کریں:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ ط

"اے میرے رب بخش دے اور رحم فرما بیشک تو زبردست بزرگی والا ہے۔"

صفا اور مروہ کے چکروں کے بارے میں ایک بات ذہن نشین کر لیں کہ صفا سے مروہ تک جانے کو ایک چکر کہتے ہیں اور پھر مروہ سے صفا تک آنے کو دوسرا چکر۔ پھر صفا سے مروہ تک جائیں گے تو تیسرا چکر۔ اور پھر مروہ سے صفا تک آئیں گے تو چوتھا چکر۔ اسی طرح ساتواں چکر مروہ پر ختم ہو گا۔ ساتویں چکر کے بعد

مروہ پر آپ کی سعی مکمل ہو جائے گی۔

حلق یا قصر:

طواف اور سعی کے بعد احرام سے حلال ہونے کے لیے مردوں کا بال منڈوانا یا کم از کم چوتھائی سر کے بال ایک انگلی کے پور کے برابر کتروانا واجب ہے اور پورے سر کے بال کتروانا سنت ہے۔ لہذا مرد سارے سر کے بال منڈوائیں یا کتروائیں۔ اگر بال لمبے ہوں تو انگلی کے ایک پور کی لمبائی سے کچھ زیادہ تمام سر کے بال کتروانا بھی جائز ہے، لیکن سر منڈوانا افضل ہے۔

نوٹ: مرد حضرات حجام کی دوکانوں پر جاکر حلق یا قصر کروائیں۔

خواتین کیلئے سر منڈوانا جائز نہیں۔ انگلی کے ایک پور یا انچ یا اس سے کچھ زیادہ ساری چٹیا پکڑ کر کٹوائیں، تو احرام سے نکلنے کیلئے کافی ہے۔

اس کے بعد اگر ہو سکے تو دو نفل مسجدِ الحرام میں کسی بھی جگہ پڑھ لیں، مروہ پر نفل پڑھنا مکروہ ہے۔ اب آپ کا عمرہ مکمل ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی آپ احرام اور احرام کی پابندیوں سے فارغ ہو گئے، لیکن حدود حرم کی پابندیاں لاگو رہیں گی۔ آپ نہا دھو کر سلے ہوئے کپڑے پہن سکتے ہیں اور اب 8 ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ سے منیٰ روانگی کیلئے حج کا احرام باندھنے کی ضرورت ہو گی۔

باب چہارم

حج کا طریقہ

حج کی اقسام

حجِ افراد:

یعنی حج کے دنوں میں صرف حج کی ادائیگی کے لیے احرام باندھنا اور عمرہ نہ کرنا، اس میں قربانی واجب نہیں۔

حجِ تمتع:

ایک ہی سفر میں پہلے عمرے کا احرام باندھا۔ طواف و سعی کے بعد حلق کر کے اس احرام سے فارغ ہو گیا۔ پھر حج کا وقت آیا تو حج کا احرام باندھا۔ کیونکہ ایک ہی وقت میں دو عبادتیں جمع کر لیں اور فائدہ اٹھالیا تو اسے متمتع کہتے ہیں اور اس پر شکرانے کی قربانی واجب ہوتی ہے۔ پاکستانی عازمینِ حج عموماً حجِ تمتع ہی کرتے ہیں۔

حجِ قران:

ایک ساتھ ہی حج و عمرہ کا احرام باندھا، پہلے عمرہ کے ارکان ادا کئے، چنانچہ سعی کے بعد حلق یا قصر نہیں کیا، بدستور حالتِ احرام میں رہا یہاں تک کہ ایامِ حج میں حج کے ارکان ادا کر کے حلق یا قصر کرایا اور احرام سے فارغ ہوا۔ حج قران کرنے والے پر بھی قربانی واجب ہوتی ہے۔

ایامِ حج:

یومِ ترویہ: 8 ذوالحجہ یومِ ترویہ کہلاتا ہے۔ زمانہ قدیم میں اس دن منیٰ میں عازمینِ حج کے لئے پانی کا ذخیرہ کیا جاتا تھا۔ اِسی دن عازمینِ حج مکہ مکرمہ سے منیٰ کی طرف سفر کا آغاز کرتے تھے۔

یومِ عــرفــہ: 9 ذی الحجہ یومِ عرفہ کہلاتا ہے اس دن عازمینِ حج منیٰ سے عرفات کا سفر کرتے ہیں ۔ پورا دن میدانِ عرفات میں گزارا جاتا ہے اور سورج غروب ہونے کے بعد وقوفِ مزدلفہ کا آغاز کیا جاتا ہے۔

ایامِ نحــر: 10 ذوالحجہ سے 12 ذی الحجہ کے ایام کو ایام نحر کہا جاتا ہے۔

ایامِ رمی: 10 ذوالحجہ سے 13 ذوالحجہ کے ایام کو ایامِ رمی کہتے ہیں۔

ایامِ تشریق: 9 ذوالحجہ سے 13 ذوالحجہ تک کے ایام کو ایامِ تشریق کہا جاتا ہے۔ ان دنوں میں حاجی اور غیر حاجی جہاں بھی ہوں ہر فرض نماز کا سلام پھیرنے کے فوراً بعد ایامِ تشریق کی تکبیرات کہتے ہیں۔ جو کہ درج ذیل ہیں:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

حج کے اعمــال:

8 سے 13 ذوالحجہ کے درمیان حج کے درج ذیل اعمال ادا کئے جاتے ہیں۔

فــرائض:

حج کے دو فرض / رکن ہیں:

1. وقوفِ عرفہ
2. طوافِ زیارت

جس نے کوئی ایک رکن بھی چھوڑ دیا اس کا حج مکمل نہ ہو گا۔ البتہ اگر کوئی شخص طواف زیارت وقت پر نہ کر سکے اور تاخیر سے کرے تو طواف کے بعد اس کا دم بھی دینا پڑے گا۔

نوٹ: "دم" سے مراد کم از کم ایک سال کا چھوٹا جانور (یعنی بکرا یا بکری، دنبہ یا دنبی) یا بڑے جانور کا ساتواں حصہ ہے جو کہ حج یا عمرے کا کوئی واجب چھوڑنے یا کوئی ممنوع کام کرنے سے جرمانہ

کے طور پر لازم ہوتا ہے۔ یہ دم حدودِ حرم میں دینا لازم ہے۔ اور اس سے حاجی یا کسی مالدار کا کھانا جائز نہیں۔

وَاجبات:

حج کے واجبات یہ ہیں:

1. وقوفِ مزدلفہ
2. رمی جمرات (شیطانوں کو کنکریاں مارنا)
3. قربانی
4. حلق / قصر
5. سعی (طوافِ زیارت کے بعد)
6. طوافِ وداع

حج کی نیت:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اُرِیۡدُ الۡحَجَّ فَیَسِّرۡهُ لِیۡ وَتَقَبَّلۡهُ مِنِّیۡ وَاَعِنِّیۡ عَلَیۡهِ وَبَارِكۡ لِیۡ فِیۡهِ نَوَیۡتُ الۡحَجَّ وَاَحۡرَمۡتُ بِهٖ لِلّٰهِ تَعَالٰی

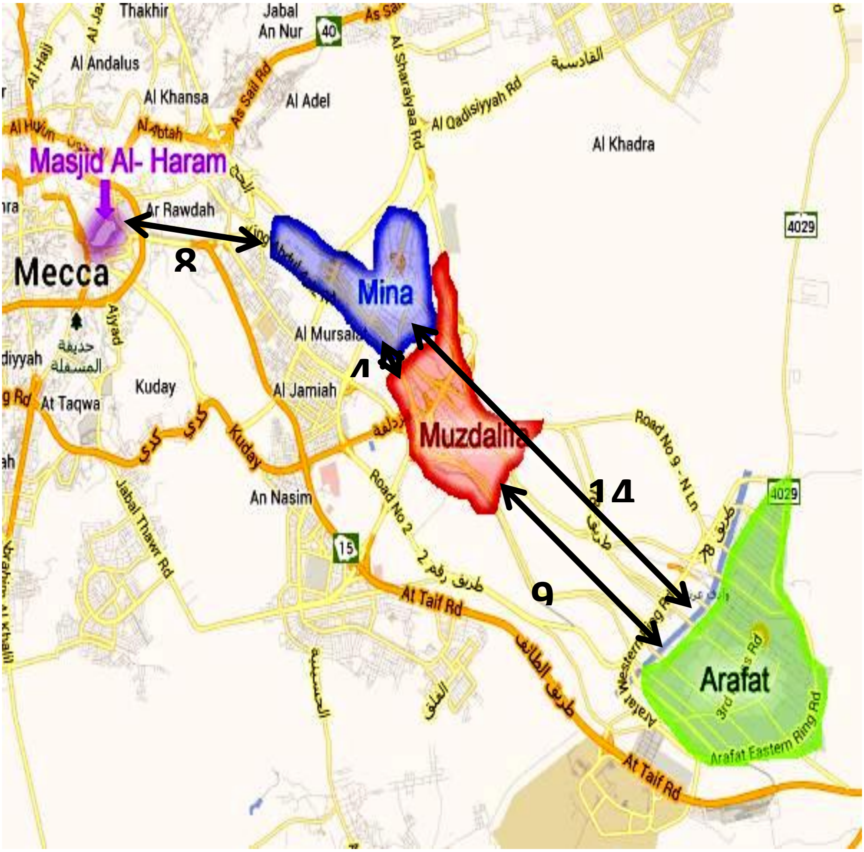
"اے اللہ میں حج کی نیت کرتا ہوں، پس اس کو میرے لئے آسان کر دے اور مجھ سے قبول کر لے اور اس میں میری مدد فرما۔ اور اس میں میرے لئے برکت ڈال دے۔ نیت کی میں نے حج کی اور احرام باندھا اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے لئے۔"

یا

لَبَّیۡكَ بِحَجَّةٍ

"اے اللہ میں حج کے لیے حاضر ہوں"

اس کے فوراً بعد قدرے بلند آواز سے تین مرتبہ تلبیہ کہیں، آہستہ آواز سے درود شریف پڑھیں اور دُعا بھی مانگیں، اب آپ پر ایک دفعہ پھر احرام کی تمام پابندیاں لازم ہو گئیں۔



منیٰ کیلئے روانگی:

منیٰ کو روانگی 8 ذوالحجہ کو فجر سے پہلے رات میں بھی کسی وقت ہو سکتی ہے، اس میں کوئی حرج نہیں۔ روانگی سے قبل احرام کی فاضل 2 چادریں یا تولئے اگر ہیں، لوٹا، گلاس، کھانے اور چائے کے دو چار برتن اور چمچے، قربانی (اگر پہلے سے قربانی کا ٹوکن نہیں لیا) اور سفر کے دوران اخراجات کی رقم ساتھ لے لیں۔

وادی منیٰ

منیٰ کا محل وقوع کچھ اس طرح ہے کہ اس کے شمال مغرب میں جمرات (جو کہ شیطان کے علامتی نشانات ہیں) جنوب مشرق میں وادی محسر اور مزدلفہ، شمال مشرق میں بنجر پہاڑ اور جنوب مغرب میں محلات والے پہاڑ ہیں۔ اگر آپ وادی منیٰ میں کسی بھی سڑک پر اسطرح کھڑے ہوں کہ آپ کا رخ محلات والی پہاڑی کی طرف ہو تو جمرات آپ کی دائیں طرف جبکہ مزدلفہ بائیں طرف ہو گا۔ اس طرح اگر آپ کا رخ بنجر پہاڑوں کی طرف ہے اور محلات والی پہاڑیاں آپ کی پشت کی طرف ہیں تو جمرات آپ کے بائیں ہاتھ کی طرف اور مزدلفہ کا میدان دائیں ہاتھ کی طرف ہو گا۔

امیر، غریب گورے، کالے، عربی اور عجمی اللہ کے سب ہی مہمان اللہ کی رسی میں جڑے دو چادروں میں ملبوس ہو کر 8 ذوالحجہ کو یہاں اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں۔ اس وادی میں داخل ہوتے ہی قلوب واذہان یہاں پر تمام انبیاء کی حاضری کی یاد میں معطر ہو جاتے ہیں۔

منیٰ میں عازمینِ حج 8 ذی الحجہ کو ظہر، عصر، مغرب، عشاء کی نمازیں ادا کرتے ہیں اور 9 ذوالحجہ کو بعد نماز فجر سورج کے اچھی طرح نکل آنے کے بعد منیٰ سے عرفات روانہ ہوتے ہیں۔

منیٰ میں نمازیں:

منیٰ کے قیام کے دوران یعنی 8 ذوالحجہ کو اور پھر 10 سے 13 ذی الحجہ کو نمازیں اپنے اپنے خیموں میں ہی باجماعت ادا کی جاتی ہیں۔ اس موقع پر منیٰ میں نمازوں کے بارے میں دو آراء سامنے آتی ہیں جو بعض اوقات عازمینِ حج کے درمیان بحث ومباحثہ کا سبب بنتی ہیں۔

اول یہ کہ منیٰ میں نمازیں قصر پڑھنا نبی کریم ﷺ کی سنت مبارکہ ہے۔ آپ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ میں قصر نمازیں ہی ادا فرمائیں اور روایت ہے کہ اہل مکہ مکرمہ نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ نمازیں قصر ہی پڑھی تھیں۔

دوسری رائے یہ ہے کہ آپ ﷺ نے قصر نمازیں اس لئے ادا فرمائی تھیں کہ آپ ﷺ اس وقت مسافر تھے اور ہمارا مکہ مکرمہ میں قیام چونکہ پندرہ دن سے زیادہ کا ہے لہٰذا ہمیں پوری نماز پڑھنی چاہیے۔

اس سلسلے میں یہ بات سمجھ لیں کہ اگر اپنے وطن (یا مدینہ منورہ) سے مکہ مکرمہ پہنچنے کے دن سے لیکر 8 ذوالحجہ کو منیٰ روانگی تک آپ کا قیام پندرہ دن سے زیادہ ہے تو آپ وہاں مقیم شمار ہوں گے۔ بصورتِ دیگر آپ مسافر ہوں گے۔ نتیجتاً اگر آپ مسافر ہیں تو آپ مکہ اور منیٰ میں قصر نمازیں پڑھیں گے اور اگر آپ مقیم ہیں تو پوری نمازیں پڑھیں گے۔

نوٹ: بعض علمائے کرام کی رائے یہ ہے کہ اگر مکہ، منی اور عرفات میں مجموعی طور پر پندرہ دن یا اس سے زیادہ قیام کرنے کی نیت ہے، تو مقیم شمار ہو گا اور پوری نماز پڑھے گا۔ حکومت سعودی عرب بھی منی کو مکہ مکرمہ کا حصہ شمار کرتی ہے۔ دونوں میں سے کسی بھی رائے پر عمل کیا جا سکتا ہے۔

قصر یا پوری نمازیں پڑھنا نہ تو حج کے ارکان میں سے ہے اور نہ ہی واجبات سے۔ جس طرح بھی نماز پڑھنے سے آپ کو قلبی اطمینان حاصل ہوتا ہے اس طرح نماز ادا کیجیے اور بحث و مباحثہ میں الجھنے سے گریز کریں۔ یاد رکھیں حج کے دوران ہمیں لڑائی جھگڑے سے گریز کرنا ہے کیونکہ اس کے بارے میں اللہ تبارک و تعالیٰ کا واضح حکم قرآن مجید میں موجود ہے۔

فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ (البقرۃ:197)

اگر امام صاحب قصر جبکہ کوئی مقتدی پوری نماز پڑھنا چاہتا ہے تو جب امام صاحب اپنی دو رکعت نماز پوری کر چکیں تو پوری نماز پڑھنے والے مقتدی حضرات اپنی نماز مکمل کر لیں۔

منیٰ سے مختلف مقامات کے فاصلے:

مسجد حرام کا منیٰ سے فاصلہ 8 کلو میٹر ہے اور پیدل چلنے والوں کے لئے ان مقامات کے درمیان ایک سایہ دار سڑک بنائی گئی ہے جبکہ دونوں کناروں پر تھوڑے تھوڑے وقفے پر پینے کے ٹھنڈے پانی کے کولر نصب کئے گئے ہیں۔

وادی منیٰ سے میدان عرفات کا فاصلہ تقریباً 14 کلو میٹر ہے اور یہاں بھی پیدل چلنے والوں کی سہولت کے لئے علیحدہ وسیع سڑکیں بنائی گئی ہیں۔ بسوں اور دیگر ٹریفک کیلئے کئی علیحدہ سڑکیں ہیں جن پر یوم عرفہ (9 ذوالحجہ) کو اتنا زیادہ رش ہوتا ہے کہ تل دھرنے کی جگہ نہیں ملتی۔

منیٰ سے مزدلفہ تقریباً 4 کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔ منیٰ سے عرفات جانے والے تمام راستے مزدلفہ سے ہی گزرتے ہیں۔ حجاجِ کرام کو یہ سفر 10 ذی الحجہ کو کرنا ہوتا ہے اور اسے پیدل طے کرنا دوسرے ذرائع کی نسبت زیادہ سہل ہوتا ہے۔

میدانِ عرفات سے مزدلفہ کا فاصلہ تقریباً 9 کلو میٹر ہے۔

منیٰ میں داخلے کے راستے:

8 ذوالحجہ کو اس مبارک داوی میں حجاج کے داخلے کے ساتھ ہی اسلام کے رکنِ حج کے مناسک کا آغاز ہو جاتا ہے۔ عازمینِ حج کیلئے بہتر ہو گا کہ 8 ذوالحجہ کو منیٰ میں پہلی بار اپنے مکتب کے ذمہ دار افراد کی رہنمائی میں جائیں۔ البتہ منیٰ میں داخل ہونے کے لئے مندرجہ ذیل 4 بڑے راستے ہیں۔ ان راستوں سے شناسائی عازمینِ حج کیلئے فائدہ مند ہو گی۔

مدخل طریق 68 الملک فہد: یہ راستہ منیٰ میں وادی کی مغربی سمت سے داخل ہوتا ہے۔ شیشہ اور طریق الحج کے علاقوں میں رہنے والے عازمینِ حج اس راستے سے منیٰ میں داخل ہوتے ہیں۔

مدخل کبری الملک خالد: یہ راستہ منیٰ میں جنوب کی طرف سے مسجدِ خیف کے قریب سے داخل ہوتا ہے۔ عزیزیہ میں سوق السلام، راجحی سینٹر اور دیگر قریبی علاقوں میں رہائش پذیر عازمینِ حج اس راستے سے منیٰ میں داخل ہوتے ہیں۔

مدخل کبری الملک عبدالعزیز: یہ راستہ بھی منیٰ میں جنوب کی طرف سے داخل ہو کر منیٰ کے عین درمیان سے گزرتا ہے۔ لہذا زیادہ تر عازمینِ حج منیٰ میں داخل ہونے کے لئے یہ

راستہ اختیار کرتے ہیں۔ عزیزیہ کے مشرقی علاقوں یعنی بن داؤد، طریق الملک عبد اللہ اور طریق عبد اللہ خیاط کے ارد گرد رہائش پذیر عازمینِ حج اس راستہ سے منیٰ میں داخل ہوتے ہیں۔

مدخل کبری الملک فیصل: یہ راستہ بھی منیٰ میں جنوب کی سمت سے ہی داخل ہوتا ہے لیکن چونکہ یہ منیٰ کے انتہائی مشرقی کنارے سے منیٰ میں داخل ہوتا ہے لہذا کم لوگوں کے زیرِ استعمال آتا ہے۔

وادی منیٰ میں امتیازی نشانات (Land Marks):

عازمینِ حج ایامِ حج کا بیشتر وقت منیٰ کے خیموں میں ہی بسر کرتے ہیں اور پھر یہاں سے انہیں مناسکِ حج کی ادائیگی کیلئے مختلف ایام میں منیٰ سے دوسرے مقاماتِ مقدسہ میں جانا/ آنا ہوتا ہے۔ لہذا منیٰ میں اپنے خیمے کا محل وقوع اچھی طرح ذہن نشین کر لینا انتہائی ضروری ہوتا ہے۔ تا کہ بوقتِ ضرورت اپنے خیمے سے آنے جانے والے راستوں سے اچھی طرح شناسائی ہو جائے اور خدانخواستہ بھولنے کے امکانات بالکل ختم ہو جائیں اس مقصد کیلئے وادی منیٰ میں موجود مندرجہ ذیل امتیازی نشانات سے آگاہی نہایت زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔

منی کے اہم پل:

پل کو عربی میں کُبرِی یا جَسر کہا جاتا ہے مقامی زبان میں پل کے لئے زیادہ تر کبری کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے وادی منیٰ میں ٹریفک کی سہولت کے لئے کئی پل بنائے گئے ہیں جن میں سے تین اہم ترین پل مندرجہ ذیل ہیں۔

کبری ملک خالد: یہ کبری منیٰ کے شمالی علاقے مسجد خیف کے قریب جمرات سے تقریباً نصف کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے اگر آپ منیٰ میں شارع خالد سے داخل ہوں تو ایک سرنگ (عربی زبان میں نفق) سے داخل ہونے کے بعد آپ اِسی کبری پر آکر نکلیں گے اور آپ کے بائیں ہاتھ کی طرف منیٰ کا

ایک ہسپتال ہے جسے عربی زبان میں مستشفی الطواری کہا جاتا ہے یعنی ایمرجنسی ہاسپٹل۔ اس کبری کے دائیں طرف سے منیٰ کے اندر بڑی سڑکوں سے کبری کے اوپر آنے کے لئے راستہ مہیا کرتے ہیں۔

کبری ملک عبدالعزیز: یہ کبری منیٰ کے تقریباً درمیان میں کبری ملک خالد سے ایک کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے اور منیٰ میں حجاج کے خیموں کو دو بڑے حصوں میں تقسیم کرتی ہے اگر آپ شارع ملک عبداللہ کے راستے عزیزیہ سے منیٰ میں داخل ہوں تو اسی کبری کے اوپر سے آپ کا منیٰ میں داخلہ ہوگا اور آپ کے بائیں طرف ایک اور ہسپتال ہے جس کا عربی زبان میں نام مستشفیٰ منیٰ الجسر ہے۔ کبری ملک عبدالعزیز کے نیچے مستشفیٰ منیٰ الجسر کے قریب ایمبولینس سٹاپ بھی واقع ہے۔ بوقتِ ضرورت یہاں سے ایمبولینس لی جاسکتی ہے۔ ایمبولینس کو عربی زبان میں اَسعاف کہتے ہیں۔

کبری ملک فیصل: یہ کبری نیو منیٰ اور مزدلفہ کے میدان کے درمیان واقع ہے۔ عازمینِ حج کے رہائشی خیمے جو کہ کبری ملک خالد اور مسجد خیف کے قریب سے شروع ہوتے ہیں کبری ملک فیصل کے قریب آ کر اختتام پذیر ہوتے ہیں اور کبری کی دوسری طرف میدان مزدلفہ شروع ہو جاتا ہے۔ عازمینِ حج 10 ذی الحجہ کی صبح جب مزدلفہ سے منیٰ کی طرف روانہ ہوتے ہیں تو سب سے پہلے کبری فیصل کے نیچے سے ہی ان کا گزر ہوتا ہے اور یہاں سے ہی خیمے شروع ہوتے ہیں جو کہ تقریباً چار کلومیٹر کے بعد کبری ملک خالد سے تھوڑے ہی فاصلے کے بعد ختم ہوتے ہیں۔

منیٰ کے زون:

زون کو عربی زبان میں منطقہ کہا جاتا ہے اور منیٰ کی وادی کو 9 مختلف زون میں تقسیم کیا گیا ہے۔ زون 1 تا 7 منیٰ جبکہ زون 8 اور 9 مزدلفہ میں ہیں۔ زون ایک جمرات کی طرف ہے اور یوں ان کے نمبر مزدلفہ کی طرف بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ منیٰ میں عازمینِ حج کے رہائشی خیمے زون 7 تک جاتے ہیں جو کہ کبری فیصل کے بالکل قریب واقع ہے۔ ہر زون کی نشاندہی کے لئے اونچے پول پر پیلے رنگ کے بورڈ

لگادیئے گئے ہیں اور ان پر سیاہ رنگ سے زون نمبر لکھ دیئے گئے ہیں۔ زون کی نشاندہی وہاں موجود چھوٹی سڑکوں سے بھی ہوتی ہے۔ جیسے شارع 11/5 زون 5 کی 11 نمبر سڑک ہے اور اس طرح شارع 19/2 زون 2 کی 19 نمبر سڑک ہے۔ پاکستانی حجاج کے خیمے عموماً زون 6، 5، 4، 2 اور 7 میں ہوتے ہیں۔

نیو منیٰ:

وقت گزرنے کے ساتھ جوں جوں حجاج بیت اللہ کی تعداد میں اضافہ ہوا تو منیٰ کی وادی اپنی تمام وسعتوں کے باوجود تنگ ہونا شروع ہو گئی۔ اس بات کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ کچھ عرصہ پہلے جہاں پورے گاؤں یا محلے میں صرف چند لوگوں کو حج بیت اللہ کی سعادت نصیب ہوتی تھی الحمد اللہ وہاں اب ہر دوسرے گھر میں کئی حجاج نظر آنے لگے ہیں لہٰذا یہ ضروری ہو گیا کہ حجاج کے رہائشی خیموں کو قدیم وادی منیٰ کی حدود سے باہر مزدلفہ کی حدود میں بھی نصب کیا جائے۔ لہٰذا سعودی حکومت نے مستند علماء کرام کے اجتہاد ر فتویٰ کی روشنی میں حجاج کے رہائشی خیموں کو قدیمی منیٰ کے بالکل ساتھ مزدلفہ کی حدود میں کبری فیصل تک بڑھا دیا ہے۔ مزدلفہ کی حدود میں وہ علاقہ جہاں حجاج کے رہائشی خیمے لگائے گئے ہیں عرفِ عام میں نیو منیٰ کہلاتا ہے اور یہاں عازمینِ حج کا ٹھہرنا ان کے منیٰ کے قیام کو ہی ظاہر کرتا ہے۔

منیٰ کی اہم سڑکیں:

منیٰ ایک وسیع وادی ہے اور یہاں لاکھوں افراد کے قیام کے لیئے انتظام کیا جاتا ہے۔ لہٰذا یہاں کئی بڑی اور چھوٹی سڑکوں کا ایک جال بچھا دیا گیا ہے۔ بڑی سڑکوں کو عربی زبان میں طریق کہتے ہیں اور منیٰ میں ہر طریق یعنی بڑی سڑک کا اپنا نام اور نمبر ہوتا ہے۔ یہ سڑکیں وادی منیٰ کے لمبے رخ یعنی شرقاً غرباً بنائی گئی ہیں۔ منیٰ کی چند اہم سڑکیں مندرجہ ذیل ہیں۔

طریق 38 الملک عبدالعزیز: یہ سڑک مسجد حرام سے منیٰ اور مزدلفہ سے ہوتے ہوئے عرفات تک جاتی ہے اور ریل کی پٹری کے بالکل نیچے چلتی ہے۔

طریق44القصر الملکی: یہ سڑک میدانِ عرفات سے شروع ہوتی ہے اور مزدلفہ سے ہوتے ہوئے کبری فیصل کے نیچے سے منیٰ میں داخل ہوتی ہے اور پھر طریق الملک عبد العزیز کے ساتھ چلتے ہوئے کبری عبد العزیز کے بعد طریق38میں ضم ہو جاتی ہے۔

طریق50الملک فیصل: یہ سڑک میدانِ عرفات کے مشرقی کنارے سے شروع ہوتی ہے اور طریق القصر الملکی کے شمال کی طرف اس کے ساتھ ساتھ چلتی ہے۔ پھر مزدلفہ سے ہوتے ہوئے منیٰ کے آخری حصے میں جمرات کے قریب ختم ہوتی ہے۔

طریق المشاۃ(پیدل چلنے کا راستہ): مشاۃ عربی زبان میں پیدل چلنے کو کہتے ہیں۔یعنی مکہ سے منیٰ اور منیٰ سے عرفات تک پیدل سفر کرنے والوں کی سہولت کے لئے بنائے گئے راستوں میں یہ پہلا بڑا پیدل راستہ ہے۔ زیادہ تر عازمینِ حج مزدلفہ سے منیٰ آتے ہوئے اسی راستے پر سفر کرتے ہیں۔ 10 ذی الحجہ کو جب عازمینِ حج مزدلفہ سے منیٰ اور پھر رمی جمرات کے لیئے اس راستے پر جاتے ہیں تو راستے میں سعودی قانون نافذ کرنے والے اداروں کے اہلکار عازمینِ حج کو فالتو سامان ساتھ لے جانے کی اجازت نہیں دیتے۔ کیونکہ اس سامان کی وجہ سے جمرات کے علاقے میں دوسروں کو ایذاء پہنچتی ہے اور حادثات کا خطرہ بھی ہوتا ہے۔ لہٰذا بہتر یہ ہوگا کہ مزدلفہ سے منیٰ پہنچنے کے بعد پہلے اپنا فالتو سامان یعنی بیگ، چٹائی اور چھتری وغیرہ اپنے خیمے میں رکھیں اور پھر رمی جمرات یعنی کنکریاں مارنے جائیں۔

طریق56الجوھرۃ: یہ سڑک بھی طریق مشاۃ کے ساتھ چلتے ہوئے عرفات سے منیٰ کے آخری حصے میں واقع جمرات تک جاتی ہے۔

طریق62سوق العرب: طریق سوق العرب بھی میدان عرفات کے مشرقی حصے سے شروع ہوتی ہے اور جبل الرحمہ کے پاس سے گزرتی ہے۔ طریق62میدانِ مزدلفہ اور وادی منیٰ سے گزرتے ہوئے جمرات کے قریب آکر ختم ہوتی ہے۔ منیٰ میں جنوب ایشیائی ممالک یعنی افغانستان، پاکستان، بھارت اور بنگلہ دیش کے عازمینِ حج کے خیمے طریق الجوھرۃ اور طریق سوق العرب پر ہی واقع

ہوتے ہیں۔ لہٰذا آپ کے لئے ان شاہراہوں سے اچھی طرح شناسائی کرلینا نہایت ضروری ہے۔

اہم نوٹ:

طریق الجوھرۃ، طریق سوق العرب اور طریق المشاۃ عرفات سے شروع ہوتی ہیں اور ان کے درمیان وقفہ کہیں زیادہ ہوجاتا ہے تو کہیں کم اور وادی محسر میں تو بالکل مل جانے کے بعد پھر علیحدہ ہوتی ہیں۔ لہٰذا عازمینِ حج 10 ذی الحجہ کی صبح مزدلفہ سے منیٰ کا سفر کرتے ہوئے جب وادیِ محسر پہنچتے ہیں تو ان کا غلطی سے اپنی مطلوبہ سڑک کی بجائے دوسری سڑک پر چلے جانے کا امکان بڑھ جاتا ہے۔ لہٰذا آپ کو وادی محسر میں ان سڑکوں کی نشاندہی کرنے والے بورڈوں اور نقشوں وغیرہ کی مدد سے یقین کرلینا چاہیئے کہ آپ مطلوبہ سڑک پر ہی سفر کررہے ہیں۔ بصورت دیگر اپنے خیمے کا راستہ کھو جانے کا اندیشہ بڑھ جائے گا۔

طریق 68 الملک فہد: یہ سڑک میدانِ عرفات کے مغربی کنارے پر واقع عرفات رِنگ روڈ سے شروع ہوکر مزدلفہ اور منیٰ کے شمالی حصے سے گزرتی ہے اور جمرات کے شمال سے گزرتے ہوئے مکہ مکرمہ میں داخل ہوتی ہے۔ منیٰ میں اس سڑک کے کنارے زیادہ تر افریقی اور عرب ممالک کے عازمینِ حج کے خیمے نصب ہوتے ہیں۔

چھوٹی سڑکیں: منیٰ میں مندرجہ بالا سڑکوں کو کئی چھوٹی رابطہ سڑکوں کے ذریعے جوڑا گیا ہے۔ ان سڑکوں کو عربی زبان میں شارع کہا جاتا ہے۔ ان میں سے ہر ایک سڑک کو اس کے زون کے مطابق نمبر الاٹ کیا گیا ہے۔ مثلاً شارع نمبر 5 / 21 میں 5 کا ہندسہ اس کے زون کو ظاہر کرتا ہے اور 21 سڑک کا نمبر ہے یعنی یہ زون 5 کی 21 نمبر شارع ہے۔ اسی طرح شارع 2/10 زون نمبر 2 کی 10 نمبر سڑک ہے۔ سڑکوں کو نمبر نگ میں ایک اور خاص بات سمجھنے کی یہ ہے کہ منی کی افقی (شرقاً غرباً) سڑکوں کا نمبر جفت ہندسہ اور عمودی (شمالاً جنوباً) سڑکوں کا نمبر طاق ہندسہ ہوتا ہے مثال کے طور پر شارع 714 شارع 716 اور شارع 718 زون نمبر 7 میں نسبتاً بڑی افقی سڑکیں ہیں اور شارع 717، شارع 735، شارع 737 چھوٹی عموداً سڑکوں کے ذریعے ان کے درمیان رابطہ مہیا کیا گیا ہے۔ اسی طرح منیٰ کے ہر زون میں عازمینِ حج کی

سہولت کے لئے چھوٹی بڑی سڑکوں کا نیٹ ورک موجود ہے۔ جن میں سے کچھ سڑکیں بوقتِ ضرورت بند بھی کر دی جاتی ہیں۔

مکتب نمبر:

منیٰ میں عازمینِ حج کے خیموں کو مختلف مکاتب میں تقسیم کیا جاتا ہے اور ہر مکتب کو ایک نمبر الاٹ کیا جاتا ہے۔ جنوب ایشیائی ممالک کے مکاتب منیٰ کے ایک ہی حصے میں ہوتے ہیں۔ کچھ مکاتب صرف پاکستانی حجاج کے لئے مخصوص ہوتے ہیں۔ جبکہ کچھ مکاتب میں پاکستان کے ساتھ دوسرے ایشیائی ممالک کے عازمینِ حج کے مشترک خیمے بھی ہوتے ہیں۔ مکاتب کے سلسلے میں چند اہم نکات مندرجہ ذیل ہیں:

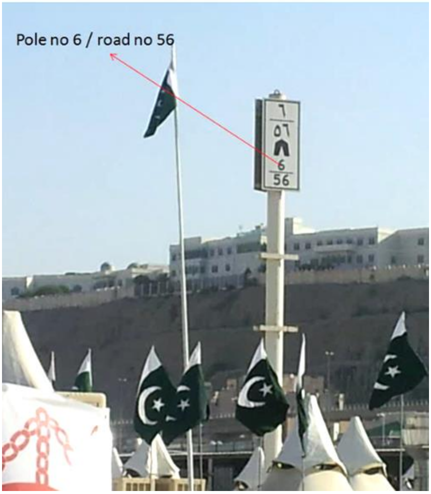
منیٰ کے اندر مکاتب کی جگہ کسی خاص ترتیب سے الاٹ نہیں کی جاتی لہٰذا ممکن ہے کہ مکتب نمبر 1 کے ساتھ مکتب نمبر 13 اور پھر مکتب نمبر 28 موجود ہو۔ پاکستانی مکاتب کے بڑے گیٹ کے سامنے مکتب نمبر کے بورڈ آویزاں کیے جاتے ہیں اور پاکستانی پرچم بھی لگائے جاتے ہیں۔ مکتب کے مین گیٹ کے ساتھ پول نمبر کا بورڈ بھی لگا ہوتا ہے۔

عازمینِ حج سے گزارش ہے کہ جب 8 ذی الحجہ کو مکتب کے ذمہ داران آپ کو پہلی بار اپنے مکتب میں لے جائیں تو اپنے مکتب کا محلِ وقوع اچھی طرح سمجھ لیں کہ یہ کس سڑک پر واقع ہے اور اس کا پول نمبر کیا ہے تاکہ جب بھی مکتب سے باہر جانا ہو تو آسانی سے واپس آسکیں۔

مکتب میں رہائش کے دوران مکتب کا جاری کردہ کارڈ ہمیشہ اپنے پاس رکھیں جو کہ مکتب میں داخلے کے وقت سیکورٹی پر مامور افراد کو دکھا کر ہی آپ اندر جاسکیں گے۔ مکتب کے اندر وضوخانے بنے ہوئے ہوتے ہیں اور نماز کے اوقات سے پہلے عموماً وہاں بھیڑ زیادہ ہو جاتی ہے۔ لہٰذا وضو کے لئے ایسے اوقات کا چناؤ کریں جب نسبتاً بھیڑ کم ہو۔ عموماً نمازوں کے بعد کے اوقات میں وضو خانوں پر بھیڑ کم ہوتی ہے۔ وضوخانوں میں لگی پانی کی ٹونٹی کا ہینڈل آرام سے کھولیں ورنہ پانی زیادہ پریشر سے باہر آئے گا اور حمام کے فرش سے لگنے کے بعد چھینٹیں آپ کے کپڑوں پر بھی پڑ سکتی ہیں۔

پول نمبر:

منیٰ میں حجاج کے رہائشی علاقے کو مختلف کیمپوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہر کیمپ کا ایک خاص نمبر ہوتا ہے جو ایک پول کے اوپر چھوٹے سے بورڈ پر نمایاں لکھا ہوتا ہے۔ یہ نہایت ہی اہم نشان ہے جو عازمینِ حج کی منیٰ میں رہنمائی کے لئے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اس پول پر خیمے کا نشان بنا ہوتا ہے۔ خیمے کے نشان کے اوپر عربی زبان میں اور نیچے انگریزی زبان میں پول نمبر لکھا ہوتا ہے۔ پول نمبر سے متعلق مندرجہ ذیل نکات اچھی طرح ذہن نشین کر لینے سے منیٰ میں نہ صرف اپنے خیمے کو تلاش کرنا آسان ہو جائے گا بلکہ دوسرے عازمینِ حج کی رہنمائی کر کے اجر و ثواب حاصل کرنا بھی ممکن ہو جائے گا۔



پول نمبر کسر اعداد کی شکل میں لکھے جاتے ہیں۔ مثلاً 56/6 کا اوپر والا ہندسہ کیمپ نمبر یا پول نمبر کو ظاہر کرتا ہے اور نیچے والا ہندسہ متعلقہ سڑک نمبر کو ظاہر کرتا ہے۔ یعنی پول نمبر 56/6 سڑک نمبر 56 کا 6 نمبر کیمپ کو ظاہر کرتا ہے۔

پول نمبر ہر چھوٹی بڑی سڑک کے دونوں کناروں پر کیمپ کے اندر لگے نظر آتے ہیں۔ ان نمبروں کی ابتداء ہر سڑک کے آغاز میں الٹے یعنی بائیں رخ کی طرف اس طرح سے ہوتی ہے کہ طاق نمبر کے پول سڑک کے بائیں طرف اور جفت نمبر کے پول سڑک کی دائیں طرف ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر آپ 56 سڑک کی ابتدا سے اس پر چلنا شروع کریں تو شروع میں ہی پول نمبر 1/56 آپ کے بائیں طرف ہو گا اور تھوڑی دیر بعد پول نمبر 2/56 آپ کے دائیں ہاتھ کی طرف آئے گا۔

کسی بھی سڑک پر کل پول نمبروں کی تعداد اس کی لمبائی پر منحصر ہوتی ہے۔ یعنی کسی چھوٹی

سڑک کے پولوں کی تعداد بڑی سڑک کے پولوں کی تعداد سے کم ہو گی۔ مثال کے طور پر سڑک نمبر 521 زون نمبر 5 کی ایک چھوٹی سڑک ہے لہٰذا اس کے پول نمبروں کی کل تعداد 9 ہے۔ یعنی آخری پول نمبر 9/56 ہے۔ اس طرح طریق 62 سوق العرب ایک بڑی سڑک ہے اس کے پول نمبروں کی تعداد 63 ہے۔ یعنی اس سڑک پر آخری پول نمبر 63/62 ہے۔

تمام بڑی سڑکوں کے پول نمبر جمرات کی طرف سے شروع ہوتے ہیں اور کبری فیصل کے پاس ختم ہوتے ہیں۔ لہٰذا اگر آپ اس سڑک پر کہیں بھی موجود ہیں اور آپ کو اپنے مکتب کا پول نمبر معلوم ہے تو آپ درست سمت جا کر اپنے خیمے میں جاسکتے ہیں۔

مکتب کے ذمہ داران ہر حاجی کو گلے میں لٹکایا جانے والا مکتب کارڈ یا کلائی پر باندھنے کے لئے پلاسٹک بینڈ دیتے ہیں۔ جس پر منیٰ اور عرفات کے پتے بمعہ پول نمبر درج ہوتے ہیں۔ انہیں حج کے ایّام میں اپنے پاس محفوظ رکھیئے اور اپنے خیمے کا راستہ کھو جانے کی صورت میں آپ کسی بھی ملک کے رضاکار یا معاون کو کارڈ/بینڈ دکھا کر راستہ معلوم کر سکتے ہیں۔

مکہ مکرمہ اور منیٰ میں ہسپتال:

عازمینِ حج کو علاج معالجے کی بہترین سہولیات میسر کرنے کے لئے نہ صرف حکومتِ پاکستان بلکہ سعودی حکومت بھی وسیع انتظامات کرتی ہے۔ اس مقصد کے لئے تمام طبی مراکز اور ہسپتالوں میں مفت سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔ ان سہولیات کی فراہمی کو مندرجہ ذیل دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

مکہ مکرمہ:

یہاں حجاج کی سہولت کے لئے کئی سعودی ہسپتال اور 75 طبی مراکز بنائے گئے ہیں اس کے علاوہ حکومت پاکستان کا میڈیکل حج مشن عازمینِ حج کے لئے ایک بڑا ہسپتال بھی قائم کرتا ہے جہاں ہر قسم کی سہولت موجود ہوتی ہے اس کے علاوہ مختلف بلڈنگز میں ڈسپنسریاں بھی بنائی جاتی ہیں جہاں ماہر ڈاکٹرز اور کوالیفائیڈ عملہ ہر وقت موجود ہوتا ہے جن کی نشاندہی تمام بلڈنگز میں کر دی جاتی ہے۔ شدید ایمرجنسی کی

صورت میں بلڈنگ میں موجود معاون یا چوکیدار کی مدد سے سعودی ہلالِ احمر کی ایمبولینس بلانے کے لئے 997 پر رابطہ کریں۔

منی / مزدلفہ / عرفات:

دورانِ حج ان مقاماتِ مقدسہ پر صرف سعودی حکومت طبی مراکز اور ہسپتال قائم کرتی ہے کسی اور حکومت کو طبی سہولیات مہیا کرنے کی اجازت نہیں ہوتی منی میں 6 بڑے ہسپتال اور 44 طبی مراکز قائم کئے جاتے ہیں جن کی نشاندہی مختلف سڑکوں پر بورڈ لگا کر کی جاتی ہے لہٰذا عازمینِ حج کو طبی سہولیات کے لئے اپنی رہائش گاہوں سے زیادہ دور نہیں جانا پڑتا۔ یہاں تمام سہولیات مفت فراہم کی جاتی ہیں منی میں بڑے ہسپتال مندرجہ ذیل ہیں:

نمبر شمار	نام ہسپتال	مقام
1	مستشفی الطواری	مسجد خیف کے پاس
2	مستشفی الواردی	زون 6 میں سڑک نمبر 616 پر
3	مستشفی الجدید	زون 2 میں سڑک نمبر 202 پر
4	مستشفالقوات المسلح	زون 7 میں طریق 44 القصر الملکی پر
5	مستشفی منیٰ الجسر	کبری عبد العزیز کے قریب
6	مستشفی الحرس الوطنی	طریق 44 القصر الملکی پر کبری عبد العزیز کے قریب

مشاعر مقدسہ (منی، مزدلفہ، عرفات) میں لگے رہنمائی کے لئے بورڈ:

مشاعر مقدسہ اور مکہ مکرمہ میں عازمینِ حج کی رہنمائی کے لئے سڑکوں، ہسپتالوں مسجدوں اور دیگر اہم مقامات کی نشاندہی کے لئے کئی قسم کے بورڈ لگائے جاتے ہیں ان بورڈوں کو عربی زبان میں لوحات کہا جاتا ہے ان میں سے چند اہم قسم کے بورڈ درج ذیل ہیں:

حدودبورڈ: یہ بورڈ بہت زیادہ اہمیت کے حامل ہیں اور یہ منی مزدلفہ اور عرفات کی حدود کا تعین کرتے ہیں یہ بورڈ مشاعر مقدسہ کی حدود کے آغاز اور اختتام پر لگائے جاتے ہیں منی کی حدود کو ظاہر کرنے کے لئے بنفشی رنگ، مزدلفہ کے لئے جامنی رنگ جبکہ میدان عرفات کی نشاندہی کے لئے پیلے رنگ کے بورڈ لگائے گئے ہیں ان تمام مقامات کی حدود کے آغاز پر بدایہ (یعنی ابتدا) لکھا ہوتا ہے اور حدود کے خاتمے والے بورڈ پر نہایہ (یعنی انتہا) لکھا ہوتا ہے یاد رکھیئے اگر آپ کو بدایہ عرفات، کا بورڈ نظر آرہا ہے تو آپ اس وقت میدان عرفات کی حدود سے باہر ہیں اور اگر آپ کو نھایہ عرفات کا بورڈ نظر آرہا ہے تو آپ عرفات کی حدود کے اندر موجود ہیں، یہی بات مزدلفہ اور منی میں حدود کی نشاندہی کرنے والے بورڈوں کے لئے بھی درست ہے۔

سڑکوں کی نشاندہی کے بورڈ: تمام اہم سڑکوں پر مختلف قسم کے بورڈ لگائے جاتے ہیں جن سے اس سڑک پر آنے والے اہم مقامات کے فاصلے اور اس سڑک سے دائیں بائیں جانے والی سڑکوں کے نام وغیرہ کا پتہ چلتا ہے عازمینِ حج اپنی منزل کے لئے درست راستے کا انتخاب کرتے وقت ان بورڈوں سے رہنمائی لے سکتے ہیں یعنی آپ سڑک پر جارہے ہیں اس سڑک پر آگے، دائیں اور بائیں جانے والی سڑکوں پر کون سے اہم مقامات کتنے فاصلے پر آئیں گے۔

قبلہ سمت بورڈ: یہ بورڈ منی، مزدلفہ اور عرفات میں قبلہ کی سمت ظاہر کرنے کے لئے لگائے گئے ہیں ان مقامات میں نماز کی ادائیگی سے قبل اتجاہ قبلہ کے بورڈ کو دیکھ کر قبلے کی سمت کا درست تعین کرلیں۔

میدانِ عرفات کا تعارف:

عرفات کا میدان مکہ مکرمہ سے مشرق میں حدود حرم سے باہر واقع ہے اس میدان کی لمبائی چار کلو میٹر اور چوڑائی کہیں تین تو کہیں چار کلو میٹر تک ہے یہاں عازمینِ حج کو سایہ فراہم کرنے کے لئے بے شمار درخت بھی لگائے گئے ہیں اسی میدان میں " جبل الرحمہ " نامی پہاڑی موجود ہے جہاں حضور ﷺ نے

خطبہ ” حجتہ الودا“ عارشاد فرمایا تھایہی وہ جگہ ہے جہاں حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت اماں حوانے جنت سے نکالے جانے کے بعد ایک دوسرے کو پہچانا تھااور ان کی توبہ بھی قبول ہوئی تھی یہاں کی بڑی مسجد کا نام مسجد نمرہ ہے جہاں حج کا خطبہ پڑھا جاتا ہے یہاں پر ٹرین کے تین اسٹیشن ہیں اس میدان میں 9 ذوالحجہ کو حاضر ہو کر دعائیں کرنا حج کا رکن اعظم ہے۔

عرفات کیلئے روانگی (۹ذوالحجہ):

9ذوالحجہ کی صبح، طلوع آفتاب کے بعد عرفات کیلئے روانہ ہونا ہے۔ انتہائی مجبوری یا معلم کے انتظام کی صورت میں فجر سے قبل پہنچ جانے پر بھی وقوف ادا ہو جاتا ہے۔ راستے مین تلبیہ، تکبیر، تہلیل کرتے رہیں۔ گو کہ عرفات پہنچنے کا وقت ظہر تک ہے تاہم رش کی وجہ سے دیر ہو جائے تو پریشان نہ ہوں۔

عرفات میں خطبۂ حج:

جو افراد مسجدِ نمرہ میں جا سکتے ہیں وہ مسجد میں امام کے پیچھے نماز پڑھیں اور جو نہ جا سکیں وہ اپنے خیموں میں ہی جماعت کروالیں یا اپنی نماز پڑھ لیں۔ میدانِ عرفات میں مسجدِ نمرہ میں حج کا خطبہ دیا جاتا ہے۔ ظہر اور عصر کی نمازیں ملا کر پڑھی جائیں گی، نمازیں قصر ہوں گی۔ ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ۔ دونوں نمازوں کے درمیان کوئی سنت اور نفل نہیں پڑھنے۔ (حنفی مسلک کے تحت خیموں میں نماز کی صورت میں ظہر اور عصر کی نمازیں الگ الگ اپنے اپنے اوقات میں پڑھی جائیں گی)۔

وقوفِ عرفات (فرض):

ظہر اور عصر کی نماز پڑھنے کے بعد مغرب تک قبلہ رُو ہو کر دُعائیں مانگیں اسے وقوفِ عرفات کہتے ہیں۔ ہاتھ اُٹھا کر مانگنا مسنون ہے۔ بیماری، ضعف اور بڑھاپے کی وجہ سے بیٹھ بھی سکتے ہیں۔ ذرا دیر بیٹھ جائیں اور پھر کھڑے ہو جائیں۔ عرفات کا وقوف حج کا لازمی رکن ہے چنانچہ یہ فوت ہو جائے تو حج ادا نہیں ہوتا۔ اس وجہ سے جو لوگ بیمار ہو جاتے ہیں اور ہسپتال میں ہوتے ہیں انہیں سعودی حکومت کی طرف سے

ایمبولینس کے ذریعے عرفات پہنچایا جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص مغرب سے ذرا دیر پہلے بھی عرفات پہنچ گیا اُس کا وقوف ہو گیا۔ عرفات میں آرام کی نیت سے اور بے کار وقت نہ گزاریں اور نہ ہی زیادہ کھانے پینے میں مشغول ہوں۔ حجاج کیلئے یوم عرفہ کا روزہ رکھنا ممنوع ہے۔ مغرب کی نماز عرفات میں نہیں پڑھنی خواہ روانگی میں دیر ہو جائے۔

میدانِ عرفات کی دُعا:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہی اسی کے لئے ہے، حمد کے لائق وہی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

مزدلفہ کیلئے روانگی:

عرفات کے میدان سے مغرب کے بعد نمازِ مغرب پڑھے بغیر بس یا ٹرین کے ذریعے روانگی شروع ہوتی ہے۔ اگر پیدل جانا ہے تو غروبِ آفتاب کے بعد روانہ ہو جائیں۔

مزدلفہ:

وادی مزدلفہ، منیٰ اور عرفات کے درمیان واقع ہے۔ مزدلفہ سے عرفات کا فاصلہ تقریباً سات کلو میٹر ہے یہاں کی بڑی مسجد کا نام مسجد مشعر الحرام ہے۔ مشعر الحرام نامی پہاڑ بھی یہیں واقع ہے، مزدلفہ میں بھی عرفات اور منیٰ کی طرح تین ہی ریلوے اسٹیشن ہیں یہاں بڑی تعداد میں طہارت خانے بھی موجود ہیں، مزدلفہ اگرچہ ایک وسیع وادی ہے لیکن 10 ذوالحجہ کی مغرب کے بعد جب عازمینِ حج عرفات سے مزدلفہ کا سفر کرتے ہیں تو رات کو یہاں تل دھرنے کی جگہ بھی نہیں ملتی۔

مزدلفہ میں قیام (واجب):

مزدلفہ پہنچ کر مغرب اور عشاء کی نمازیں اکٹھی کر کے پڑھنی ہیں۔ نمازیں قصر ہوں گی۔ جس وقت بھی مزدلفہ پہنچیں اطمینان سے نمازیں ادا کریں اور مزدلفہ کی رات آرام کریں، یہی مسنون ہے۔ رمی کیلئے مٹر کے دانوں کے برابر کم از کم 70 کنکریاں اکٹھی کر لیں۔ (10 ذی الحجہ کیلئے 7 کنکریاں، 11 اور 12 ذی الحجہ کیلئے 21, 21 اور اگر 13 ذی الحجہ کو بھی رمی کرنی ہے تو مزید 21 کنکریاں)۔ 10 ذی الحجہ کو صبح فجر کی نماز کے بعد، کچھ دیر قبلہ رُو کھڑے ہو کر دُعائیں مانگنا وقوفِ مزدلفہ کہلاتا ہے۔

مشاعر ٹرین:

گزشتہ چند سالوں سے منیٰ، مزدلفہ اور عرفات کے درمیان عازمینِ حج کے سفر کو آسان بنانے کے لئے ٹرین کا استعمال کیا جاتا ہے اس مقصد کے لئے ان مقامات کے درمیان ایک پل پر دوہری پٹری بچھائی گئی ہے۔ اس سلسلے میں اہم نکات درج ذیل ہیں:

منیٰ، مزدلفہ اور عرفات میں تین تین ریلوے اسٹیشن بنائے گئے ہیں ان اسٹیشنوں کو عرفات کے مشرقی کنارے کی طرف سے نمبر الاٹ کئے گئے ہیں، عرفات کے میدان میں مشرق کی طرف سب سے پہلا اسٹیشن عرفات اسٹیشن 1 ہے پھر عرفات اسٹیشن 2 اور عرفات اسٹیشن 3 ہے وادی منیٰ میں بھی مزدلفہ کی طرف پہلے ریلوے اسٹیشن کا نام منیٰ اسٹیشن 1 ہے منیٰ میں رہائش پذیر زیادہ تر پاکستانی عازمینِ حج یہی اسٹیشن استعمال کرتے ہیں اس کے بعد منیٰ اسٹیشن 2 ہے۔ یہ بھی کئی پاکستانی عازمینِ حج کے زیر استعمال آتا ہے اور آخر میں جمرات کے پاس منیٰ اسٹیشن 3 ہے رمی جمرات کے لئے آنے والے تمام حجاج اسی اسٹیشن پر اترتے ہیں۔

ہر اسٹیشن کے دونوں اطراف سے پلیٹ فارم بنائے گئے ہیں مسافروں کی حفاظت کے لئے ہر پلیٹ فارم اور ریل کی پٹڑی کے درمیان شیشے کی آڑ لگائی گئی ہے جس میں کئی دروازے بنائے گئے ہیں ٹرین جب رکتی ہے تو اس کے دروازے شیشے کی آڑ کے دروازوں کے بالکل سامنے ہوتے ہیں اور مسافروں کو ٹرین

میں سوار ہوتے وقت کسی دشواری کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔

ہر پلیٹ فارم پر تقریبا تین ہزار مسافروں کے کھڑے ہونے کی گنجائش ہوتی ہے، پلیٹ فارم پر جانے والے مسافروں کی تعداد کو گننے کے لئے تھرمل کیمرے لگائے گئے ہیں اور مطلوبہ تعداد پوری ہونے کے بعد پلیٹ فارم پر جانے والے مسافروں کو اس وقت تک روک لیا جاتا ہے جب تک وہاں پہلے سے موجود عازمینِ حج ٹرین پر سوار نہیں ہو جاتے۔

چونکہ پلیٹ فارم زمین سے کافی بلندی پر ہیں لہذا ان پر جانے کے لئے وسیع سیڑھیاں، متحرک زینے اور کشادہ لفٹوں کا انتظام کیا گیا ہے وہیل چیئر پر جانے والے خواتین وحضرات لفٹوں کی مدد سے پلیٹ فارم پر جاتے ہیں۔

ٹرین کی رفتار تقریبا 80 کلومیٹر فی گھنٹہ ہوتی ہے اور یہ منی سے عرفات کا سفر صرف 13 منٹ جبکہ عرفات سے مزدلفہ کا سفر صرف 7 منٹ میں طے کرتی ہے یوں جس سفر کو بسوں پر کئی گھنٹے درکار ہوتے ہیں ٹرین میں یہ چند منٹوں میں طے ہو جاتا ہے۔

مشاعر مقدسہ کے درمیان سفر کے دوران ٹرین اگرچہ چند منٹ لیتی ہے لیکن اس پر سوار ہونے کے لئے کافی انتظار کرنا پڑتا ہے ٹرین پر سوار ہونے والے مسافروں کی ان کے مکاتب کے حساب سے گروپ بندی کی جاتی ہے اور ان گروپوں کو مناسب وقفے کے بعد باری باری مکتب سے ریلوئے اسٹیشن پر لایا جاتا ہے یوں کچھ گروپ پلیٹ فارم پر انتظار کر رہے ہوتے ہیں تو کچھ گروپ سیڑھیوں پر منتظر ہوتے ہیں اس طرح بعد میں آنے والے گروپ قریبی سڑکوں پر موجود ہوتے ہیں اور جن کی باری ان کے بعد ہوتی ہے وہ اپنے مکاتب میں انتظار کر رہے ہوتے ہیں۔ فراغت وانتظار کے اوقات کو گزارنا صبر آزما ہوتا ہے لیکن اگر ان لمحات کو اللہ کے ذکر، تلبیہ اور استغفار میں گزاریں تو مشکل آسانی میں بدل جائے گی۔

ٹرین کے سفر پر جاتے وقت پانی کی بوتل، چھتری اپنے پاس ضرور رکھیں تاکہ دھوپ سے بچ سکیں اور پیاس کی صورت میں پانی بھی آپ کے پاس موجود ہو۔

ایام حج شروع ہونے سے پہلے مکتب کے ذمہ دار افراد عازمینِ حج کی بلڈنگ میں آکر انہیں ٹرین

کی ٹکٹ دے دیتے ہیں یہ ایک پلاسٹک بینڈ ہوتا ہے جو کلائی پر باندھ کر محفوظ کر لیا جاتا ہے اور حج کے 5 دنوں کے لئے قابل استعمال ہوتا ہے۔

ٹرین پر سوار ہونے کے لئے پلیٹ فارم پر جاتے وقت ٹرین پر سوار ہوتے وقت اور اسی طرح اترتے وقت صبر کا دامن کبھی بھی ہاتھ سے نہ چھوڑیں ورنہ دھکم پیل کی وجہ سے حادثات کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ منی سے عرفات کے سفر میں ٹرین سے اترنے کے بعد مکتب کے ذمہ دار افراد یا رضاکاروں کی رہنمائی میں اپنے مکتب کے لئے مخصوص خیموں میں چلے جائیں اور وہاں بھی خشوع و خضوع کے ساتھ عبادات کرتے ہوئے یومِ عرفہ کا نہایت ہی قیمتی دن بسر کریں۔

مزدلفہ میں چونکہ خیمے نہیں ہوتے اور یہ رات کھلے آسمان کے نیچے بسر کرنا سنت ہے لہذا عرفات سے مزدلفہ کے سفر کے بعد ٹرین سے اترنے کے بعد اسٹیشن کے قریب ہی نہ بیٹھنا شروع کر دیں بلکہ تھوڑا دور جائیں تا کہ بعد میں آنے والے عازمینِ حج کو جگہ آسانی سے دستیاب ہو۔

منیٰ کیلئے روانگی (۱۰ ذوالحجہ):

10 ذی الحجہ کی صبح کی نماز فجر اور وقوف مزدلفہ کے بعد سورج طلوع ہونے سے قبل منی روانگی ہو گی۔

جمرات:

جمرات لفظ جمرہ کی جمع ہے وادی منی کے مغربی حصے میں جمرات کو ظاہر کرنے کے لئے ایک بہت بڑی چار منزلہ عمارت بنائی گئی ہے یہ عمارت مسجد خیف کے قریب خالد کبری سے تقریبا ایک کلومیٹر کے فاصلے پر منی سے مکہ مکرمہ کی طرف واقع ہے یہاں گراؤنڈ فلور سمیت پانچ منازل پر بیک وقت رمی کی جاسکتی ہے ہر منزل پر رمی کے لئے جانے کے مختلف راستے ہیں جمرات کی عمارت میں داخل ہونے والے راستے اس عمارت سے منی کی طرف ہیں اور باہر نکلنے والے راستے اس سے مکہ مکرمہ کی طرف ہیں عمارت کے اندر تین جمرات ہیں ان کے نام جمرہ صغرہ، جمرہ وسطیٰ اور جمرہ عقبہ ہیں، عمارت میں داخل ہونے کے تقریبا 150 میٹر

بعد سب سے پہلے جمرہ صغریٰ (چھوٹا جمرہ) ہے اس کے 150 میٹر بعد جمرہ وسطیٰ (درمیانہ جمرہ) اور پھر اس کے 190 میٹر کے فاصلے پر جمرہ عقبہ (بڑا جمرہ) واقع ہے۔

حجاج کو سعودی عرب میں قیام کے دوران اپنے گروپ کے ساتھ رہنا چاہیے اور رمی کے لیے مکتب کی طرف سے دیے گئے اوقات کی سختی سے پابندی ہونی چاہیے۔ حجاج کرام کی رمی کے لیے روانگی کے وقت مکتب اور معاونین کا عملہ حجاج کرام کو منظم رکھنے کے لیے موجود ہونا چاہیے۔ اس سے 10 ذی الحجہ کو کسی بھی ناخوشگوار واقعہ سے بچنے میں مدد ملے گی۔

معذور، ویل چیئر پر سوار، اور بچے رمی کے لیے شریعت کے مطابق اپنی جگہ اپنے گروپ کے مرد حضرات میں سے کسی کو اپنا وکیل بنا سکتے ہیں۔ سعودی تعلیمات میں مشورہ دیا گیا ہے کہ 50 فیصد حجاج کو 13 ذی الحجہ تک منی میں رہنا چاہیے۔ مکتب کی طرف سے دی گئی ہدایات پر عمل کرنا ضروری ہے اور حجاج کو مکاتب کے شیڈول کے مطابق مکہ مکرمہ کی عمارتوں کی طرف روانہ کیا جائے گا۔

جمرۂ عقبہ کی رمی: (واجب / 10 ذی الحجہ)

جن مقامات پر کنکریاں ماری جاتی ہیں انہیں جمرات کہتے ہیں۔ رمی کے معنی مارنا ہے اور کنکریوں کو جمار کہتے ہیں۔ جن تین مقامات پر رمیٔ جمار ہوتی ہے انہیں جمرۂ عقبہ، جمرۂ وسطی اور جمرۂ اولیٰ یا اُخریٰ کہتے ہیں۔ 10 ذوالحجہ کو منیٰ پہنچ کر صرف جمرۂ عقبہ کی رمی کرنا واجب ہے۔ مسنون وقت طلوع آفتاب سے زوال آفتاب تک ہے لیکن علماء کے فتاوٰی کے مطابق موجودہ حالات کے پیشِ نظر مغرب تک بلکہ مغرب کے بعد بھی بلا کراہت جائز ہے (ضعیف، عورتوں اور بچوں کی طرف سے وکیلِ رمی کر سکتے ہیں)۔ رمی سے پہلے تلبیہ پڑھنا بند کر دیں (تلبیہ حج کے احرام کی نیت کرنے کے بعد شروع کیا جاتا ہے اور اس مقام پر تلبیہ پڑھنا ختم ہو جاتا ہے)۔ رمی کیلئے کنکریاں مٹر کے دانوں کے برابر ہوں۔ بڑے بڑے پتھر نہیں مارنے چاہئیں اور نہ ہی جوتے یا کوئی اور چیز۔ رمی کے وقت اکثر حادثات ہوتے ہیں، یہاں بہت احتیاط کریں اور

اپنے ساتھ سامان لے کر مت جائیں۔ جس راستے سے جا رہے ہوں اس پر واپس نہ مڑیں۔ رش کے باعث راستے میں کھڑے ہونے یا بیٹھنے سے بھی گریز کریں۔

رمی جمار کی دُعا: رمیِ جمرات کے وقت دائیں ہاتھ سے ہر کنکری مارتے وقت بِسۡمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکۡبَرۡ کہنا مسنون ہے۔

جمرات سے متعلق اہم نکات درج ذیل ہیں:

پاکستانی عازمینِ حج منی سے جمرات کی طرف پیدل جاتے ہوئے طریق المشاۃ 1 (پیدل چلنے والا راستہ) طریق الجوہرہ یا طریق سوق العرب سے گزرتے ہیں اگر ٹرین کے ذریعے جائیں تو منی اسٹیشن 3 پر اترتے ہیں۔

منی سے جمرات کو آنے والی تمام سڑکیں عازمینِ حج کو جمرات عمارت کی مختلف منازل پر لے جاتی ہیں طریق الجوھرہ اور طریق سوق العرب پر جانے والے حجاج گراؤنڈ فلور پر رمی کرتے ہیں۔ طریق المشاۃ 1 (پیدل چلنے والا راستہ) ایک ڈھلوان کے ذریعے پہلی منزل پر جاتا ہے اور ٹرین پر جانے والے حضرات بالائی منزل پر رمی کرتے ہیں۔

اگر عازمینِ حج طواف زیارت کرنے کے بعد مکہ مکرمہ سے واپسی پر پیدل چلنے والا راستہ استعمال کریں تو تقریباً 6 کلو میٹر چلنے کے بعد وہ جمرات کے پاس پہنچتے ہیں اگر کسی نے اس دن کی رمی کرنا ہو تو اسی راستے پر بنے ہوئے ڈھلوان راستے عازمینِ حج کو جمرات عمارت کی دوسری منزل پر لے جاتے ہیں دوسرے فلور پر رمی کرنے کے بعد اگر عازمینِ حج عزیزیہ جانا چاہیں تو دوسری منزل کے مخرج سے نکل کر ایک سرنگ کا راستے استعمال کرتے ہوئے وہ اپنی بلڈنگ میں جا سکتے ہیں۔

جمرات عمارت کی تیسری منزل پاکستانی عازمینِ حج کے زیر استعمال نہیں آتی، اس منزل پر آنے والے راستے منی کے اس حصے سے آتے ہیں جہاں صرف دوسرے ممالک کے عازمینِ حج رہائش پذیر ہوتے ہیں۔

ٹرین کے ذریعے رمی جمرات کو آنے والے عازمینِ حج منیٰ سے اپنے نزدیکی ریلوے اسٹیشن یعنی منی اسٹیشن 1 یا منی اسٹیشن 2 سے ریل پر سوار ہوتے ہیں اور منی اسٹیشن 3 (جو جمرات کے قریب ہے) پر اتر جاتے ہیں یہاں سے ایک ڈھلوان نما پل پر تقریبا 600 میٹر پیدل چلنے کے بعد وہ جمرات عمارت کی بالائی منزل پر پہنچتے ہیں وہاں تینوں جمرات پر باری باری رمی کر لینے کے بعد اپنے بائیں ہاتھ بنے ہوئے پل کے اوپر سے جانے والا راستے اختیار کرتے ہوئے واپس منی اسٹیشن 3 پر چلے جاتے ہیں۔

بالائی منزل پر رمی سے فارغ ہو کر پل والا راستہ اختیار کرنے والے بزرگ خواتین و حضرات اور بچوں کو اسٹیشن پہنچانے کے لئے چھوٹی گاڑیوں کا بندوبست بھی ہوتا ہے پیدل چلنے والے عازمینِ حج طریق الملک عبد العزیز کو پار کرتے ہیں اور پھر آٹو میٹک سیڑھیوں کے ذریعے اسٹیشن جانے والے راستے پر جاسکتے ہیں۔

رمی جمرات کے دونوں اطراف سے کی جاسکتی ہے لیکن اگر آپ رمی کرتے وقت جمرے کی طرف اس طرح رخ کریں کہ منی آپ کے دائیں ہاتھ کی طرف اور مکہ مکرمہ بائیں ہاتھ کی طرف ہو تو آپ کا یہ عمل سنت کے مطابق ہو گا اور جمرات سے واپسی کے لئے اپنے الٹے ہاتھ والا راستہ لینا آسان ہو گا یہ راستہ طریق الجوھرۃ، طریق سوق العرب، زون 5 اور زون 7 میں رہنے والے حجاج کو آسانی سے اپنے خیموں کی طرف لے جائے گا اگر منی کے ان علاقوں میں رہنے والے حجاج نے واپسی پر جمرات کے دائیں طرف سے آنے والا راستہ اختیار کیا تو وہ انہیں اپنے خیموں سے زیادہ دور لے جائے گا۔

رمی کرتے وقت خیال رکھنے کی ایک خاص بات یہ ہے کہ جمرے سے تھوڑا دور سے ہوتے ہوئے اس کے اگلے حصے میں جاکر رمی کریں وہاں عموماً رش بہت کم ہوتی ہے۔

جمرات سے واپسی پر بائیں طرف نکلنے والے حضرات طریق 50 الملک فیصل پر آکر نکلیں گے اور مسجد خیف کے پاس سے گزر کر کبری ملک خالد کے نیچے سے گزریں گے یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ آپ جس راستے سے واپس جارہے ہیں آپ نے رمی کے لئے آتے وقت وہ راستہ اختیار نہیں کیا تھا بلکہ جس راستے سے آپ رمی کے لئے آئے تھے وہ اب آپ کے بائیں ہاتھ کی طرف ہے کیونکہ بھگدڑ اور

دھکم پیل سے بچنے کے لئے رمی کے لئے آنے والے راستوں پر واپس جانا سعودی حکام کی طرف سے بند کر دیا جاتا ہے اب آپ کو کافی دور تک واپسی کے لئے دوسرا راستہ اختیار کرنا ہوگا اور بائیں طرف جانے کے لئے جو بھی پہلی رابطہ سڑک کھلی ملے نہایت ذہانت کے ساتھ اسے اختیار کرتے ہوئے اپنی مطلوبہ سڑک یعنی طریق الجوھرہ یا طریق سوق العرب کی طرف جائیں لہذا خیال رکھیں کہ جمرات سے رمی کرنے کے بعد اپنے خیمے میں واپس جاتے ہوئے جوں ہی آپ مسجد خیف کے پاس سے ہو کر کبری خالد کے نیچے سے گزرتے ہیں تو بائیں طرف اسی کبری کے اوپر جانے کے لئے ڈھلوان بنی ہے اس سے کبری کے اوپر جائیں اور تھوڑی دیر کبری پر سیدھے رخ چلنے کے بعد پہلی ہی ڈھلوان سے دائیں طرف نیچے اتر جائیں اس طرح آپ طریق الجوھرہ پر پہنچ جائیں گے اور پھر یہاں سے اگر آپ کو طریق سوق العرب پر جانا ہے تو رابطہ سڑک 209 استعمال کرتے ہوئے آپ اپنی منزل مقصود پر جاسکتے ہیں۔

زون نمبر 6 میں کویتی مسجد کے آس پاس رہائش پذیر عازمینِ حج رمی سے فارغ ہونے کے بعد واپسی پر اپنے دائیں ہاتھ والا راستہ اختیار کریں اور طریق الملک فہد پر سے ہوتے ہوئے اپنے خیموں میں پہنچیں۔

رمی کرنے کے بعد اگر آپ جمرات بلڈنگ کے دائیں طرف سے باہر نکلیں گے تو آپ طریق الملک فہد پر چلتے ہوئے کبری ملک خالد کی طرف بڑھیں گے جس راستے سے آپ رمی کے لئے جمرات پر آتے تھے اب واپس اس پر جانے کے لئے کبری ملک خالد کے قریب پہنچ کر ایک ڈھلوان نما پل کا راستہ اختیار کرتے ہوئے کبری ملک خالد کے اوپر چلے جائیں پل کے اوپر پہنچ کر تھوڑا سیدھے ہاتھ کی طرف چلیں اور دائرہ نما ڈھلوان پر چلتے ہوئے پل سے نیچے اتر جائیں یوں آپ سڑک نمبر 56 طریق الجوھرہ پر پہنچ کر اپنے خیموں کی طرف جاسکتے ہیں۔

قربانی (واجب / 10 ذوالحجہ):

قربان گاہ پر جا کر خود قربانی کرنا آج کل نہایت مشکل اور تھکا دینے والا عمل ہے۔ وزارتِ مذہبی امور نے عازمینِ حج کی سہولت کیلئے حج درخواست کے ساتھ قربانی کی رقم کی وصولی کا بندوبست کیا ہے جس

کے کوپن حجاج کو سعودی عرب میں ان کی رہائش گاہوں پر حج سے پہلے دے دیئے جاتے ہیں۔ ان پر قربانی کا وقت درج ہوتا ہے۔ اس وقت تک انتظار کے بعد حلق یا قصر کروایا جائے۔ تاہم وقت معلوم نہ ہو تو رمی کے بعد حلق یا قصر کرواسکتے ہیں (حنفی مسلک کے مطابق اگر قربانی سے پہلے حلق یا قصر کروایا تو دم واجب ہو گا)۔ نیز جو عازمینِ حج سعودی عرب میں اپنے طور پر قربانی کرنا چاہیں یا کسی وجہ سے دَم کی ادائیگی کرنا چاہیں ان کی سہولت کیلئے حرم کے باہر سعودی اداروں کے مخصوص کاؤنٹرز پر بھی رقم جمع کرواکر قربانی / دَم کے ٹوکن حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

حلق یا قصر (واجب / ۱۰ ذوالحجہ):

جمرۂ عقبہ (بڑا شیطان) کی رمی سے واپس آکر حلق (سر منڈوانا) یا قصر (کم از کم ایک انگلی کے پورے کے برابر یا اس سے زیادہ بال کم کروانا) کروالیں۔ اگر پہلے عمرہ کے بعد حلق کروایا تھا پھر بھی دوبارہ اُسترا پھروانا ہوگا اور اس کا وہی ثواب ہوگا۔ خواتین انگلی کے ڈیڑھ پور یا ڈیڑھ انچ کے برابر بال کٹوائیں۔ ایک دوسرے کے بال کاٹ سکتے ہیں کیونکہ یہ احرام سے باہر آنے کا وقت ہے۔ حلق یا قصر کے بعد ناخن بھی ترشوانا مستحب ہے۔

احرام کو کھول کر عام لباس پہننا (10 ذی الحجہ):

حلق یا قصر کے بعد احرام کا لباس تبدیل کر کے عام لباس پہن لیں۔ نہا دھو کر میل کچیل صاف کرلیں۔ اب احرام کی دیگر پابندیاں ختم ہو گئیں سوائے ازدواجی تعلقات کی ادائیگی کے، جس کی پابندی طوافِ افاضہ یا طوافِ زیارت کے بعد ختم ہو گی۔ (حج کے دوران اُس دن عید کی نماز پڑھنی ہوتی ہے اور مذہبی عید منانے کا کوئی تصور ہے۔)

طواف زیارت کے لئے جانے والے راستے:

جب بھی 10 اور 12 ذوالحجہ کے درمیان آپ کو اپنی سہولت کے مطابق منیٰ سے مکہ مکرمہ طواف

زیارت کے لئے جانا ہو تو آپ پیدل بھی جاسکتے ہیں اور بس، ٹیکسی پر بھی لیکن اگر صحت اجازت دے تو پیدل جانا بہت بہتر ہے، نوجوانوں کو تو ہر صورت پیدل راستہ اختیار کرنا چاہیئے کیونکہ بس، ٹیکسی والے ایک تو ان دنوں میں کرایہ بہت زیادہ لیتے ہیں دوسرا ٹریفک کی بھیڑ کی وجہ سے بہت زیادہ وقت لگادیتے ہیں اور پھر آپ کو حرم سے کافی فاصلے پر اتار دیتے ہیں کیونکہ ٹریفک کی پابندیوں کی وجہ سے حرم کے قریب جانا ممکن نہیں ہوتا، اسی طرح حرم سے (طواف زیارت کرنے کے بعد) منیٰ آتے ہوئے وہاں سے دور کسی انجانی جگہ پر اتار دیں گے اور آپ کو اپنے خیمے میں پہنچنا انتہائی دشوار ہو جائے گا، طواف زیارت کے لئے مندرجہ ذیل نکات اچھی طرح ذہن نشین کرلیں:

منیٰ سے جمرات تک جانے والی سب سڑکیں جمرات کے قریب آپس میں مل جاتی ہیں اور جمرات کی عمارت سے سیدھے آگے جائیں تو تھوڑی دیر بعد بائیں ہاتھ پر سرنگ سے ایک سڑک نکل رہی ہے جو حرم تک پیدل جانے والوں کے لئے بنائی گئی ہے اس سڑک کا زیادہ تر حصہ چھتا ہوا ہے اور عازمین حج کو سایہ مہیا کرتا ہے، سڑک کے دونوں اطراف ٹھنڈے پانی کے کولر بھی نصب کیے گئے ہیں، طواف زیارۃ کے لئے اس سڑک پر پیدل جانا بہترین طریقہ ہے عمر رسیدہ افراد جو زیادہ پیدل نہ چل سکتے ہوں جہاں تھک جائیں تو تھوڑی دیر آرام کریں اور تھوڑی دیر کیلئے سستا لینے کے بعد سفر دوبارہ شروع کردیں اس طرح وقفوں سے پیدل سفر کرنا گاڑی پر سفر کرنے سے بدرجہا بہتر ہے۔

اگر آپ کا خیمہ جمرات سے زیادہ فاصلے پر ہو اور پیدل حرم شریف جانا مشکل ہو تو آپ جمرات تک کا سفر ٹرین پر کریں اور منیٰ اسٹیشن 3 پر اترنے کے بعد جب آپ ڈھلوان نما پل کے ذریعے جمرات کی طرف جاتے ہیں تو تقریبا 300 میٹر چلنے کے بعد یہ راستہ طریق ملک عبد العزیز سے مل جاتا ہے اور اس کے دائیں طرف سے آپ طریق الملک عبد العزیز پر آسانی سے جاسکتے ہیں، یہاں سے حرم جانے والی بسیں مل جاتی ہیں جو آپ کو حرم سے تھوڑے فاصلے پر اتار دیں گی، جہاں سے آپ پیدل حرم جاسکتے ہیں۔

طواف زیارت جانے کے لئے اگر آپ کو بس، گاڑی پر جانا ناگزیر ہو تو آپ کو یہ سہولت کبریٰ

الملک خالد، کبری الملک عبدالعزیز کبری الملک فیصل سے آسانی سے مل جائے گی جو بھی کبری آپ کے خیمے / مکتب سے نزدیک ہو وہاں سے حرم جانے والی گاڑی آپ کو مل جائے گی۔

طواف زیارت / طوافِ افاضہ کیلئے روانگی: (فرض / 10 ذوالحجہ)

قرآن پاک میں ارشاد ہے: "اور چند مقرر دنوں میں اُن جانوروں (کی قربانی) پر اللہ کا نام لیں جو اُس نے انہیں بخشے ہیں، خود بھی کھائیں اور تنگ دست محتاج کو بھی دیں پھر اپنا میل کچیل دور کریں اور اپنی نذریں پوری کریں اور اس قدیم گھر کا طواف کریں۔" (الحج 28-29)

(ترجمہ) "میل کچیل دُور کریں" یعنی یومُ النَّحر (10 ذی الحجہ) کو قربانی سے فارغ ہو کر حجامت کرائیں، نہائیں، دھوئیں اور اب وہ پابندیاں ختم ہو گئیں جو احرام کی حالت میں عائد ہو گئی تھیں۔ جب کہ دوسری تمام پابندیاں تو ختم ہو جاتی ہیں، مگر بیوی کے پاس جانا اس وقت تک جائز نہیں ہو تا جب تک حاجی طوافِ زیارت نہ کر لے۔ اُوپر کی آیت میں "اس قدیم گھر کا طواف کریں" سے مراد طوافِ زیارت ہے جو یومُ النَّحر کو قربانی کرنے اور احرام کھول دینے کے بعد کیا جاتا ہے۔ خیال رہے کہ طوافِ زیارت اپنے روزمرہ کے کپڑوں میں کیا جاتا ہے۔ طوافِ زیارت کا افضل وقت دسویں ذوالحجہ ہے اور بارھویں تاریخ تک بارھویں کا آفتاب غروب ہونے سے پہلے پہلے کر لیا جائے تو جائز ہے اور اگر بارھویں تاریخ گزر گئی اور طوافِ زیارت نہیں کیا تو تاخیر کی وجہ سے دم دینا واجب ہو گا اور طواف بھی فرض رہے گا۔ یہ طواف کسی حال میں ساقط نہیں ہو تا اور نہ اس کا کوئی بدل دے کر ادا ہو سکتا ہے، بلکہ آخر عمر تک اس کی ادائیگی فرض رہتی ہے اور جب تک اس کو ادا نہیں کیا جائے گا، بیوی سے متعلق پابندیاں بر قرار رہیں گی۔ آپ نے جب طوافِ زیارت کر لیا تو اب احرام کی تمام پابندیاں ختم ہو گئیں بیوی سے متعلق جو پابندیاں تھیں وہ بھی ختم ہو گئیں۔ اب آپ کے لئے جو کچھ احرام کھولنے سے پہلے حرام تھا وہ سب حلال ہو گیا۔

محترم خواتین کے لئے کچھ ایسی قدرتی حالتیں ہوتی ہیں جو انہیں فطری طور پر پیش آتی ہیں جن کی وجہ سے ان کے لئے مسجد میں داخل ہونا، نماز پڑھنا اور تلاوتِ قرآن ممنوع ہو جاتا ہے۔ اگر حج میں ایسی

صورت پیش آ جائے تو وہ حج کے تمام امور انجام دیں۔ صرف طواف اس وقت تک نہ کریں جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں۔ اس تاخیر سے ان پر دم واجب نہیں ہوتا اور نہ کسی طرح کا گناہ ہوتا ہے۔

طواف زیارت کے بعد صفاو مروہ کے درمیان کی سعی:(واجب)

آپ نے حج کا جو احرام باندھا تھا وہ تمتع کا تھا اور جس میں وقوفِ عرفات سے پہلے یعنی مکہ پہنچ کر آپ نے صرف عمرہ کی سعی کی تھی حج کی سعی نہیں کی تھی اس لئے طوافِ زیارت کے بعد آپ پر صفاو مروہ کے درمیان سعی واجب ہے۔ یہ سعی آپ بغیر احرام کے اپنے روز مرّہ کے کپڑوں میں کریں گے کیونکہ احرام اس سے پہلے ختم ہو جاتا ہے۔

اَلحمدللہ دسویں ذوالحجہ کے سارے کام انجام پا گئے۔ اللہ تعالی کا شکر ادا کیجیے کہ اس نے آپ کو زندگی کا اتنا بڑا اعزاز بخشا۔ اپنے گھر میں بلایا، اپنے در کو چھونے کا موقع دیا، میدان عرفات میں قیام کی سعادت عطا کی۔ اب آپ مکمل طور پر احرام کی پابندیوں سے فارغ ہو گئے۔ طواف سے فارغ ہو کر پھر منی چلے جایئے، رات ہر حالت میں منٰی ہی میں گزارنی ہے چاہے رات کو کسی بھی حصے میں طواف سے فارغ ہوں۔ طوافِ زیارت کے بعد دو رات اور دو دن منٰی میں قیام کرنا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے:

”یہ گنتی کے چند روز ہیں، جو تمھیں اللہ کی یاد میں بسر کرنے چاہئیں، پھر جو کوئی جلدی کر کے دو ہی دن میں واپس ہو گیا تو کوئی حرج نہیں اور جو کچھ دیر زیادہ ٹھہر کر پلٹا تو بھی کوئی حرج نہیں، بشرطیکہ یہ دن اس نے ”تقوی“ کے ساتھ بسر کیے ہوں، اللہ کی نافرمانی سے بچو اور خوب جان رکھو کہ ایک روز اس کے حضور میں تمہاری پیشی ہونے والی ہے“۔(البقرۃ:203)

یعنی ایام تشریق میں منٰی سے مکے کی طرف واپسی خواہ 12 ذی الحجہ کو ہو یا 13 ذی الحجہ کو، دونوں صورتوں میں کوئی حرج نہیں۔ اہمیت اس کی نہیں کہ تم کتنے دن ٹھہرے بلکہ اس بات کی ہے کہ جتنے دن

ٹھہرے ان میں اللہ کا ذکر کرتے رہے یا صرف سیر و تفریح یا فضول باتوں میں وقت ضائع کیا۔

11 ذی الحجہ حج کا چوتھا دن: (منیٰ میں قیام، کنکریاں مارنا روا جب)

اگر آپ کسی وجہ سے یا زیادہ ہجوم کی وجہ سے دس تاریخ کو قربانی یا طوافِ زیارت نہیں کر سکے تو آج کر لیں۔ گیارہ، بارہ، تیرہ ذوالحجہ کو مناسک کی اصطلاح میں " ایامِ رمی " یعنی (شیطانوں کو کنکریاں مارنے کے دن) کہتے ہیں۔ اس لئے ان دنوں میں رمی ہی وہ عبادت ہے جس کے لئے منٰی میں قیام کرنا سنتِ مُوکدّہ ہے اور بعض علماء کے نزدیک واجب ہے اور منٰی سے باہر مکہ مکرمہ یا کسی اور جگہ رات گزارنا ممنوع ہے۔

رمی (شیطانوں کو کنکریاں مارنا):

آج کے دن یعنی گیارہ ذوالحجہ کو تین جمروں کی رمی کرنا ہے، منٰی کی بڑی مسجد سے جس کا نام مسجدِ خیف ہے، اگر آسانی سے ہو سکے اور آپ مسجد کے قریب قیام پذیر ہیں تو زوال کے بعد ظہر کی نماز جماعت کے ساتھ مسجد خیف میں یا اپنی قیام گاہ پر ادا کریں اور رمی (کنکریاں مارنے) کے لئے نکل جائیں۔ آج رمی (کنکریاں مارنے) کا وقت زوالِ آفتاب سے شروع ہو کر غروبِ آفتاب تک ہے۔ اور اب مغرب کے بعد بھی جائز ہے، صبح صادق سے پہلے تک۔ راستہ میں سب سے پہلے " جمرہ اُولیٰ " آئے گا، بالکل اسی طرح جس طرح جمرہ عقبہ کی رمی کی تھی، اس پر سات کنکریں ماریں اور ہر کنکری پر بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُ اَكْبَر " اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، اللہ سب سے بڑا ہے۔ " پڑھیئے۔ رمی کے بعد ذرا بائیں جانب کو ہٹ کر قبلہ رُخ کھڑے ہو کر دُعا کریں۔ توبہ و استغفار اور تسبیح و ذِکر کے بعد درود شریف پڑھیں۔ اپنے لئے دُعا مانگیں، اپنے رشتہ دار اور دوست احباب کے لئے دُعا مانگیں۔ اگر رش زیادہ ہو تو آگے بڑھ جائیں۔ اور اس کے بعد " جمرہ وُسطیٰ " پر آئیں اور اسی طرح سات کنکریاں اس کو ماریں جس طرح " جمرہ اُولیٰ " پر ماری ہیں اور ذرا بائیں جانب کو ہٹ کر قبلہ رُخ ہو کر دُعا مانگیں اور اتنی دیر ہی ٹھہریں جتنی دیر " جمرہ اُولیٰ " پر ٹھہرے تھے۔ اس کے بعد "جمرہ عقبہ " پر آئیں۔ اسی طرح سات کنکریاں اس کو بھی ماریں جس طرح پہلے

ماری تھیں۔ مگر اس جمرہ پر ٹھہرنے یا دُعا مانگنے کی کوئی سند نہیں ملتی۔ اس کے بعد سیدھے اپنی قیام گاہ پر چلے جائیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی کیا تھا۔

12 ذی الحجہ۔ حج کا پانچواں دن: (قیامِ منیٰ، کنکریاں مارنا، واجب)

اگر آپ نے قربانی یا طوافِ زیارت گیارہ ذوالحجہ کو بھی نہیں کیا تو آج کر سکتے ہیں، آج کا مخصوص کام تینوں جمرات کو زوال کے بعد رمی کرنا (کنکریاں مارنا) ہے۔ بالکل اسی ترتیب سے اور اسی طریقے سے جس طرح آپ کل کر چکے ہیں۔

گیارہ اور بارہ تاریخ کو رمی کا وقت زوال کے بعد سے شروع ہوتا ہے۔ اس سے پہلے رمی کرنا جائز نہیں۔ زوال کے بعد سے غروب آفتاب تک جائز ہے لیکن بے پناہ ہجوم کی وجہ سے اگر آپ رمی نہ کر سکیں تو مغرب کے بعد صبح صادق سے پہلے تک جائز ہے (آج کل بعض عرب علمائے کرام نے شدید بھیڑ کی صورت میں زوال سے پہلے بھی رمی کا فتوٰی دیا ہے)، نیز بوڑھوں، بیماروں اور خواتین کو تو رات کے وقت ہی رمی کرنا چاہیے جبکہ ہجوم کم ہوتا ہے۔ اس سے آپ کے حج میں کوئی خلل نہیں آتا۔

بارہ ذوالحجہ کی رمی کے بعد تیرہ کی رمی کے لئے منٰی میں مزید قیام کرنے اور نہ کرنے کا آپ کو اختیار ہے۔ آپ چاہیں تو آج بارہ تاریخ کی رمی سے فارغ ہو کر مکہ معظّمہ جا سکتے ہیں بشرطیکہ غروبِ آفتاب سے قبل آپ منٰی سے نکل جائیں۔ تیرہ ذوالحجہ کی رمی واجب نہیں بلکہ افضل ہے۔ اگر بارہ کو غروبِ آفتاب سے پہلے آپ منٰی سے نہ نکل سکے تو اب منٰی سے جانا مکروہ ہے۔ اگر رمی کے بغیر چلے گئے تو دَم دینا پڑے گا۔ (آپ کو چاہیئے کہ اب رات منٰی ہی میں گزاریں اور 13 ذوالحجہ کو تینوں جمرات کی رمی کر کے مکہ معظمہ جائیں)۔

12 ذی الحجہ کو ظہر اور عصر کے درمیان منی سے ایک بار پھر یہ قافلہ مکہ معظّمہ کی جانب رواں دواں ہے۔ وہ سب اپنی خوش بختی پر نازاں ہیں، وہ اس بات پر شاداں ہیں کہ انھوں نے اللہ کے حکم پر، اپنی زندگی کے دن اور رات تقوٰی کے ساتھ گزارے۔ اب حج کے تمام ارکان ادا ہو چکے ہیں۔ صرف طوافِ وداع باقی

رہ گیا ہے اور ماشاء اللہ حج کی سعادت عظمیٰ آپ کو حاصل ہو چکی ہے۔

طواف وداع:

میقات سے باہر کے رہنے والوں پر واجب ہے کہ جب وہ مکہ معظمہ سے رخصت ہونے لگیں تو رُخصتی کا طواف کریں اور یہ حج کا آخری واجب ہے، آپ کا حج "حجِ اِفراد" ہو "قِران" ہو یا "تمتع" ہر صورت میں آپ پر طوافِ وداع واجب ہے۔

اگر آپ میقات سے باہر رہنے والے ہیں اور طوافِ زیارت کے بعد اگر آپ نے نفلی طواف بھی کر لیا ہے، تو طوافِ وداع ہو گیا اور اگر طوافِ وداع کے بعد کسی ضرورت سے مکہ میں ٹھہر گئے تو چلتے وقت طوافِ وداع دوبارہ کر لینا مستحب ہے۔ طواف وداع کا وقت طوافِ زیارت کے بعد شروع ہو جاتا ہے اور اختتام کا کوئی وقت مقرر نہیں، جب تک مکہ میں مقیم ہیں یہ طواف کر سکتے ہیں۔ طوافِ وداع میں رمل نہ کریں اور طواف کے بعد دو رکعت واجب الطواف پڑھیں، اس کے بعد خوب سیر ہو کر زم زم پئیں اور اپنے سینہ اور جسم پر لگائیں، اگر ہو سکے تو ملتزم سے چمٹ کر اور ممکن ہو تو خانہ کعبہ کا غلاف پکڑ کر روتے ہوئے نہایت عاجزی سے دُعا مانگیں، حجر اسود کو بوسہ دے کر اور اللہ اکبر کہہ کر خانہ کعبہ سے جدائی پر اظہارِ افسوس کریں۔

اس آخری طواف کے موقع پر جو کچھ چاہیں مانگیں۔ دل کھول کر اپنے لئے دعائیں مانگیں، مغفرت، تندرستی، سلامتی، ایمان، حج اور کاروبار میں برکت۔ خاتمہ بالخیر، غرض جو بھی مرادیں ہوں، اپنے لئے اور اپنے رشتہ داروں کے لئے اور سب جاننے والوں اور پوری امّت کیلئے مانگیں۔

حضرت ابراہیمؑ نے اس شہر میں اللہ کے گھر کی تعمیر کرتے ہوئے یہ دُعا بھی کی تھی:

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولاً مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ

إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (سورہ البقرہ۔129)

"اے رب! ان لوگوں میں خود انہی کی قوم سے ایک ایسا رسول اٹھائیو، جو انھیں تیری آیات سنائے، ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور ان کی زندگیاں سنوارے۔ تو بڑا مقتدر ہے، حکیم ہے۔"

حضرت ابراہیمؑ کی یہ دُعا بھی پوری ہوئی اور اس دُنیا میں سرکارِ دو عالم ﷺ تمام جہانوں کے لئے رحمت بن کر تشریف لائے۔ مقامِ ابراہیمؑ پر آ کر دُعائے خلیلؑ کی یاد آتی ہے اور دل اس ہستی کی جانب کھنچنے لگتا ہے جو اللہ کے بعد سب سے برتر، جو وجہِ تخلیقِ کائنات۔ وہ جن پر اللہ تعالیٰ اور فرشتے بھی درود بھیجتے ہیں۔ وہ جن کے ذِکر سے دل کو سیری نہیں ہوتی۔ وہ جو دونوں جہانوں کے آقا و سردار ہیں۔ وہ جن کے در کی گدائی کو بادشاہ بھی ترستے ہیں۔ دل سوئے مدینہ کھینچا چلا جاتا ہے۔ مکہ سے مدینہ کا سفر محبت کا سفر ہے۔

مناسکِ حج پر ایک طائرانہ نظر

حج کا پہلا دن 8 ذوالحجہ	مکہ سے منیٰ روانگی، منیٰ ظہر، عصر، مغرب، عشاء پڑھنی ہیں، رات منیٰ میں قیام کرنا ہے
حج کا دوسرا دن 9 ذوالحجہ	فجر کی نماز منیٰ میں ادا کرکے عرفات کو روانگی، ظہر کی نماز عرفات میں پڑھنی ہوگی، وقوفِ عرفات، عصر کی نماز عرفات میں پڑھنی ہوگی، مغرب کے وقت مغرب کی نماز پڑھے بغیر مزدلفہ کو روانگی، مغرب اور عشاء کی نمازیں عشاء کے وقت مزدلفہ میں ادا کرنی ہیں، رات مزدلفہ میں قیام کرنا ہے
حج کا تیسرا دن 10 ذوالحجہ	مزدلفہ میں فجر کی نماز کے بعد منیٰ روانگی، بڑے جمرہ کو کنکریاں مارنا، قربانی کرنا، سر کے بال منڈوانا یا کتروانا احرام کھول دینا، طوافِ زیارت، سعی، رات منیٰ میں قیام
حج کا چوتھا دن	زوال کے بعد منیٰ میں شیطانوں کو کنکریاں مارنا

11 ذوالحجہ	(چھوٹے جمرہ کو کنکریاں مارنا، پھر درمیانے جمرہ کو کنکریاں مارنا، بڑے جمرہ کو کنکریاں مارنا شامل ہے) طوافِ زیارت اگر کل نہیں کیا تھا تو آج کر لیں، رات منیٰ میں قیام
حج کا پانچواں دن 12 ذوالحجہ	زوال کے بعد منیٰ میں شیطانوں کو کنکریاں مارنا (چھوٹے جمرہ کو کنکریاں مارنا، پھر درمیانے جمرہ کو کنکریاں مارنا، پھر بڑے جمرہ کو کنکریاں مارنا شامل ہے) طوافِ زیارت اگر نہیں کیا تھا تو آج مغرب سے پہلے ضرور کر لیں۔ غروبِ آفتاب سے پہلے منیٰ چھوڑ دیں ورنہ 13 ذی الحجہ کی رمی کر کے مکہ مکرمہ آجائیں۔

باب پنجم

زیارتِ مدینہ منورہ

زیارتِ مدینہ منورہ اگرچہ حج کے اعمال کا حصہ نہیں لیکن کسی بھی مسلمان کی مدینہ منورہ میں حاضری بہت بڑی سعادت ہے۔ حضرت ابنِ عمرؓ نے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل فرمایا ہے کہ جو شخص حج کرے پھر میری قبر کی زیارت کرے اس نے گویا میری زندگی میں زیارت کی۔

اگر مکہ مکرمہ میں آپ کی آمد 20 ذوالقعدہ سے قبل ہوئی ہے تو اگلے دو دنوں میں مدینہ منورہ جانے کے لئے تیار رہیں اور مکتب و معاونین سے رابطہ رکھیں۔ مدینہ منورہ روانگی کے شیڈول میں تبدیلی ممکن نہیں ہے کیونکہ مدینہ منورہ میں آپ کی رہائش کا انتظام مقررہ ایّام میں کیا گیا ہے۔ جو حجاج اپنے مختص شدہ انتظامِ اوقات سے ہٹ کر مدینہ منورہ جائیں گے اُن کو مشکلات کا سامنا ہو سکتا ہے اور بس کا کرایہ / رہائش کے اخراجات خود ادا کرنے پڑ سکتے ہیں۔

مدینہ منورہ میں زیادہ تر حجاج کو مرکزیہ میں رہائش فراہم کی جائے گی البتہ جن حجاج کو رہائش مسجدِ نبوی ﷺ سے دور ملے گی ان کو کرایہ کی مد میں کٹوتی شدہ رقم سے کرایہ کا فرق واپس کیا جائے گا۔

حج سے قبل زیارتِ مدینہ منورہ کے لئے جانے والے عازمینِ حج کم سے کم سامان لے کر جائیں اور زائد سامان اپنی رہائش گاہ میں ہی رکھیں جبکہ حج کے بعد مدینہ منورہ جانے والے اپنا سارا سامان لے کر روانہ ہوں کیونکہ وہ مدینہ منورہ میں اپنی مقررہ میعاد گزارنے کے بعد جدہ ائیر پورٹ پہنچا دیئے جاتے ہیں جہاں سے ان کی وطن واپسی ہوتی ہے۔

اس سال کوشش کی جارہی ہے کہ عازمینِ حج کی نصف تعداد کو پاکستان سے براہ راست مدینہ منورہ روانہ کیا جائے جس سے نہ صرف وقت اور اخراجات کی بچت ہوگی بلکہ سفری مشکلات بھی کم ہو جائیں گی۔

مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کا فاصلہ تقریباً 440 کلومیٹر ہے۔ عام حالات میں یہ سفر تقریباً 6 سے

8 گھنٹے میں طے ہو جاتا ہے۔ اس مبارک سفر میں درود شریف کی کثرت رکھیں اور نہایت توجہ سے پڑھیں۔ جتنی کثرت ہو گی اتنا ہی مفید ہو گا۔ یہ سفر نہایت ہی ادب اور محبت کا سفر ہے۔ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کے سفر کی آخری منزل ذوالحلیفہ کے قریب ہے۔ یہ مدینہ منورہ سے تقریباً 9 کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔ یہاں سے گاڑی روانہ ہونے کے چند منٹ بعد آپ کو مدینہ منورہ کی آبادی اور مسجد نبوی ﷺ کے بلند مینار نظر آنا شروع ہو جاتے ہیں۔

دُعا بوقتِ داخلہ مدینہ منوّرہ:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ وَ اِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ ط فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِا السَّلَامِ ط وَ اَدْخِلْنَا دَارَالسَّلَامِ ط تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَ تَعَالَيْتَ يَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيْرًا○ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَا طِلَ كَانَ زَهُوْقًا○وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَاهُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ لا وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا○ **(الاسراء:82،81،80)**

(ترجمہ) "الٰہی! تو سلامتی والا ہے اور تیری طرف سے سلامتی ہے اور تیری طرف سلامتی لوٹتی ہے، پس اے ہمارے ربّ زندہ رکھ ہمیں سلامتی کے ساتھ اور داخل فرما ہمیں تُو اپنے گھر میں جو سلامتی والا ہے، بابرکت ہے تو اے ہمارے رب اور عالیشان، اے عظمت اور بزرگی والے پروردگار! داخل فرما مجھے (مدینہ میں) داخل فرمانا سچا، اور نکال مجھے مدینہ سے نکالنا سچا، اور عطا کر مجھ کو اپنی جانب سے غلبہ یا فتح و نصرت۔" اور کہہ دیجیے "آ گیا حق اور مٹ گیا باطل، بلاشبہ تھا باطل مٹنے ہی والا" اور ہم اتارتے ہیں قرآن جو کہ شفا اور رحمت ہے ایمان والوں کے لئے اور نہیں بڑھتے ظالم مگر خسارے میں۔"

جب آپ مدینہ منورہ پہنچ جائیں تو اطمینان سے اپنا سامان اپنی رہائشگاہ پر رکھیں اور کچھ دیر آرام کر لیں اور اپنی تھکن اُتار لیں۔ اس کے بعد اگر ممکن ہو تو غسل کریں، ورنہ صرف وضو کریں۔ مسواک کریں

اور صاف ستھرے کپڑے پہنیں، خوشبو لگائیں اور اب مسجدِ نبوی میں داخل ہونے اور حضورِ اکرم ﷺ کے روضہ اقدس پر حاضری دینے کے ارادے سے مسجد نبوی کی طرف چلیں۔ جس کی بنیاد آج سے چودہ صدیاں پہلے آپ ﷺ نے خود اپنے دست مبارک سے رکھی تھی اور اسی مسجد میں اپنے حجرے میں آپ ﷺ کی آخری آرام گاہ ہے۔

اب آپ مسجدِ نبوی ﷺ میں درود شریف پڑھتے ہوئے داخل ہوں۔ روضہ مبارک ﷺ کی طرف جانے کے لئے مغرب کی جانب باب السلام سے سیدھا راستہ روضہ مبارک ﷺ کو جاتا ہے۔ مشرق کی جانب سے بابِ جبریل سے داخل ہو کر اُلٹے ہاتھ ریاض الجنتہ سے گزرتے ہوئے، پھر اُلٹے ہاتھ مڑ کر روضہ مبارک ﷺ پر پہنچا جاسکتا ہے۔ داخل ہونے سے پہلے کچھ صدقہ دیں اور داخل ہوتے وقت یہ دُعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ط اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ ط وَافْتَحْ لِیْٓ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ط اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیَ الْیَوْمَ مِنْ اَوْجَهِ مَنْ تَوَجَّهَ اِلَیْكَ ط وَ اَقْرَبِ مَنْ تَقَرَّبَ اِلَیْكَ ط وَاَنْجَحِ مَنْ دَعَاكَ ط وَاَبْتَغٰی مَرْضَاتَكَ ط

(ترجمہ) ” اے اللہ! درُود بھیج ہمارے سر دار محمد ﷺ اور ہمارے سر دار محمد ﷺ کی آل پر، اے اللہ! میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ اے اللہ! آج کے دن مجھے اپنی طرف متوجہ ہونے والوں میں سب سے زیادہ توجہ کرنے والا بنالے اور تیرا قرب حاصل کرنے والوں میں مجھے سب سے زیادہ قریب بنالے اور مجھے اُن لوگوں سے زیادہ کامیاب کر جنہوں نے تجھ سے دُعا کی اور جو تیری رضا کے طالب ہوئے۔ “

اگر مکروہ وقت نہ ہو یا فرض نماز نہ ہو رہی ہو تو دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھیں۔ نماز کے بعد اللہ کا شکر ادا کریں کہ حرم نبوی ﷺ میں داخلے کی سعادت بخشی اور خوب توبہ واستغفار اور دعا کریں۔

ریاض الجنتہ:

مسجدِ نبوی میں جب آپ باب جبریلؑ سے داخل ہوں گے تو آپ کے بائیں ہاتھ پر ایک حجرہ نظر

آئے گا۔ یہ حضرت بی بی فاطمہؓ کا گھر تھا۔ جب آپ اس کے سامنے سے گزر جائیں تو فوراً بعد بائیں ہاتھ پر مسجد نبوی کا جو حصہ ہے یہ ریاض الجنتہ ہے، یعنی منبرِ رسول ﷺ اور حجرہ مبارک ﷺ کے درمیان کا حصہ ریاض الجنتہ کہلاتا ہے۔ اس مقام کی نسبت حدیث میں آیا ہے: "جو جگہ میرے گھر اور منبر کے درمیان ہے، وہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔"

یعنی یہ جگہ حقیقت میں جنت کا ایک ٹکڑا ہے جو اس دنیا میں منتقل کیا گیا ہے اور قیامت کے دن یہ ٹکڑا جنت میں چلا جائے گا۔ اسی ریاض الجنتہ میں حضورِ پاک ﷺ کا مصلیٰ بھی ہے، جہاں آپ ﷺ کھڑے ہو کر امامت فرمایا کرتے تھے۔ اس جگہ آج ایک خوبصورت محراب بنی ہوئی ہے، جو محراب نبوی کہلاتی ہے۔ ولید بن عبد الملک کے دور میں ولید کے حکم سے عمر بن عبد العزیز نے جب مسجدِ نبوی ﷺ کی توسیع کی تو اس جگہ یہ محراب بھی بنوادی۔

حضور اکرم ﷺ کے وصال کے بعد مُصلیٰ رسول جیسی متبرک جگہ کی تعظیم کو بر قرار رکھنے کی غرض سے حضرت ابو بکر صدیقؓ نے حضور ﷺ کی نماز پڑھنے کی جگہ پر، سوائے آپ ﷺ کے قدم مبارک کی جگہ چھوڑ کر باقی جگہ پر دیوار بنوادی تھی تاکہ آپ ﷺ کے سجدہ کی جگہ لوگوں کے قدموں سے محفوظ رہے۔ بعد میں ترکوں نے بھی اس دیوار کی حد تک محراب بنوادی۔ چنانچہ اب اگر کوئی حاجی مُصلیٰ رسول ﷺ کے سامنے کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو اس کا سجدہ حضور اقدس ﷺ کے قدم مبارک کی جگہ پڑتا ہے۔

اس وقت جو مقدس محراب بنی ہوئی ہے وہ 9 فٹ سنگِ مرمر کے ایک ہی ٹکڑے کی ہے جس پر سونے کے پانی سے خوبصورت میناکاری کی گئی ہے، دونوں جانب سرخ سنگِ مرمر کے بے مثال ستون بنے ہوئے ہیں۔ محراب کے اوپر وہ آیت لکھی ہوئی ہے جس میں درود شریف پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے، یعنی سورہ الاحزاب کی 56ویں آیت۔

مُوَاجہہ شریف و مقصورہ شریف:

روضہ اقدس کو پیتل کی جالیوں اور دیگر اطراف کو لوہے کے جالی دار دروازوں سے بند کر رکھا ہے۔ مواجہہ شریف کی طرف تینوں مزارات متبرکہ کے مقابل گول گول سے قریباً 6 انچ قطر کے سوراخ ہیں۔ ایک دروازہ بھی ہے جو مثل تمام دروازوں کے ہر وقت بند رہتا ہے۔ اس عمارت کو مقصورہ شریف کہتے ہیں۔

اس متبرک مقام پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا سر حضور ﷺ کے سینہ مبارک کے برابر ہے اور حضرت عمرؓ کا سر حضرت صدیق اکبرؓ کے سینہ کے برابر، ان کے علاوہ ایک قبر کی جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے محفوظ پائی جاتی ہے۔

حاضری روضہ اقدس ﷺ اور زیارت کے آداب:

نماز تحیۃ المسجد کے بعد روضہ اقدس ﷺ کے پاس حاضر ہوں اور نہایت ادب سے کھڑے ہوں اور اپنا چہرہ آنحضرت ﷺ کے چہرہ مبارک کی طرف اور قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے کھڑے ہوں اور اپنے دل میں آنحضرت ﷺ کی مبارک شخصیت کا تصوّر باندھیں اور یہ خیال کریں کہ آپ ﷺ میری حاضری سے واقف ہیں، میری معروضات سن رہے ہیں۔

حلیہ مبارک حضور ﷺ:

آپ ﷺ کا قد درمیانہ تھا لیکن مجمع میں آپ ﷺ سب سے زیادہ بلند معلوم ہوتے تھے، چہرہ مبارک کا رنگ گندمی تھا۔ جس میں کوٹ کوٹ کر ملاحت بھری تھی۔ آپ ﷺ کا سر مبارک بڑا تھا، بال کالے تھے، آپ ﷺ کی اکثر زلفیں تھیں اور سر کے بیچ میں مانگ نکلی رہتی تھی۔ آپ ﷺ کے کان نہ بہت بڑے تھے نہ بہت چھوٹے، دیکھنے میں بہت خوش نما معلوم ہوتے تھے۔ آپ ﷺ کی بھنویں ملی ہوئی تھیں، لیکن ایک باریک رگ دونوں میں حدِ فاصل تھی۔ آنکھیں بڑی اور خوش رنگ تھیں۔ سفیدی میں سرخ رنگ کے ڈورے پڑے ہوئے تھے اور پُتلی سیاہ تھی، آپ ﷺ کے رخسار مبارک نرم اور پُر گوشت تھے۔ آپ ﷺ کے دندان مبارک سفید اور چمکدار تھے۔ بات کرنے میں ان کی چمک بجلی کی سی

ہوتی تھی اور آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے دانتوں کی جھری سے نور سا پھوٹتا نظر آتا تھا۔ دونوں کندھوں کے درمیان پشت مبارک پر مہر نبوت تھی۔

اس تصوّر میں کمالِ ادب کے ساتھ آب دیدہ ہو کر پڑھیں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِيَّ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَامُزَّمِّلُ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَامُدَّثِّرُ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الرَّحْمَةِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاشَفِيْعَ الْاُمَّةِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَآ اَبَا الْقَاسِمِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابَشِيْرُ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَذِيْرُ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَآ أَكْرَمَ وَلْدِ اٰدَمَ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاسَيِّدَ الْأَنْبِيَآءِ وَ الْمُرْسَلِيْنَ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَآئِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاقَآئِدَ الْخَيْرِ ط وَ فَاتِحَ الْبِرِّ ط وَهَادِيَ الْاُمَّةِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ الَّذِيْنَ أَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرَ هُمْ تَطْهِيْرًا ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَ عَلٰى اَصْحَابِكَ اَجْمَعِيْنَ ط وَ عَلٰى اَزْوَاجِكَ الطَّاهِرَاتِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى سَآئِرِ الْاَنْبِيَآءِ وَ عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ط جَزَاكَ اللّٰهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْسَنَ وَ اَفْضَلَ مَا جَزٰى نَبِيًّا عَنْ قَوْمِهٖ ط وَ رَسُوْلًا عَنْ أُمَّتِهٖ ط اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ط وَ اَشْهَدُ أَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَمِيْنُهٗ وَ صَفِيُّهٗ وَ خِيَرَتُهٗ مِنْ خَلْقِهٖ ط اَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَ اَدَّيْتَ الْأَمَانَةَ وَ نَصَحْتَ اُمَّتَكَ وَ أُوْضَحْتَ الْحُجَّةَ وَجَا هَدْتَّ فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ط وَ اٰتٰكَ الْيَقِيْنُ ط يَا خَيْرَ الرُّسُلِ ط إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ ط أَنْزَلَ عَلَيْكَ كِتَابًا صَادِقًا قَالَ فِيْهِ ط

وَلَوْ أَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ

الرَّسُوۡلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيۡمًا○(سورۃ النساء آیت:64)

(ترجمہ)" اے اللہ کے رسول ﷺ آپ ﷺ پر سلام، اے اللہ کے نبی آپ ﷺ پر سلام، اے اللہ کے حبیب آپ ﷺ پر سلام، اے اللہ کی کل مخلوق سے بہتر آپ ﷺ پر سلام، اے مزمّل آپ ﷺ پر سلام، اے مدثّر آپ ﷺ پر سلام، اے نبی رحمت آپ ﷺ پر سلام، اے اُمت کی شفاعت کرنے والے آپ ﷺ پر سلام، اے ابو القاسم آپ ﷺ پر سلام، اے بشارت دینے والے آپ ﷺ پر سلام، اے ڈر سنانے والے آپ ﷺ پر سلام، اے آدمؑ کے سب سے معزّز فرزند آپ ﷺ پر سلام، اے انبیاء و مرسلین کے سردار آپ ﷺ پر سلام، اے خاتم النبین آپ ﷺ پر سلام، اے سب سے مشہور قائد آپ ﷺ پر سلام، اے بھلائی کے رہنما، اے نیکی کے فاتح اور ہادی اُمت آپ ﷺ پر سلام، آپ ﷺ پر سلام ہو اور آپ ﷺ کے ان طیب و طاہر اہلِ بیت پر جن سے اللہ تعالیٰ نے نجاست دُور کر کے انھیں خوب پاک و صاف کر دیا ہے۔ آپ ﷺ پر سلام ہو اور آپ ﷺ کے سب اصحابؓ اور آپ ﷺ کی ازواجِ مطہراتؓ اُمہات المومنین پر سلام ہو، آپ ﷺ پر سلام ہو اور تمام انبیاء و مرسلین اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو، اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ آپ ﷺ کو ایسا احسن و افضل بدلہ دے جو اُس نے کسی نبی کو اُس کی قوم کی طرف سے اور رسول کو اُس کی امت کی طرف سے دیا۔ میں گواہی دیتا / دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اور اُس کا کوئی شریک نہیں، میں گواہی دیتا / دیتی وں کہ آپ ﷺ اُس کے بندے ہیں، اُس کے رسول ہیں، اُس کے امین ہیں، اُس کے مخلص دوست ہیں اور اُس کی مخلوق میں سے اُس کے اعلیٰ بندے ہیں۔ میں گواہی دیتا/ دیتی ہوں کہ آپ ﷺ نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا۔ آپ ﷺ نے امانت ادا کر دی اور اپنی اُمت کو پوری خیر خواہی کی اور دینِ حق کی دلیل روشن کی اور اللہ کی راہ میں خوب جہاد کیا اور دین کو مضبوط کیا۔ آپ ﷺ نے اپنے دشمن سے جہاد کیا اور اپنے رب کی عبادت کی یہاں تک کہ آپ ﷺ انتقال فرما گئے۔ اے خیر الرسل، اللہ عزّ و جلّ نے آپ ﷺ پر سچی کتاب نازل فرمائی جس میں اُس نے فرمایا:

اور اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر چکے تھے تمہارے پاس آجاتے پھر اللہ سے معافی مانگتے اور رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بھی ان کے لیے استغفار کرتے تو وہ اللہ کو بخشنے والا مہربان پاتے۔" (سورۃ النسآء-164)

زیارت حضرت ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ)

اب ذرا دائیں ہٹ کر حضرت ابو بکر صدیقؓ کی زیارت کریں اور یہ پڑھیں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاسَيِّدَنَآ اَبَابَكْرِ ۣ الصِّدِّيْقِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاخَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَى التَّحْقِيْقِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاصَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْهُمَا فِي الْغَارِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَامَنْ اَنْفَقَ مَالَهٗ كُلَّهٗ فِيْ حُبِّ اللّٰهِ وَحُبِّ رَسُوْلِهٖ ط حَتّٰى تَخَلَّلَ بِالْعَبَا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ ط وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ ط وَمَسْكَنَكَ وَ مَحَلَّكَ وَمَأْوٰكَ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَآ اَوَّلَ الْخُلَفَآءِ وَتَاجَ الْعُلَمَآءِ ط وَصِهْرَ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط

(ترجمہ): "سلام ہو آپؓ پر اے ہمارے سردار ابو بکرؓ! سلام ہو آپؓ پر اے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے حقیقی خلیفہ، سلام ہو آپؓ پر اے ساتھی رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے، دوسرے دو میں کے جب کہ وہ غار میں تھے، سلام ہو آپؓ پر۔ اے وہ ہستی کہ جس نے خرچ کیا اپنا مال سارا اللہ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی محبت میں، یہاں تک کہ اتار دیا اپنی عبا کو بھی، راضی ہو اللہ تعالی آپؓ سے اور راضی کرے آپؓ کو بہتر راضی کرنا، اور بنا دے جنت کو آپؓ کا گھر اور مسکن اور رہنے کی جگہ اور ٹھکانا، سلام ہو آپؓ پر اے سب سے پہلے خلیفہ اور سر تاجِ علماء اور نبی مصطفے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے خسر اور رحمت اللہ کی ہو آپؓ پر اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔"

حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کی زیارت

اس کے بعد دائیں طرف ایک ہاتھ اور ہٹ کر حضرت عمر فاروقؓ کی زیارت کریں اور یہ پڑھیں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاعُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَاطِقًا م بِالْعَدْلِ

وَالصَّوَابِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاحَنَفِيَّ الْمِحْرَابِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَامُكَسِّرَ الْاَصْنَامِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَآ اَبَا الْفُقَرَآءِ وَالضُّعَفَآءِ وَالْاَرَامِلِ وَالْاَيْتَامِ ط اَنْتَ الَّذِىْ قَالَ فِىْ حَقِّكَ سَيِّدُ الْبَشَرِ لَوْ كَانَ نَبِىٌّ مِّنْ م بَعْدِىْ لَكَانَ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ ط رَضِىَ اللهُ تَعَالٰى عَنْكَ ط وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ ط وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَاْوٰكَ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاثَانِىَ الْخُلَفَآءِ وَ تَاجَ الْعُلَمَآءِ ط وَصِهْرَ النَّبِىِّ الْمُصْطَفٰى وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط

(ترجمہ) ” سلام ہو آپ پر اے (حضرت) عمرؓ بن خطاب، سلام ہو آپؓ پر اے انصاف اور ٹھیک بات کے فرمانے والے، سلام ہو آپؓ پر اے زینت دینے والے محراب کو، سلام ہو آپؓ پر اے غلبہ دینے والے دین اسلام کے، سلام ہو آپؓ پر اے توڑنے والے بتوں کو، سلام ہو آپؓ پر اے مدد گار فقیروں، ضعیفوں، بیوائوں اور یتیموں کے، آپؓ وہ ہیں کہ فرمایا آپؓ کے حق میں انسانوں کے سر دار ﷺ نے، اگر ہوتا کوئی نبی میرے بعد تو البتہ ہوتا عمر ﷺ بن خطاب، راضی ہو اللہ تعالیٰ آپؓ سے اور راضی فرمائے آپ کو بہتر راضی فرمانا اور بنادے جنت کو آپؓ کا گھر اور جائے سکونت اور رہنے کی جگہ اور ٹھکانا، سلام ہو آپؓ پر اے دوسرے خلیفہ اور سر تاج علماء کے اور خسر نبی مصطفےٰ ﷺ کے اور رحمت اللہ کی ہو آپ پر اور اس کی بر کتیں نازل ہوں۔“

پھر قبلہ رُخ ہو کر درج ذیل دُعا یا کوئی بھی دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا فِىْ مَقَامِنَا هٰذَا الشَّرِيْفِ بَيْنَ يَدَىْ سَيِّدِنَا رَسُوْلِ اللهِ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ ط وَلَا هَمًّا يَآ اَللهُ اِلَّا فَرَّجْتَهٗ ط وَلَا عَيْبًا يَآ اَللهُ اِلَّا سَتَرْتَهٗ ط وَلَا مَرِيْضًا يَآ اَللهُ اِلَّا شَفَيْتَهٗ وَعَافَيْتَهٗ ط وَلَا مُسَافِرًا يَآ اَللهُ اِلَّا نَجَّيْتَهٗ ط وَلَا غَآئِبًا يَآ اَللهُ اِلَّا رَدَدْتَّهٗ ط وَلَا عَدُوًّا يَآ اَللهُ اِلَّا خَذَلْتَهٗ وَدَمَّرْتَهٗ ط وَلَا فَقِيْرًا يَآ اَللهُ اِلَّا اَغْنَيْتَهٗ ط وَلَا حَاجَةً يَآ اَللهُ مِنْ حَوَآئِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

لَنَا فِيهَا صَلَاحٌ إِلَّا قَضَيْتَهَا وَيَسَّرْتَهَا ط اَللّٰهُمَّ اقْضِ حَوَائِجَنَا ط وَيَسِّرْ اُمُوْرَنَا ط وَاشْرَحْ صُدُوْرَنَا ط وَتَقَبَّلْ زِيَارَتَنَا ط وَاٰمِنْ خَوْفَنَا ط وَاسْتُرْ عُيُوْبَنَا ط وَاغْفِرْ ذُنُوْبَنَا ط وَاكْشِفْ كُرُوْبَنَا ط وَاخْتِمْ بِالصَّالِحَاتِ اَعْمَالَنَا ط وَرُدَّ غُرْبَتَنَا اِلٰى اَهْلِنَا وَاَوْلَادِنَا ط سَالِمِيْنَ غَانِمِيْنَ مَسْتُوْرِيْنَ مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ ط مِنَ الَّذِيْنَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ○ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ○ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ○

(ترجمہ) " اے اللہ! نہ چھوڑ ہمارے لیے اس مبارک جگہ میں سامنے ہمارے آقا رسول اللہ ﷺ کے کوئی گناہ، مگر تو اُسے بخش دے۔ اور نہ چھوڑ کوئی غم اے اللہ، مگر تو اُسے مٹا دے، اور نہ چھوڑ کوئی عیب اے اللہ، مگر تو اُسے چھپا دے، اور نہ چھوڑ کوئی مریض اے اللہ، مگر تو اُسے شفا اور عافیت دے، اور نہ چھوڑ کوئی مسافر اے اللہ، مگر اُسے سفر کی تکلیف سے نجات دے دے اور نہ چھوڑ کوئی گمشدہ اے اللہ، مگر اسے واپس فرما دے، اور نہ چھوڑ کوئی دشمن اے اللہ، مگر اسے رسوا فرما دے، اور اس کو ہلاک کر دے۔ اور نہ چھوڑ کوئی فقیر اے اللہ مگر اُسے غنی فرما دے، اور نہ چھوڑ کوئی ضرورت اے اللہ، دنیا کی اور آخرت کی ضرورتوں میں سے، جس میں ہماری بھلائی ہو، مگر اُسے پورا اور آسان فرما دے، اے اللہ! پوری فرما ہماری حاجتیں اور آسان فرما دے ہمارے کام اور کھول دے ہمارے سینے، اور قبول فرما ہماری زیارت اور امن سے بدل دے ہمارے خوف کو، اور پردہ ڈالیو ہمارے عیبوں پر، اور بخش دے ہمارے گناہوں کو، اور دُور فرما دے ہماری تکالیف کو، اور خاتمہ فرما نیکیوں پر ہمارے اعمال کا، اور لوٹا دے ہمارے مسافروں کو اپنے اہل و اولاد میں صحیح و سالم، خوشحال، پردہ پوشی کے ساتھ، اپنے نیک بندوں سے ان لوگوں میں سے کہ نہیں کوئی خوف اُن پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے، تیری رحمت سے۔ اسے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے، اے پروردگار کل جہانوں کے۔"

خواتین کیلئے روضہ مبارک کی زیارت کے آداب:

خواتین کیلئے روضۂ مبارک پر سلام پڑھنے کے تین اوقات معین ہیں اور انہی کے مطابق مسجد میں

خواتین ہال سے ملحقہ دروازہ کھولا جاتا ہے۔ یہ اوقات اشراق، ظہر اور عشاء کے بعد ہیں۔ خواتین کیلئے زیارتِ روضہ ٔرسول پر جانے کا راستہ باب عثمانؓ (باب نمبر 25) اور بابِ علیؓ (باب نمبر 28) کے اندر سے ہے۔ علاوہ ازیں خواتین کی نماز کی جگہ بابِ عمرؓ بن خطاب اور بابِ ملک عبد المجید کے اندر والے ہال میں بھی ہے لیکن وہاں سے زیارت کیلئے نہیں جایا جاسکتا۔ سعودی حکومت کی طرف سے خواتین کو روضہ ٔمبارک کی حاضری اور ریاض الجنۃ میں نوافل کی ادائیگی کیلئے گروپ کی شکل میں لے جانے کے انتظامات کیے گئے ہیں جو انتہائی قابلِ تحسین ہیں۔ مختلف ممالک سے ایک جیسی زبان بولنے اور سمجھنے والی خواتین کے گروپ بنائے جاتے ہیں اور ان کی قیادت کرنے والی خواتین انہی کی زبان میں ان کی رہنمائی کرتی ہیں۔ ترتیب وار ایک ایک گروپ کو مسجد کے اس حصے میں لے جایا جاتا ہے جہاں سے روضہ مبارک پر سلام پڑھا جا سکتا ہے اور ریاض الجنۃ میں نفل ادا کیے جاسکتے ہیں۔ اسی دوران یہ رہنما خواتین روضہ ٔمبارک اور مسجد نبوی کی زیارت کے آداب، درود کے فضائل اور دیگر احکام بتاتی رہتی ہیں۔ اپنے متعلقہ گروپ میں رہتے ہوئے بغیر افرا تفری اور پریشانی کے یہ مرحلہ طے ہو جاتا ہے۔

روضہ ٔمبارک پر غیر مسنون افعال سے پرہیز:

رسول اللہ کے روضہ مبارک پر نماز کی طرح ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا، رکوع کی طرح جھکنا، سجدہ کرنا، اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا یعنی کوئی بھی ایسا عمل جو عبادت سے مشابہت رکھتا ہو منع ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا" یا اللہ میری قبر کو سجدہ گاہ نہ بنانا۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر لعنت فرمائی جنہوں نے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہ بنالیا۔" (احمد) حصول برکت کیلئے قبر مبارک کی جالیوں، دیواروں، دروازوں کو چھونا، بوسے دینا، اپنے جسم سے لگانا، اپنی حاجتیں اور مرادیں کاغذ پر لکھ کر جالیوں کے اندر پھینکنا غیر پسندیدہ افعال ہیں۔

ہر نماز کے بعد درود و سلام کیلئے رسول اکرم کے روضہ مبارک پر حاضری کا اہتمام آپ پر منحصر ہے۔ سلام پڑھ کر وہاں سے ہٹ جائیں تاکہ دوسروں کو موقع ملے۔ مزید برآں مسجد میں کہیں بھی بیٹھ کر درود پڑھ

سکتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا "اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ (یعنی گھروں میں نفل نماز پڑھو اور قرآن مجید کی تلاوت کیا کرو) اور میری قبر اور مجھ پر درود بھیجو، تم جہاں کہیں بھی ہو گے تمہارا درود مجھے پہنچ جائے گا۔" (ابو دائود)

دیگر اوقات میں مسجد نبوی کے باہر روضۂ مبارک سے ملحق دیوار کی طرف کھڑے ہو کر بھی سلام پیش کیا جا سکتا ہے۔

سات ستون:

یوں تو مسجد نبوی کا چپہ چپہ نور فشاں ہے مگر ریاض الجنتہ کے وہ سات ستون جنھیں سنگ مرمر کے کام اور سنہری میناکاری سے نمایاں کر دیا گیا ہے خاص طور پر قابل ذکر ہیں یہ سات ستون روضہ انور ﷺ کی مغربی دیوار کے ساتھ سفید رنگ کے ذریعہ ممتاز کیے گئے ہیں۔

ستون حنانہ: یہ محراب النبی ﷺ کے قریب ہے نبی کریم ﷺ اس ستون کے پاس کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے یہیں وہ کھجور کا درخت دفن ہے جو لکڑی منبر بن جانے کے بعد آپ ﷺ کے فراق میں بچوں کی طرح رویا تھا۔

ستون عائشہ صدیقہ: ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری مسجد میں ایک ایسی جگہ ہے کہ اگر لوگوں کو وہاں نماز پڑھنے کی فضلیت کا علم ہو جائے تو وہ قرعہ اندازی کرنے لگیں (طبرانی) اس جگہ کی نشاندہی حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمائی تھی اب وہاں ستون عائشہ بنا دیا گیا ہے۔

ستون ابولبابہ: ایک صحابیؓ حضرت ابولبابہؓ کا قصور اس جگہ معاف ہوا تھا انھوں نے اپنے آپ کو ستون کے ساتھ باندھ لیا تھا۔

ستون وفود: اس جگہ نبی کریم ﷺ باہر سے آنیوالے وفود سے ملاقات فرماتے تھے۔

ستون سریر: اس جگہ نبی کریم ﷺ اعتکاف فرماتے تھے اور رات کو یہیں آپ ﷺ کے لئے بستر بچھا دیا جاتا تھا۔

ستون حرس: اس مقام پر حضرت علیؓ اکثر نماز پڑھا کرتے تھے اور اسی جگہ بیٹھ کر سرکار دوعالم ﷺ کی پاسبانی کیا کرتے تھے اس کو ستون علیؓ بھی کہتے ہیں۔

ستون تہجد: نبی کریم ﷺ اس جگہ تہجد کی نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔

یہ تمام ستون اس حصہ مسجد میں ہیں جو حضور اقدس ﷺ کے زمانے میں تھی۔ جب بھی موقع ملے ان کے پاس سنن و نوافل ادا کیجئے یہ وہ متبرک مقامات ہیں جہاں نبی کریم ﷺ کی نگاہ کرم پڑ چکی ہے۔

اصحاب صفہ رضوان اللہ علیہم اجمعین:

صفہ، سائبان اور سایہ دار جگہ کو کہا جاتا ہے قدیم مسجد نبوی کے شمال مشرقی کنارے، مسجد سے ملا ہوا ایک چبوترہ تھا یہ جگہ اس وقت باب جبریل سے اندر داخل ہوتے ہی سیدھے ہاتھ کو محراب تہجد کے بالکل سامنے 2 فٹ اونچے پیتل کی جالی میں گھری ہوتی ہے اس کی لمبائی چوڑائی 40x40 فٹ ہے اس کے سامنے خدام بیٹھے رہتے ہیں اور یہاں لوگ قرآن پاک کی تلاوت کرنا چاہیں تو مشکل ہی سے جگہ ملتی ہے۔

یہاں وہ مسلمان رہتے تھے جن کا کوئی گھر بار نہ تھا نہ ہی بیوی بچے اور نہ کوئی اور یہ اہل صفہ کہلاتے تھے اور اس جگہ کو "صفہ" کے نام سے یاد کرتے ہیں یہ لوگ رسول اللہ ﷺ سے دین کی تعلیم حاصل کرتے اور وقتاً فوقتاً تبلیغ اسلام کے لئے دوسرے مقامات پر جاتے رہتے تھے یوں تو تمام صحابہؓ کی زندگی بہت زیادہ سادہ تھی مگر اصحاب صفہ کی زندگیوں میں فقر و سادگی اور دنیاوی چیزوں سے بے نیازی اور بے تعلقی پائی جاتی تھی یہ لوگ دن رات تزکیہ نفس اور کتاب و حکمت کے حصول کی خاطر فیضان مصطفوی سے فیض یاب ہونے کے لئے خدمت نبوی ﷺ میں حاضر رہتے تھے۔ نہ انھیں تجارت سے کوئی مطلب تھا اور نہ

زراعت سے کوئی سروکار، ان حضرات نے اپنی آنکھوں کو آپ ﷺ کے دیدار، کانوں کو، آپ ﷺ کے کلمات اور جسم وجان کو آپ ﷺ کی صحبت کے لئے وقف کر رکھا تھا یہ لوگ دین کی دولت سے مالا مال تھے مگر دنیاوی زندگی میں افلاس ناداری کا یہ عالم تھا کہ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں۔

"میں نے 70 اصحاب صفہ کو دیکھا جن کے پاس چادر تک نہیں تھی صرف تہبند تھا یا فقط کمبل، چادر کو گلے میں اس طرح باندھ کر لٹکا لیتے کہ وہ پنڈلیوں تک اور بعض کے ٹخنوں کے قریب پہنچ جاتی تھی اور ہاتھ سے اسے تھامے رکھتے کہ کہیں ستر کھل نہ جائے۔" (بخاری شریف جلد اول صفحہ 63)

مسجدِ نبوی ﷺ اور گنبدِ خضراء:

1ھ (622ء) میں آنحضور ﷺ نے اس مسجد کی بنیاد رکھی، ابتداء میں لمبائی 90 فٹ، چوڑائی 105 فٹ، بلندی تقریباً 10 فٹ، دیواروں کی موٹائی ڈیڑھ فٹ، تین دروازے، چھت کھجور کے پتوں کی اور فرش کچا تھا۔ فتح خیبر کے بعد 7ھ (628ء) میں آنحضور ﷺ نے توسیع کرکے لمبائی 150 فٹ اور چوڑائی 150 فٹ یعنی سو ہاتھ مربع کر دیا۔ مسجد سے متصل ازواجِ مطہرات کے نو حجرے تعمیر ہوئے۔

18ھ میں حضرت عمرؓ نے لمبائی 210 فٹ چوڑائی 180 فٹ اور چھ دروازے بنوائے۔ 29ھ میں حضرت عثمانؓ نے لمبائی 480 فٹ، چوڑائی 450 فٹ کر دی اور نقش ونگار سے آراستہ کیا، قبلہ کی جانب اضافہ کیا جس کی محراب "محرابِ عثمانی" سے موسوم ہوئی۔ 88ھ سے 91ھ تک توسیع ولید بن عبدالملک نے لمبائی 600 فٹ اور چوڑائی 486 فٹ کر دی۔

161ھ سے 165ھ تک خلیفہ مہدی نے لمبائی 900 فٹ اور چوڑائی 540 فٹ کر دی۔ پھر معتصم باللہ نے تعمیر کرائی۔ ملک ناصر نے صحن کے دالان بنوائے۔ ملک اشرف نے یہ دالان توڑ کر نئے بنوائے۔ 853ھ میں شاہ ظاہر حقیق نے روضۂ پاک اور مسجد دوبارہ بنوائی۔ 924ھ میں ملک ناصر غازی نے دوبارہ دیواریں بنوائیں۔ 980ھ (1572ء) میں سلیم خاں ثانی نے عظیم الشان تعمیر کی۔ 999ھ میں سلطان مراد

نے لمبائی میں اضافہ کیا۔1254ھ تا1266ھ (1838ء تا1850ء) میں سلطان عبد المجید نے از سرِ نو تعمیر کی، گنبد خضریٰ بنوایا، عمارت منقش گنبد نما اور آیاتِ قرآنی سے مزین کیا، انہی کے نام پر بابِ مجیدی ہے۔ ان کے بعد سلطان عبد العزیز نے کام کی تکمیل کی۔

1812ء/1233ھ میں سلطان محمود نے گنبد نبوی ﷺ کو از سر نو تعمیر کرایا پہلے گنبد کا رنگ سفید تھا مگر 1255ء میں اس گنبد پر سبز رنگ کرایا گیا اور جب ہی سے اسے گنبد خضراء کے نام سے یاد کیا جاتا ہے یہی وہ گنبد خضراء ہے جسے عاشقان رسول ﷺ اپنے خوابوں میں دیکھتے ہیں اور قسمت والے جب وہاں پہنچ جاتے ہیں تو اس کی تجلیاں ان کے دلوں میں نور، ان کی آنکھوں میں ایمان کی روشنی اور ان کی روح میں سرور پیدا کر دیتی ہیں۔

مسجد قباء:

مسجد نبوی سے تین کلو میٹر کے فاصلے پر جو آبادی ہے اسے قباء کہا جاتا ہے ہجرت مدینہ کے زمانے میں یہاں انصار کے بہت سے خاندان آباد تھے حضور ﷺ نے چار دن تک قباء میں قیام فرمایا تھا اور وہیں اپنے دست مبارک سے مسجد قباء کی بنیاد رکھی تھی اسلام کی تاریخ میں سب سے پہلے یہی مسجد تعمیر ہوئی تھی اس مسجد کی فضیلت کا اس واقعہ سے بھی گہرا تعلق ہے۔

ایک صحیح حدیث کے مطابق مسجدِ قُباء میں دو نفل پڑھنے کا ثواب ایک مقبول عمرہ کے برابر ہے اور یہ حدیث مبارکہ مسجد کی محراب کے اوپر عربی میں لکھی ہوئی ہے۔

مسجد قبلتین:

یہ مسجد نبوی سے تقریبا تین کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے یہ مسجد تاریخ اسلام کے ایک اہم واقعہ کی علامت ہے ابتدا میں مسلمان نماز بیت المقدس کی طرف رخ کر کے ادا کرتے تھے حضور اکرم ﷺ جب تک مکہ معظمہ میں تشریف فرما رہے یہی دستور رہا مگر آپ ﷺ نمازیں اس رخ سے ادا فرماتے تھے

کہ خانہ کعبہ بھی آپ ﷺ کے سامنے رہتا مگر مدنی زندگی کے ابتدائی ایام میں مکمل طور پر بیت المقدس ہی قبلہ تھا اور تقریباً سولہ سترہ مہینے آپ ﷺ نے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھیں (بیت المقدس مسلمانوں کے لئے اس لئے بھی مقدس تھا اور ہے کہ یہاں سے حضور اکرم ﷺ معراج کے لئے تشریف لے گئے تھے) لیکن اس تمام عرصے میں حضور اکرم ﷺ کی یہ دلی تمنا رہی کہ مسلمان حضرت ابراہیمؑ کے تعمیر کردہ خانہ کعبہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کریں، حضور اکرم ﷺ بار بار اس تمنا میں آسمان کی طرف دیکھتے تھے بالآخر ایک روز عین نماز کی حالت میں آیت نازل ہوئی:

قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ وَإِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ

(ترجمہ) "یہ تمہارے منہ کا بار بار آسمان کی طرف اٹھنا ہم دیکھ رہے ہیں لو ہم اس قبلے کی طرف تمھیں پھیرے دیتے ہیں جسے تم پسند کرتے ہو، مسجد حرام (خانہ کعبہ) کی طرف رخ پھیر دو اب جہاں کہیں تم ہو اسی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھا کرو۔" (البقرہ- 144)

یہ حکم رجب یا شعبان 2ھ میں نازل ہوا تھا حضور اکرم ﷺ بشر بن براء بن معرورؓ کے ہاں بنو سلمہ کے محلے میں تشریف لے گئے تھے وہاں ظہر کی نماز کا وقت ہوا آپ ﷺ بنو سلمہ کی مسجد میں نماز کی امامت فرمانے کھڑے ہوئے، دو رکعتیں پڑھ چکے تھے کہ تیسری رکعت میں یکا یک وحی کے ذریعہ تحویل قبلے کی یہ آیت نازل ہوئی اور اسی وقت آپ ﷺ کی اقتدا میں جماعت کے تمام لوگ بیت المقدس سے خانہ کعبہ کے رخ پھر گئے۔ اور یہ تحویل قبلہ کی آیت مسجد کے محراب پر لکھی ہوئی ہے۔

مسجد جمعہ:

مسجد قبا سے کچھ فاصلے پر مدینہ منورہ آباد تھا حضور اکرم ﷺ جب ہجرت کر کے مدینہ منورہ روانہ ہوئے تھے تو جمعہ کا روز تھا خوف میں پہنچے تھے کہ جمعہ کی نماز کا وقت ہو گیا نماز جمعہ ادا فرمائی مدینہ منورہ میں جمعہ تھا اس جگہ جہاں آپ ﷺ نے جمعہ ادا فرمایا وہاں مسجد بنادی گئی ہے قبا سے واپسی میں دو رکعت نفل ادا کریں۔

مسجد غمامہ:

مسجد نبوی کے باب السلام سے باہر آئیں تو جنوب مغربی جانب تقریباً پندرہ سو فٹ کے فاصلے پر چار دیواری کے باہر یہ مسجد واقع ہے۔ حضور اقدس ﷺ نے یہاں 2ھ میں پہلی دفعہ عیدین کی نماز ادا فرمائی اور نویں صدی ہجری تک عیدین کی نمازیں یہاں پڑھی جاتی رہیں۔ اس کو مسجدِ مصلّٰے بھی کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے اس جگہ نمازِ استسقاء بھی پڑھائی تھی اسی وقت بادل نمودار ہوئے اور بارش شروع ہو گئی، اس لئے اس کو مسجد غمامہ (بادل) بھی کہتے ہیں۔ یہ مسجد اب بند رہتی ہے کیونکہ موجودہ مسجد نبوی کی تعمیر نو کے بعد یہ مسجد نبوی سے بہت قریب ہو گئی ہے اس لئے یہاں نماز نہیں ہوتی۔ اس کو حضورِ پاک ﷺ کی یادگار کے طور پر محفوظ کر لیا گیا ہے۔

جنت البقیع:

مسجد نبوی میں روضۂ مبارک ﷺ پر درُود و سلام سے فارغ ہو کر جس دروازے سے آپ باہر جائیں گے وہ باب بقیع کہلاتا ہے اس کے بالکل سامنے جنت البقیع کا قدیم اور متبرک مشہور قبرستان ہے جو چاروں طرف سے پختہ اور اونچی چار دیواری میں گھرا ہوا ہے۔ اس کا مرکزی دروازہ مسجد نبوی ﷺ کی جانب کھلتا ہے۔ خواتین کو کسی وقت بھی داخلہ کی اجازت نہیں، ان کے زیارت اور سلام پڑھنے کے لئے دروازے کے ساتھ جالیاں بنائی گئی ہیں۔ یہاں پر زیادہ تر مرد اور خواتین جمع رہتے ہیں اور جنت البقیع والوں پر

سلام بھیجتے رہتے ہیں۔ جنت البقیع میں اہل بیت کے علاوہ دس ہزار صحابہ کرامؓ، ہزاروں اولیاء کرامؒ، ازواج مطہراتؓ، حضورِ پاک ﷺ کے صاحبزادے اور صاحبزادیاں آرام فرماہیں۔ روایت کے مطابق قیامت میں 70 ہزار ایسے نیک بندے اٹھیں گے جن کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے اور بلا حساب جنت میں جائیں گے۔ حضور اکرم ﷺ اکثر اوقات جنت البقیع تشریف لے جا کر دعائے مغفرت فرمایا کرتے تھے۔

جنت البقیع میں یہ دُعا پڑھیں، اگر اندر جانے کا موقع نہ ملے تو قبرستان کے باہر ہی یہ دُعا پڑھیں:

اَنۡتُمۡ اَلسَّلَامُ عَلَيۡكُمۡ يَآاَهۡلَ الۡبَقِيۡعِ ط يَآاَهۡلَ الۡجَنَابِ الرَّفِيۡعِ ط اَنۡتُمۡ السَّابِقُوۡنَ ط وَنَحۡنُ اِنۡ شَآءَ اللهُ بِكُمۡ لَاحِقُوۡنَ ط اَبۡشِرُوۡا بِاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّارَيۡبَ فِيۡهَا ط اَنَّ اللهَ يَبۡعَثُ مَنۡ فِي الۡقُبُوۡرِ ط اٰنَسَكُمُ اللهُ تَعَالٰى وَشَرَّفَكُمُ اللهُ تَعَالٰى بِقَوۡلِ اَشۡهَدُ اَنۡ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ ط وَاَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ ط

" سلام ہو تم پر اے اہل بقیع اے عالی بارگاہ والو! تم ہم سے پہلے چلے گئے اور ہم ان شاء اللہ تعالیٰ تم سے ملنے والے ہیں، خوشخبری حاصل کرو کہ قیامت آنے والی ہے، نہیں شک اس میں اور بلاشبہ اللہ زندہ کر کے اٹھائے گا قبر والوں کو، مانوس بنالے اللہ تعالیٰ تم کو اور معزز فرمائے تم کو اس قول کے ساتھ کہ میں گواہی دیتا ہوں یہ، کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے وہ ایک ہے، نہیں کوئی شریک اُس کا اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔"

تاریخی قبرستان جنت البقیع میں مدفون چند مشہور ہستیوں کے اسمائے مبارک:

- جنابِ فاطمہؓ بنتِ رسول ﷺ (اور ایک قول کے مطابق فاطمہؓ بنت اسد والدہ حضرت علیؓ)
- حضرت عباسؓ ابن عبد المطلب (رسول اکرم ﷺ کے چچا)
- حضرت امام جعفر صادقؒ

- حضرت محمد باقرؒ
- حضرت حسن مجتبیٰؓ
- حضرت امام زین العابدینؒ
- حضرت صفیہؓ (حضور ﷺ کی پھوپھی)
- حضرت عاتکہؓ (حضور ﷺ کی پھوپھی)

ازواجِ مُطہرّاتؓ نبی ﷺ:

- حضرت ام حبیبہؓ
- حضرت عائشہؓ
- حضرت سودہؓ
- حضرت میمونہؓ
- حضرت حفصہؓ
- حضرت جویریہؓ
- حضرت زینبؓ
- حضرت اُمِ سلمیٰؓ
- حضرت زینبؓ

علماء و صلحاء:

- امام شافعیؒ
- امام مالکؒ
- حضرت ابراہیمؓ (فرزندِ رسولِ اکرم ﷺ جو بچپن ہی میں فوت ہو گئے تھے)
- شہدائے اُحد میں سے کچھ شہداء
- عقیل ابن ابی طالبؓ

- عبداللہ ابن جعفر طیارؓ
- جناب حلیمہ سعدیہؓ
- اسماعیل ابن امام جعفر صادقؑ

تاریخ کے مطابق بعد میں بقیع کی حدود میں اضافہ کر دیا گیا تھا جس کے بعد مزید اہم شخصیتوں کی قبور بھی موجودہ بقیع میں شامل ہیں جس میں حضرت عثمانؓ بن عفان اور حضرت عثمانؓ بن مظعون بھی شامل ہیں۔

غزوۂ احد 3ھ:

مسجد نبوی کے شمال میں تقریباً چار کلو میٹر کے فاصلے پر وہ پہاڑ ہے جو "جبلِ اُحد" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ 3ھ میں اُحد کی مشہور جنگ اسی پہاڑی کے دامن میں لڑی گئی تھی۔ یہ پہاڑ شرقاً غرباً چار میل پھیلا ہوا ہے۔ کفارِ قریش کے تین ہزار جنگجو اور نبرد آزما حملہ آوروں کا لشکر 3ھ میں مدینہ منورہ پر حملہ آور ہوا، جنہیں مسلمانوں کے مقابلے میں تعداد اور سامان حرب کی برتری حاصل تھی اُن کے مقابلے میں مسلمانوں کا لشکر جو ایک ہزار نفوس پر مشتمل تھا، منافقوں کی سازش کی وجہ سے عین لڑائی کے وقت صرف سات سو افراد پر مشتمل رہ گیا تھا۔ ان کے پاس صرف ایک سو زرہ بکتر تھے، ایسے نازک موقع پر منافقوں کے فرار سے مسلمان فوج کے حوصلے پر بھی فطری طور پر بُرا اثر ہوا تاہم آپ ﷺ اور جلیل القدر صحابہؓ نے ان کی ہمت بندھائی۔ آپ ﷺ نے مسلمانوں کو اللہ کی ذات پر بھروسہ کرنے کو کہا۔ پھر آپ ﷺ نے بہ نفسِ نفیس فوج کی صف بندی کی۔

اسلامی فوج کی پشت کی جانب ایک درّہ تھا۔ آپ ﷺ نے 50 تیر اندازوں کو وہاں ایک پہاڑی پر مقرر فرما کر اسلامی فوج کو تاکید کی کہ چاہے جیت ہو یا ہار۔ اس جگہ کو ہرگز ہرگز نہ چھوڑنا، جنگ شروع ہوئی مگر اسلامی فوج کے مقابلے میں دشمن کی کچھ نہ چلی۔ کفار، اسلامی فوج کے حملے کی تاب نہ لا کر میدان سے بھاگ کھڑے ہوئے۔ مسلمانوں نے تعاقب کیا وہ مسلمان تیر انداز جن کو آپ ﷺ نے تاکید فرمائی تھی

کہ کسی حال میں بھی جگہ نہ چھوڑیں۔ وہ بھی تعاقب کرنے والوں کے ساتھ ہو لئے، کفار نے اس موقع سے فائدہ اٹھایا اور اس اہم دفاعی مقام کو خالی پا کر مسلمانوں پر عقب کی سمت سے اس وقت حملہ کیا جب مسلمانوں کی صفوں میں ترتیب باقی نہیں رہی۔ اس طرح مسلمان فوج دونوں طرف سے گھر گئی اور کافی جانی نقصان ہوا اور آپ ﷺ بھی زخمی ہوئے۔ آپ ﷺ کے چند دندانِ مبارک اس جنگ میں شہید ہوئے۔ جنگ کے دوران ایک افواہ یہ اُڑ گئی کہ نعوذ باللہ حضور اکرم ﷺ شہید ہو گئے ہیں۔ مسلمان اس خبر سے حوصلہ ہار بیٹھے مگر جب پتہ چلا کہ یہ خبر غلط ہے۔ حضور اکرم ﷺ بقید حیات ہیں تو مسلمانوں نے ایک نئے جذبہ کے ساتھ کافروں پر دوبارہ حملہ کر دیا اور وہ بھاگ کھڑے ہوئے۔ اس جنگ میں آپ ﷺ کے چچا حضرت حمزہؓ سمیت 70 صحابہؓ نے بھی جام شہادت نوش فرمایا۔ اس جنگ میں نقصان اٹھانے کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ پہاڑی پر مقرر تیر اندازوں نے آپ ﷺ کے حکم میں اپنی رائے شامل کرتے ہوئے کافروں کا پیچھا شروع کر دیا۔

غزوۂ الاحزاب (یا غزوۂ خندق) 5ھ:

ہجرت کا پانچواں سال تھا۔ یہودیوں، منافقوں اور مشرک قبائل پر مشتمل دشمنان اسلام کا ایک لشکرِ جرار جس کی تعداد دس ہزار تھی، اسلام پر آخری فیصلہ کن ضرب لگانے اور مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے لئے مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہوا۔ رسول اکرم ﷺ کو اس کی خبر ملی تو صحابہ کرامؓ کو صلاح و مشورہ کی غرض سے طلب فرمایا اور حضرت سلمان فارسیؓ کے مشورے کے مطابق جبل سلع کو پشت کی جانب رکھ کر مدینہ منورہ کے گرد خندق کھود دی گئی۔ اُس لشکرِ جرار نے مدینہ منورہ پہنچ کر اس شدّت سے حملہ کیا کہ مدینہ منورہ کی سرزمین کانپ اٹھی مگر یہ لوگ خندق ہونے کی وجہ سے آگے نہیں بڑھ سکتے تھے۔ لہٰذا ایسی حالت میں یہ محاصرہ تقریباً ایک مہینے تک جاری رہا۔ (رسول اکرم ﷺ اور صحابہؓ نے اس دوران فاقوں کی تکلیفیں برداشت کیں) مگر بیچ میں خندق ہونے کی وجہ سے ایک نہ چلی۔ آپ ﷺ نے اُس جگہ جہاں اب مسجد فتح ہے، مسلمانوں کی فتح کے لئے تین دن متواتر اللہ تعالیٰ سے دُعا فرمائی، آخر کار دُعا قبول

ہوئی۔ اس عرصے میں کفار کی فوج میں رسد نہ پہنچنے کی وجہ سے کچھ بے اطمینانی اور انتشار پھیلنا شروع ہو گیا۔ جاڑے کا موسم تھا۔ ایک رات زبردست آندھی آئی، جس نے کافروں کے لشکر کے خیموں کی طنابیں اکھیڑ دیں، خیمے زمیں پر گرے تو اس کی وجہ سے خورد و نوش کا سامان مٹی میں مل گیا۔ سردی کی سیاہ اور مہیب رات، طوفانی آندھی، خیموں کا ایک ایک کر کے گرنا، فوج میں ابتری اور سراسیمگی پھیل گئی اور یہ لوگ گھبرا کر رات کی تاریکی میں محاذ جنگ سے بھاگ نکلے، صبح ہوئی تو میدان صاف تھا اور محاصرہ ختم ہو چکا تھا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو محفوظ رکھا۔

اس کا ذکر قرآنِ کریم کی 33ویں سورہ، سورۃ الاحزاب کی آیات 9 سے 11 میں ملتا ہے۔

مدینہ شریف سے رخصت: (الوداعیہ دُعا)

آپ مدینہ شریف سے رخصت ہوں تو دو رکعت نفل مسجد نبوی میں ادا کریں اور رسول اللہ ﷺ کے روضہ مبارک پر آئیں۔ اپنے والدین، اقرباء اور دوستوں اور تمام دشمنوں کی ہدایت و مغفرت کے لئے دُعا مانگیں اور جن جن لوگوں نے آپ سے سلام پڑھنے اور دُعا کی درخواست کی تھی اُن سب کے لئے دُعا کریں۔ حضور اکرم ﷺ سے رخصتی پر آنسو بہائیں اور یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تَغْفِرَلِیْ وَلِجَمِیْعِ اَهْلِ بَیْتِیْ ط وَاَحِبَّآئِیْ وَلِنَاشِرِ هٰذِهِ الْاَدْعِیَةِ وَلِوَالِدَیْهِ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ مَغْفِرَةً لَّا تُغَادِرُ ذَنْبًا وَّ تُدْ خِلَنَا الْجَنَّةَ جَمِیْعًا بِغَیْرِ حِسَابٍ ط اَللّٰھُمَّ اَعِذْنَا جَمِیْعًا مِّنْ هَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ ط وَ اَمِتْنَا وَ اَمِتْهُمْ مَّعَ الْاِیْمَانِ عَلٰی مَحَبَّتِكَ وَ مَحَبَّةِ نَبِیِّكَ صَلّٰی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ سُنَّتِهٖ ط بِرَحْمَتِكَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰاحِمِیْنَ ط

ترجمہ: یااللہ! میں دُعا کرتا ہوں تجھ سے بطفیل تیرے نور ذات کے، تو مجھے اور میرے کل خاندان اور سب دوستوں اور ان تمام دُعاؤں کے ناشر اور ان کے والدین اور اہل و عیال، کل مؤمن مردوں اور خواتین کو بخش دے اور ہم سب کو عذاب قبر سے محفوظ رکھیو، اور ایسی بخشش عطا فرما جو کسی گناہ کو باقی نہ

چھوڑے اور ہم سب کو بغیر حساب کے جنت میں داخل فرمادے۔ اے اللہ! ہم سب کو شیطان کے شر سے محفوظ رکھ اور ہم سب کا ایمان کے ساتھ خاتمہ بالخیر کر۔ اے اللہ اپنی اور اپنے نبی پاک حضرت محمد ﷺ کی محبت اور ایمان پر ہمارا خاتمہ فرما۔ اے رحم کرنے والے ہم پر رحم فرما۔

فضائلِ درُود شریف:

رحمتِ مجسم سرکارِ دوعالم آنحضرت ﷺ کی ذات گرامی سے محبت، رضائے الہیٰ کے حصول اور اُخروی نجات کا بڑا سرمایہ ہے۔ یہ نعمتِ عظمیٰ آپ ﷺ کی تعلیمات کی پیروی کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ پر درُود و سلام بھیجنے سے بھی حاصل ہو سکتی ہے۔ درُود شریف کے ورد سے آپ ﷺ کی شفاعت کا استحقاق ہو گا۔ آپ ﷺ کے یہاں قرب و منزلت سے سرفرازی ہو گی، گناہوں کے دفتر خاکستر ہوں گے، دین و دنیا کی کامرانیاں نصیب ہوں گی۔

ہر قسم کی مشکلات کے حل اور زندگی کی ہر حاجت کے لئے درود شریف کا کثرت سے ورد بہت بڑا ذریعہ ہے۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درُود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اُس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا اُس کے دس گناہوں کو معاف کرے گا اور اُس کے دس درجے بلند ہوں گے۔(نسائی)

نیز حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن سب لوگوں سے بڑھ کر میرے قریب وہ شخص ہو گا جو مجھ پر زیادہ درُود پڑھتا ہو گا۔(ترمذی)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ ط كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ ط اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ ط كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ ط اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط

باب ششم

یادرکھنے کی باتیں

حج کے چند اہم انتظامی اور شرعی امور:

یہ ایک حقیقت ہے کہ حج کے مبارک سفر کے دوران مختلف مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس سفر میں عازمینِ حج کو چھوٹے موٹے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ مسائل بعض اوقات مختلف وجوہات کی وجہ سے پیدا ہو جاتے ہیں اور بعض اوقات حجاج کی بے صبری بھی ان مسائل کا باعث بنتی ہے۔ شاید اسی لئے حج کی نیت کرتے وقت رب تعالیٰ سے نہ صرف اس کی قبولیت کی التجا کی جاتی ہے بلکہ حج کے دوران آسانی کی دُعا بھی کی جاتی ہے۔ سفر کے مختلف مراحل پر عازمینِ حج کو مندرجہ ذیل مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ لہذا انہیں ایسے اوقات میں نہایت اعلیٰ درجے کے صبر کا مظاہرہ کرنا چاہیئے اور ہر مرحلے پر دوسروں کی ضروریات کو اپنے اوپر فوقیت دینی چاہیئے۔

چیک پوائنٹس پر تاخیر:

سعودی حکومت نے ویزا کی فراہمی سے لے کر حج کی تکمیل تک کے تمام معاملات کمپیوٹرائزڈ کر دیئے ہیں اور نہ صرف سعودی عرب میں داخلے کے وقت بلکہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے سفر کے دوران مختلف مقامات پر چیک پوسٹیں بنائی گئی ہیں جہاں حجاج سے متعلق ضروری انفارمیشن کا اندراج اور تصدیق کی جاتی ہے۔ اس ساری کارروائی میں بعض اوقات چیک پوائنٹس پر تاخیر کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

نظم وضبط/قانون کا احترام:

سفرِ حج کی تیاری کے مرحلے میں حاجی کیمپ سے دستاویزات لیتے وقت نیز گردن توڑ بخار اور فلو کے حفاظتی ٹیکے لگتے وقت بھیڑ کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے لہذا ان مراحل پر صف بندی بنا کر نظم وضبط کا مظاہرہ کریں۔

دورانِ سفر ایئرپورٹ پر انتظار کی زحمت اُٹھانا پڑ سکتی ہے بعض اوقات پرواز کی تاخیر کی

صورتحال بھی سامنے آسکتی ہے۔

سعودی عرب میں قیام کے دوران اور فریضہ ٔحج کی ادائیگی میں سعودی تعلیمات اور وقتاً فوقتاً جاری کردہ احکامات کی مکمل پاسداری کریں۔ نظام کو توڑنے سے آپ نہ صرف خود بلکہ اپنے ساتھیوں کو بھی مشکل میں ڈال سکتے ہیں۔

حرم کی حدود میں کوئی بھی گری پڑی چیز ہر گز نہ اُٹھائیں۔ اس عمل کو چوری سمجھا جاتا ہے۔ اگر کوئی قیمتی چیز گری ہوئی نظر آئے تو کسی اہل کار کو بلا کر نشاندہی کریں خود نہ اُٹھائیں۔

درحقیقت سفرِ حج کے آغاز سے لے کر اختتام تک ہر مرحلے پر عازمینِ حج کو نظم وضبط کا مظاہرہ کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔

نقدی، قیمتی اشیاء اور ذاتی حفاظت:

نقدی اور قیمتی اشیاء کی حفاظت عازمینِ حج کی اپنی ذمہ داری ہوتی ہے۔ نقدی اور قیمتی اشیاء کے گم ہونے اور جیب کٹنے کے واقعات ہوتے رہتے ہیں لہذا اپنے پاس موجود پوری کی پوری رقم ہر وقت جیب یا بیلٹ میں نہ اٹھائے رکھیں بلکہ صرف ضرورت کی رقم اپنے پاس رکھیں اور فالتو رقم کسی محفوظ جگہ پر رکھیں۔ اپنے سوٹ کیس کے تالوں کی چابیوں کے دو سیٹ مختلف مقامات پر محفوظ رکھیں تا کہ ایک سیٹ کے گم ہو جانے کی صورت میں دوسرا چابیوں کا سیٹ کام آسکے۔

عازمینِ حج خصوصاً خواتین رات گئے اکیلے نہ گھومیں یا کسی ناواقف کی دعوت پر اس کی گاڑی میں سفر نہ کریں۔ ہمیشہ گروپ میں یا کم از کم دو افراد مل کر چلیں اور ہر بار باہر نکلتے وقت اپنے عزیز، دوست کا موبائل نمبر اپنی جیب میں رکھیں یا بازو پر لکھ لیں تا کہ کاغذ یا پرس گم ہونے کی صورت میں رابطہ ہو سکے۔

اس بات کو یقینی بنائیں کہ پاکستان واپسی تک آپ کے پاس کم از کم 100 ریال موجود ہوں تا کہ کسی اشد ضرورت یا جہاز کی روانگی میں تاخیر کی صورت میں کھانا وغیرہ کھا سکیں۔

ہوٹل کے کمرے خالی ہونے میں تاخیر (مدینہ منورہ میں):

عموماً ایک ہی دن مدینہ منورہ میں ایک گروپ ہوٹل خالی کرتا ہے اور دوسرا گروپ ان کمروں میں داخل ہو رہا ہوتا ہے۔ ہوٹل انتظامیہ کی کوشش ہوتی ہے کہ کسی گروپ کے داخلے سے پہلے ہوٹل کے کمرے خالی کروادیئے جائیں لیکن بعض اوقات مختلف وجوہات کی بناپر اس میں تاخیر واقع ہو سکتی ہے عازمینِ حج کو چاہیئے کہ اس صورتحال میں انتظامیہ سے تعاون کریں۔

ٹرانسپورٹ سے متعلقہ مسائل:

حج کے موسم میں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی شاہراہوں پر ٹریفک کا ہجوم کافی بڑھ جاتا ہے اور بسیں ایک سے دوسری جگہ پہنچنے میں کافی زیادہ وقت لیتی ہیں۔ لہذا جب بھی آپ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے لئے بسوں کے مہیا کرنے کا کوئی وقت دیا جائے گا عموماً اس میں تاخیر ہو جائے گی۔ لہذا ایسی صورتحال میں صبر کا مظاہرہ کریں۔

ایامِ حج میں ہزاروں گاڑیاں ایک ہی مقام سے مشترک منزل کی طرف روانہ ہوتی ہیں جس کی وجہ سے سڑکوں پر بے پناہ بھیڑ ہو جاتی ہے اور غیر متوقع تاخیر کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

زیادہ تر بسیں صرف حج کے موسم میں چلتی ہیں اور باقی سارا سال کھڑی رہتی ہیں لہذا انجن یا اے سی کی خرابی کے واقعات بھی پیش آسکتے ہیں۔

حج کے موسم میں سعودی حکومت وقتی طور پر کئی پڑوسی ممالک سے ڈرائیوروں کی بھرتی کرتی ہے ان ڈرائیوروں کا تعلق مصر، شام اور دوسرے افریقی ممالک سے ہوتا ہے اور عام طور پر یہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی سڑکوں سے ناواقف ہوتے ہیں لہذا منزل پر تاخیر سے پہنچتے ہیں۔

مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ اور واپسی پر ہر بس کے مسافروں کی لسٹ ہوٹل کے استقبالیہ میں آویزاں کر دی جاتی ہے۔ عازمینِ حج کو چاہیئے کہ دیئے گئے وقت پر اپنی بس میں سوار ہو جائیں۔

اگرچہ مختلف مراحل پر سفر کے لئے بسیں دیئے گئے وقت پر نہیں پہنچ پاتیں لیکن عازمینِ حج کو وقت کی پابندی کا مظاہرہ کرنا چاہیئے بصورت دیگر مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کے سفر کے دوران بسیں راستے میں ایک سٹاپ کرتی ہیں اور وہاں ایک ہی وقت میں کئی بسیں کھڑی ہوتی ہیں لہذا بس سے اُترنے سے پہلے اپنی بس کا نمبر / رنگ / کمپنی وغیرہ اچھی طرح ذہن نشین کر لیں ورنہ نماز / کھانے کے وقفے کے بعد بس میں سوار ہونے کے لئے اپنی بس کو ڈھونڈنے میں مشکل پیش آسکتی ہے۔

کھانے پینے سے متعلق مسائل:

زیادہ ٹھنڈے مشروبات پینے سے گریز کریں حتیٰ کہ زم زم بھی حرم میں رکھے گئے ایسے کولرز سے استعمال کریں جس پر " غیر مبرد " لکھا ہوتا ہے۔ زیادہ تر پھل، دہی، سبزیوں اور جوسز کا استعمال کریں۔ پینے کے لئے ہوٹل کے استقبالیہ میں زم زم موجود رہتا ہے۔ اگر زم زم نہ مل سکے تو کچن یا واش روم سے نلکے والا پانی پینے کے لئے ہر گز استعمال نہ کریں بلکہ پانی کی بوتلیں خرید کر استعمال کریں۔ اگر آپ پانی گرم کرنے کے لئے کیتلی اور ٹی بیگ اپنے ساتھ رکھیں تو ہوٹل کی نسبت سستی چائے اپنے کمرے میں ہی بنا سکتے ہیں۔ عموماً دو آدمیوں کا کھانا تین افراد کے لئے کافی ہوتا ہے اور بچے ہوئے کھانے کو بے ادبی سے بچائیں۔

صحت سے متعلق مسائل:

ویکسی نیشن حج کے لئے روانگی سے کم از کم تین دن پہلے ضرور کروا لینی چاہیئے اور پیلے رنگ کا انٹر نیشنل ہیلتھ سرٹیفیکٹ بھی حاصل کر لیں یہ جدہ ایئر پورٹ پر چیک کیا جاسکتا ہے۔ زیادہ تر حجاج زکام اور گلے کی خرابی کے امراض کا شکار ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا منہ اور ناک کو ڈھانپنے کے لئے ماسک کا استعمال ضرور کریں تاکہ متعدد امراض سے محفوظ رہ سکیں۔ کھانے میں بے احتیاطی کی وجہ سے پیٹ کے امراض کا اندیشہ ہوتا ہے لہذا زیادہ مصالحے دار کھانوں سے پرہیز کریں۔ ایسے امراض سے بچنے کے لئے مشروبات کا استعمال زیادہ کریں۔ اپنے کمرے میں موجود فریزر میں پانی کا سٹاک ضرور رکھیں۔ کھانا ہمیشہ صاف جگہ پر بیٹھ کر کھائیں۔ ننگے پاؤں بیت الخلاء جانا بہت سی بیماریوں کا سبب بن سکتا ہے۔

پاکستانی کھانے کے ہوٹل:

یاد رہے کہ اس بار بھی سعودی حکومت کی ہدایات پر کھانا رہائش گاہوں پر حکومت کی جانب سے

مہیا کیا جائیگا۔ تاہم بازاروں میں جابجا پاکستانی ہوٹل بھی کھلے ہوتے ہیں۔

خریداری:

زیادہ خریداری نہ صرف مہنگی بلکہ وقت اور ذہنی سکون کا ضیاع بھی ہے۔ لہٰذا بازاروں میں کم سے کم جائیں اور زیادہ وقت عبادات اور اپنے ربّ سے مضبوط تعلق جوڑنے میں صرف کریں۔ اگر خریداری زیادہ کرلی تو واپسی پر سامان زیادہ ہونے کی صورت میں ایئرلائن کی دی گئی وزن کی حد سے تجاوز ہونے کی صورت میں اضافی کرائے کے ساتھ مشکلات کا سبب بن سکتا ہے۔ (وزن کی حد 30 کلو اور ہینڈ بیگ 7 کلو ہے)۔ کھجور مدینہ منوّرہ کی کھجور منڈی سے نسبتاً سستی مل جاتی ہے۔

سامان کے لئے احتیاط:

مندرجہ ذیل اشیاء سعودی عرب لے جانے پر پابندی ہے اور انہیں ساتھ لے جانا قانون کی خلاف ورزی سمجھا جاتا ہے۔

- خنجر، چاقو اور ہتھیار، خشخاش / الکوحل وغیرہ
- منشیات سعودی عرب لے جانے کی "سزا موت" ہے۔
- اپنے ساتھ کسی دوسرے شخص کا سامان لے جانے سے اجتناب کریں۔

صفائی کا خیال:

صفائی نصف ایمان ہے لہٰذا ہر مرحلے پر صفائی کا خاص خیال رکھیں۔ پھلوں کے چھلکے، ریپرز اور خالی بوتلیں وغیرہ ہمیشہ کوڑادان میں ڈالیں۔ جگہ جگہ تھوکنے سے پرہیز کریں۔ روزانہ ایک بار ضرور غسل کریں۔ ہمیشہ صاف لباس استعمال کریں۔

موبائل فون:

سعودی عرب میں موبائل، ساوا اور زین نامی موبائل فون کی بڑی کمپنیاں ہیں۔ اس سلسلے میں ضروری نکات مندرجہ ذیل ہیں:

سم کارڈ عموماً 30، 60 اور 90 ریال کے ملتے ہیں جن میں اتنا ہی بیلنس بھی موجود ہوتا ہے۔

موبائلی اور زین نسبتاً بہتر سروس مہیا کرتی ہیں۔ پاکستانی موبائل نمبر کی رومنگ سروس بھی مہیا کی جاتی ہے لیکن یہ بہت مہنگی پڑتی ہے۔ جدہ ایئرپورٹ یا گلیوں / بازاروں میں سم کارڈ فروخت کرنے والے ملتے ہیں ان سے خریداری کرنے سے گریز کریں۔ جدہ ایئرپورٹ کی عمارت سے باہر مختلف موبائل کمپنیوں کے کاؤنٹر بنادیئے جاتے ہیں اور حرم کے قریب ہی کئی فرنچائز دفاتر کھولے جاتے ہیں۔ لہٰذا ایئرپورٹ سے نکلتے ہی ان کاؤنٹرز سے یا مکہ مکرمہ میں کسی موبائل کمپنی کے فرنچائز دفتر سے سم کارڈ خریدیں۔ اپنے ساتھ کوئی بھی سستا اور سادہ موبائل لے کر جائیں۔ فالتو موبائل بیٹری بھی منیٰ میں قیام کے دوران کارآمد ثابت ہوتی ہے۔ موبائل چارجر کے Three pin converter ضرور لے کر جائیں۔ منیٰ میں موبائل کی چارجنگ کے لئے ایکسٹینشن بورڈ موجود ہو تو کئی موبائل بیک وقت چارج کئے جاسکتے ہیں۔ کوشش کریں کہ موبائل کم سے کم استعمال ہو زیادہ وقت اپنے رب کی طرف متوجہ ہوں۔ موبائل پر گانے والی ٹون یا گھنٹی نہ رکھیں اور تمام نمازوں خصوصاً حرم شریف میں موبائل بند رکھیں۔ اگر بند کرنا بھول گئے ہوں تو شرعی طور پر دورانِ نماز بھی موبائل کو ایک ہاتھ سے بند کرنا جائز ہے۔

قربانی کے انتظامات:

حکومتِ پاکستان سرکاری سکیم کے تحت حج پر جانے والے افراد کے لئے عموماً سعودی بینک کے ذریعے قربانی کا بندوبست کرتی ہے جو کہ ایک اچھا انتظام ہے جس میں قربانی کی گارنٹی بھی ہوتی ہے اور گوشت بھی ضرورت مندوں تک پہنچا دیا جاتا ہے۔ اگر قربانی سرکاری اخراجات میں شامل نہ ہو تو پرائیویٹ افراد یا ٹھیکے داروں کے ذریعے قربانی کرنے سے اجتناب کریں۔ بدقسمتی سے اس سلسلے میں کئی لوگ دھوکہ دہی کا ارتکاب کرتے ہیں۔

موسم کی شدت:

ایّامِ حج کے دوران منیٰ / عرفات کے میدان میں شدید دھوپ کے وقت چھتری کا استعمال ضرور کریں اور پینے کے پانی کی بوتل ہمیشہ اپنے پاس رکھیں۔ اگر دوپہر کے وقت حرم جانا ہو تو ہمیشہ اپنے پاس

چھتری رکھیں کیونکہ اس وقت دھوپ شدید ہوتی ہے۔ عمر رسیدہ حجاج کے لئے عشاء کے بعد کا وقت طواف کے لئے زیادہ موزوں ہوتا ہے۔ نفلی طواف کے لئے چمڑے والے موزے استعمال کریں اس طرح آپ کے پاؤں میں تکلیف نہیں ہوگی۔ خواتین طواف کے وقت موزے استعمال کریں کیونکہ ماربل پر ننگے پاؤں چلنا دشوار ہوتا ہے۔

حرم کی نماز:

باجماعت نماز کے وقت آپ کئی حجاج کو مطاف میں صفوں کے درمیان چکر لگاتے دیکھیں گے جو دراصل نماز کے لئے خالی جگہ کی تلاش میں ہوتے ہیں۔ اس الجھن سے بچنے کے لئے طواف کے اوقات کا انتخاب اس طرح کریں کہ نماز باجماعت آپ آرام سے ادا کر سکیں۔ مطاف میں رکنِ یمانی سے لیکر رکن حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم کے علاقے تک زیادہ بھیڑ ہوتی ہے اور وہاں جماعت کے اوقات میں نماز کے لئے جگہ ملنا بہت مشکل ہوتا ہے لیکن اس وقت حطیم سے لے کر رکن یمانی کا علاقہ کچھ خالی ہوتا ہے اور وہاں نماز کے لئے عموماً جگہ آرام سے مل جاتی ہے۔ نیز جب آپ گروپ کی شکل میں حرم جائیں تو پورے گروپ کو کسی ایک مقام پر نماز پڑھنے کے لئے جگہ کا ملنا مشکل ہوتا ہے ہاں البتہ دو سے تین افراد کے لئے قریب جگہ میسر ہو جاتی ہے۔

نمازی کے آگے سے گزرنا:

مسجد میں نمازی کے سامنے سے گزرنا نہایت ہی ناپسندیدہ اور حرام عمل ہے۔ نمازی کے سامنے سے گزرنے والا شخص گناہگار ہوگا۔ حرمین شریفین چونکہ بڑی مساجد میں شامل ہیں لہٰذا یہاں بھی ایسی ہی مساجد کی طرح شرعی اصول لاگو ہوتا ہے۔ یعنی جہاں تک سجدہ کی جگہ دیکھتے ہوئے نمازی کی نظر پڑے وہاں سے نہ گزرا جائے۔ عموماً یہ حد تین صفوں تک خیال کی جاتی ہے۔ سخت بھیڑ کی صورت میں بھی نمازی کی سجدہ والی جگہ سے تو بالکل نہ گزرا جائے۔ صرف بیت اللہ شریف کا طواف کرنے والوں کا نمازی کے سامنے سے گزرنا جائز ہے۔

چند شرعی مسائل اور جواب

سوال: عین حج کے پانچ دنوں میں عورت کو اگر حیض جاری ہو جائے تو کیا وہ حج کے تمام ارکان اس حالت میں پورے کر سکتی ہے؟

جواب: طواف کے علاوہ دیگر ارکان ادا کرے گی، پھر جب حیض سے پاک ہو جائے تو طواف کر لے گی۔

سوال: اگر کوئی خاتون عمرہ کی نیت سے مکہ مکرمہ گئی اور بحالت احرام حیض جاری ہو گیا تو کیا اُسے مکہ مکرمہ پہنچ کر طواف و سعی کر کے احرام کھول دینا چاہئے یا اس سے پہلے پاک ہونے کا انتظار کرے؟

جواب: پاک ہو جانے کا انتظار کرے، پھر جب پاک ہو جائے تو طواف و سعی کرے اس کے بعد احرام کی حالت سے باہر نکلے۔

سعودی عرب میں عام بول چال کے الفاظ

پانی	ماء مویا	دودھ	حلیب
لسی	لبن	چائے	شائی بالحلیب
روٹی	خبز تمیز	کھجور	تمر
مرغی (بھنی ہوئی)	دجاج (شوایا)	مرغی (سٹیم روسٹ)	دجاج (مقلی)
چاول	ارز	دال	عدس
انڈہ	بیضہ	گوشت	لحم
جوس	عصیر	ہوٹل	فندق
بازار	سوق	کھانا	طعام
ناشتہ	فطور	دوپہر کا کھانا	غدا
رات کا کھانا	عشائیہ	جنرل سٹور	بقالہ

ڈاکٹر	طبیب	میڈیکل سٹور	صیدلیه
غسل خانہ	حمام	نائی	حلاق
مردانہ	رجالی	زنانہ	حریم
بس	سیارہ الحافة	سرنگ	نفق
سڑک	طریق	فلائی اوور، پُل	کبری
کارڈ	بطاقه	موبائل فون	جوال
ایئرپورٹ	مطار	جہاز	طیاره
پولیس	شرطه	پاسپورٹ	جواز سفر
ٹرین	قطار	ریلوے سٹیشن	محطه القطار

حج کے مبارک سفر پر جانے والوں کے لئے کم سے کم بنیادی باتیں

کلمہ طیبہ: **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ**

وضو: وضو میں چار فرض ہیں۔(۱) چہرہ کا دھونا یعنی سر کے بالوں سے لے کر نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک۔(۲) ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا۔(۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا۔(۴) پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

غسل: غسل کے تین فرض ہیں۔(۱) منہ بھر کر کلی کرنا۔(۲) ناک میں پانی ڈالنا۔ (۳) پورے بدن کا دھونا کہ کوئی جگہ خشک نہ رہے۔

ستر کا چھپانا: مردوں کے لئے: ناف سے لے کر گھٹنوں تک چھپانا فرض ہے۔ احرام کی حالت میں بھی فرض ہے کہ ناف نظر نہ آئے۔

عورتوں کے لئے: سارا جسم ڈھانپنا اور چہرے کے لئے پی کیپ اس طرح استعمال کرنا کہ چہرے پر کپڑا نہ لگے۔

تلبیہ: **لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ**

ترکیب نماز:

ثناء: **سُبْحٰنَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالٰی جَدُّكَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُكَ۔**

تعوذ: **اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔**

تسمیہ: **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔**

سورۃ فاتحہ: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ. الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ. اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ. اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ. صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ. غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ. آمین

کسی سورۃ کا ساتھ پڑھنا:

مثلاً سورۃ اخلاص: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۠

رکوع: سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ تین مرتبہ پڑھیں۔

تسمیع: سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جائیں۔

تحمید: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔

تشہد: اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ. اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ. اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ.

درود شریف: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ ۚ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ ۚ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۚ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ ۚ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ ۚ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۚ

دُعا: رَبِّ اجْعَلْنِی مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِی رَبَّنَا وَ تَقَبَّل دُعَاء. رَبَّنَا اغْفِرْلِی وَلِوَالِدَیَّ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الحِسَاب.رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

سلام: السَّلَامُ عَلَیْکمُ وَرَحْمَةُ الله.

دعائے قنوت: اللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُكَ وَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤمِنُ بِكَ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْكَ وَ نُثْنِی عَلَیْكَ الخَیْرَ ط وَنَشْکُرُكَ وَلَا نَکْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ یَفْجُرُكَ ط اللّٰھُمَّ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِی وَ نَسْجُدُ وَاِلَیْكَ نَسْعیٰ وَ نَحْفِدُ وَ نَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَ نَخْشیٰ عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ ط.

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ ط

کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ ط

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ ط

کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ ط

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

سعودی عرب میں رابطے کے لیے اہم ٹیلی فون نمبرز

اُردو بولنے والوں کے لیے سعودی وزارتِ حج کی ہیلپ لائن	800-4304444
سعودی عرب میں حکومتِ پاکستان کی قائم کردہ مفت ہیلپ لائن	800-1166622
ڈائریکٹوریٹ جنرل حج، جدہ	00966-12-5500426
ڈائریکٹر (حج) مکہ مکرمہ	00966-12-5500436
ڈائریکٹر (حج) مدینہ منورہ	00966-14-8250782
قونصلیٹ جنرل آف پاکستان، جدہ	00966-12-6600875 00966-12-6692371

پاکستان میں رابطے کے لیے اہم ٹیلی فون نمبرز

پاکستان میں حج معلومات/شکایات کے لیے	042 111 725 425 111 PAK HAJJ

حج انفارمیشن سنٹر وزارت مذہبی امور، اسلام آباد	051-9205696
ڈائریکٹوریٹ آف حج، اسلام آباد	051-9247574-75
ڈائریکٹوریٹ آف حج، کراچی	021-35688307 021-99204761
ڈائریکٹوریٹ آف حج، لاہور	042-99205087-8
ڈائریکٹوریٹ آف حج، پشاور	091-9217482-3
ڈائریکٹوریٹ آف حج، ملتان	061-9330058
ڈائریکٹوریٹ آف حج، سکھر	071-5806078 071-5806052
ڈائریکٹوریٹ آف حج، کوئٹہ	081-9213021 081-9213326

Facebook Page: www.facebook.com/mora.official

www.mora.gov.pk

www.hajjinfo.org

Pakistan Post Foundation (Press Division)